

تحفۃ الابرار

ترجمہ

جامع الاخبار

علم حدیث کی مشہور کتاب

مترجمہ

ادیب اعظم، مفسر قرآن مولانا سید ظفر حسن صاحب

ناشر

عباس بک پبلیکیشنز

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ ۲۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدٌ وَآلِهِ

فصل معرفت سبحانہ تعالیٰ

قرآن میں ایسی بہت سی آیات ہیں جو انسان کو معرفت الہی کی طرف ہدایت کرتی ہیں ہم ذیل میں چند آیات درج کرتے ہیں۔

۱۔ سورہ بقرہ بشک زمین و آسمان پیدا کرنے میں رات اور دن کے آنے جانے میں نفع رساں کشتیوں کے دریا کے اندر چلنے میں آسمان سے مینہ برسنے میں جو مردہ زمین میں جان ڈالتا ہے جو پاؤں کے رہے ہنسنے میں ہواؤں کے چلنے میں بادلوں کے چھا جانے میں عقلمند لوگوں کے لئے معرفت الہی کی نشانیاں ہیں۔

توضیح۔ جو لوگ وجود باری کے منکر ہیں یہ آیات کھلے لفظوں میں ان کے ہال خیال کی تردید کر رہی ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا کی جو ٹی چیز بھی بغیر کسی بنانے والے کے نہیں بنتی تو بھلا یہ جو ٹی چکی زمین یہ حیرت انگیز آسمان یہ آنے جانے والے رات دن یہ جو ابلے چشتے اور بہتے دریا جن میں تمہاری کشتیاں اور جہاز رات دن چلتے رہتے ہیں یہ تہ بہ تہ بادل جن سے تمہاری زمین پر تھم تھم مینہ برستا ہے یہ سرد گرم ہوائیں جو بادلوں کو گھیر کر لاتی ہیں اور تمہیں تازہ سالس ہم پہنچاتی ہیں بغیر بنائے والے کون سکتی ہیں بھلا کوئی عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ بغیر کسی سرور اور منتظم کے خود چل رہا ہے؟ کیا کوئی عقل یہ فیصلہ کر سکتی ہے کہ یہ تمام چیزیں اپنا انتظام آپ کرنے کی قابلیت رکھتی ہیں۔ ہرگز نہیں ضرور ان کا کوئی خالق۔ صانع اور مدبر اعظم ہے جو اپنی ذات و صفات میں ان سے جدا ہے۔ بس وہی واجب الوجود ہے اور اسی کی معرفت انسان پر فرض ہے۔

۲۔ سورہ بقرہ۔ اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو۔ جس نے تم کو بھی پیدا کیا۔ اور تمہارے باپ دادا کو بھی شاید تم پر بہرہگار بن جاؤ۔ (دیکھو، تہللا

تحفۃ الابرار ترجمہ (جامع الاخبار)

محمد بن بابویہ الصدوق علیہ الرحمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

اے، بی، سی آفسٹ پریس دہلی

اپریل ۱۹۹۸ء

ایک ہزار

سید علی عباس طباطبائی

عباس بک ایجنسی، رستم نگر، لکھنؤ

پچاس روپے = 50/-

نام کتاب

مولف

مترجم

مطبوعہ

سنہ طباعت

تعداد

زیر اہتمام

ناشر

ہدیہ

ملنے کا پتہ

عباس بک ایجنسی

درگاہ حضرت عباس، رستم نگر، لکھنؤ ۳

فون: 260756 - 269598

فیکس: 260923 - 0522

پیدا کرنے والا وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان سے پانی برسا کر کھانے کے لئے پھل پیدا کئے پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بناؤ تم خود جانتے ہو اللہ کے سوا اور کوئی یہ کام کرنے والا نہیں پھر وہ اس کا شریک کیسے ہو سکتا ہے؟

توضیح۔ ان آیات میں پروردگار عالم نے اپنے بندوں کو یہ بتایا ہے کہ تم اشرف المخلوقات ہو صاحب عقل و فہم ہو اپنا معبودیوں ہی بے سوچے سمجھے کسی کو قرار نہ دو۔ تمہارا معبود صرف وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور جس نے اپنی قدرت سے زمین جیسا فرش تمہارے پیروں تلے بچھا دیا۔ آسمان جیسا چھت تمہارے سروں پر قائم کی اور بادلوں سے پانی برسا کر تمہارے کھانے کے لئے پھل پھلاری پیدا کر دی۔ کیا ان سب احسانات کو دیکھتے ہوئے ان تمام بے مثل صفات کو ملاحظہ کرتے ہوئے اس عظیم الشان قدرت کا اقرار کرتے ہوئے بھی ہمارا شریک کسی اور کو بنا لو گے۔ کیا ہمارے سوا کسی اور میں بھی یہ قدرت ہے اگر ہے تو بتاؤ وہ کون ہے؟

میرے بند میری عظمت و قدرت کو بھول مت میرے سوا کسی مخلوق میں معبود بننے کی صلاحیت نہیں خواہ دن کی جگمگانے والا سورج ہو یا رات کو چمکنے والا چاند۔ تارہ۔ پہاڑ کا تو بصورت پتھر ہو یا صحرا کا تناور درخت۔ ان میں کسی ایک نے بھی تم کو پیدا نہیں کیا۔ تمہارا اور ان سب کا پیدا کرنے والا میں ہوں جو ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔ سب میرے محتاج ہیں میں کسی کا محتاج نہیں۔ سب میرے پیدا کئے ہوئے ہیں میں کسی سے پیدا نہیں ہوا۔ (۳) بیشک آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں رات دن کے آنے جانے میں ان عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اللہ کی یاد کھڑے ہو کر بھی کرتے ہیں اور بیچہ کر بھی پہلوؤں پر لیٹ کر بھی۔ یہ لوگ آسمان و زمین کی خلقت کے بارے میں غور کیا کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں خداوند اتنے ان چیزوں کو عبث پیدا نہیں کیا۔ (آل عمران)

توضیح مطلب یہ ہے کہ یہ خدائی کارخانہ ایک جاہل اور غافل کی نظر میں تو ایک معمولی بات ہے۔ وہ غور ہی نہیں کرتا کہ یہ چیزیں کس نے بنائی ہیں لیکن صاحب فہم انسان تو ہر ایک ذرہ کو غور و محق کی نظر سے دیکھتا ہے اور جس قدر زیادہ غور کرتا ہے اسی قدر نور معرفت اس کے دل میں بڑھتا جاتا ہے اور ان کے ذکر سے دل لذت پاتا ہے وہ اس کا ذکر اٹھتے بیٹھتے ہر حالت میں کرتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب چیزیں خدا نے فضول نہیں پیدا کیں بلکہ ان سے بے شمار فوائد اس کی مخلوق کو پہنچتے ہیں۔

(۴) سورہ اعراف بے شک تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر غالب آیا اور اس کے حکم سے رات دن کو ڈھانپ لیتی ہے اور سورج اور چاند تارے سب اسی کے حکم کے تابع ہیں پس پیدا کرنا اور حکم چلانا اسی کی ذات سے مخصوص ہے وہی تمام عالموں کو پیدا کرنے والا ہے۔

توضیح۔ سابق آیات میں جناب باری عزاسمہ نے اپنی قدرت کا کمال دکھانے ہوئے بندوں پر یہ ظاہر کیا ہے کہ تمہارا رب بننے کی صلاحیت رکھتا وہ ہے جس نے بات کہتے آسمان و زمین جیسی عظیم الشان چیزوں کو پیدا کر دیا اور پھر عرش جیسی با عظمت و جلالت مخلوق پر غالب آگیا۔ چاند سورج جیسے عظیم الشان کروں کو مسخر کر لیا۔ پس ایسے صاحب قدرت معبود کو چھوڑ کر دوسروں کو خدا سمجھنا حماقت ہے۔

رفع شک۔ ان آیات کے متعلق دو امر پر روشنی ڈالنا بہت ضروری ہے۔ (۱) چھ دن میں زمین و آسمان کے پیدا کرنے کا مطلب کیا ہے۔ (۲) علیٰ العرش استوی کے کیا معنی ہیں۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ آسمان و زمین کو ایک آن واحد میں خلق فرما دے لیکن اس نے چھ دن میں جو خلق

کی گئی ہے اس کے مقابل آسمان اور زمین اور ہر چیز تابع حکم الہی ہے
(۵، سورہ اعراف) کیا انھوں نے زمین و آسمان کی عظمت والی سلطنت
اور ان چیزوں کو جو خدا نے پیدا کی ہیں نہیں دیکھا اور اس امر کو نہیں جانا کہ عنقریب
ان کی موت ان سے ملنے والی ہے۔

توضیح۔ اکیلایت میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جس طرح خداوند عالم کو ایسی ایسی
عظیم الشان چیزوں کے پیدا کرنے پر قدرت ہے ان کے فنا کرنے پر بھی ہے جو
ان کو علم سے وجود میں لایا ہے وہ ان کو موجود سے محو بھی بنا سکتا ہے
پس جب خدا کے سوا دوسرے کو یہ قدرت نہیں تو وہ عبود کھلانے کا کیسے مستحق
ہو جائے گا۔

(۶، سورہ لؤہ) کیا وہ اپنے دلوں میں اس بات پر غور نہیں کرتے کہ خدا نے
آسمان و زمین اور ان تمام چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں حتیٰ ہی پر پیدا کیا ہے۔
(۷، سورہ طہ) کیا یہ لوگ اپنے سرور پر آسمانوں کو دیکھ کر نہیں سوچتے
کہ ہم نے کس طرح ان کو ترتیب دیا ہے اور کیسے کیسے ان میں راستے بنائے ہیں۔ کیا وہ
نہیں سوچتے کہ ہم نے زمین کو کونکر بچھایا ہے اور کیسے کیسے عظیم الشان پہاڑ اس
کے اوپر کھڑے کئے ہیں اور کسی کیسی فرحت بخش چیزیں اگائی ہیں جن کو دیکھ کر
ایک مخلص اور نیک بندہ غافل الہی حاصل کرتا ہے اور خدا کا ذکر زبان پر لاتا
ہے ہم نے آسمان سے پانی برسایا باغ اگائے، دانے پکائے اور درختوں میں پھل لگائے۔
توضیح۔ جو لوگ بہانہ کی طرح اپنی زندگی گزارتے ہیں اور عجائبات قدرت
سے معرفت کا سبق حاصل کرنا نہیں چاہتے یہ آیات ان کی تنبیہ کے لئے کافی ہیں۔
ان آیات میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ غافل اور بے حس لوگ اتنا بڑا آسمان
اپنے سرور پر دیکھ کر ذرا اس پر غور نہیں کرتے کہ یہ اتنی بڑی چھت بجے کسی سو
محراب یا سہارے کے بنانے والے نے بنا دی ہے اور اس میں نجوم و کواکب کو
درا دیا ہے کتنے عظیم الشان کمرے جن کے سامنے ہماری زمین کی کوئی حیثیت

بازملاس کی وجہ یہ ہے کہ ملاکہ پر ان سب چیزوں کا حادث ہونا ثابت کیا جائے
اور وہ اپنی آنکھ سے دیکھ لیں کہ ایک چیز دوسرے کے بعد خلق فرمائی ہے اور
ان میں سے کسی ایک میں بھی نہ خود پیدا ہونے کی قابلیت ہے اور نہ معن
حیث المجموع ایک دوسرے کا خالق بن سکتا ہے۔

دوسری وجہ ان آیات کے ذکر کرنے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ دنیا کے
لوگ تقدم اور تاخر کا حساب دونوں ہی سے کرتے ہیں چونکہ عالم امری کے
تقدم اور تاخر کا سمجھنا ان کے حدود افہام سے باہر تھا لہذا ان کو سمجھانے کے
لئے آیات کا ذکر کیا گیا۔ تیسرے یہ مادیوں کے خیال کی تردید بھی ہے جو یہ کہتے ہیں
کہ مادہ خود موثر و محرک ہے اور ایک مادہ سے دوسرا مادہ وجود میں آتا ہے پس
خدا نے دونوں کا وقفہ بیان کر کے یہ ظاہر کر دیا کہ باوجود ایک وقت خاص میں
اپنے حال پر چھوڑ دینے کے کسی مادہ میں قابلیت پیدا نہ ہوئی کہ وہ اپنے وجود
سے کسی دوسرے وجود کو خود پیدا کر دیتا بلکہ وہ اسی حالت میں برابر رہا۔ جس
میں اس کے خالق نے بنا کر چھوڑا تھا اس کے بعد جب خدا نے دوسرے کو پیدا
کرنا چاہا تو وہ پیدا ہوا اور تیسرے کی خلقت سے وہ بھی عاجز رہا اگر بدو
اس وقفہ کے خدا سب کو ایک ساتھ پیدا کر دیتا تو اول تو لوگ ان کو قدیم
ماننے لگتے۔ دوسرے قول خدا سے یہ حجت پیش کرتے کہ ایک مادہ ہی نے سب
چیزوں کو پیدا کیا ہے کوئی دوسرا محرک و مؤثر نہیں۔

علی العرش استوی کے معنی یہ نہیں کہ خدا عرش پر بیٹھ گیا۔ خدا کے
لئے کسی مکان کی ضرورت نہیں۔ مکان تو مرکب
اور محتاج کو درکار ہے نہ اس خالق بے نیاز کو جو مکان و مکانیات سب کا خالق
ہے اس آیت میں اپنے کمال قدرت کو ظاہر فرمایا ہے کہ دیکھو اور چیزوں کا تو
کیا ذکر عرش جیسی عظیم الشان مخلوق پر بھی خدا غالب آگیا یعنی اس کو بنایا بھی
اور پھر اس پر حکم چلایا بھی۔ احادیث میں جو عظمت و بزرگی عرش کی بیان

توضیح۔ خدا کی معرفت حاصل کرنے کے لئے انسان کے نفس میں بیشمار نشانی
ہیں مگر وہ غور نہیں کرتا امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں **مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ**
فَعَرَفَ خَلْقَ رَبِّهِ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے خدا کو پہچان لیا سب سے
پہلے انسان کو یہ غور کرنا چاہیے کہ اس کی خلقت کیسے ہوئی۔ کس نے اسے پیدا کیا
کس طرح نطفہ صلب پدر سے رحم ماوریں آیا اور پھر وہاں نطفہ ننہ سے غلقہ اور
غلقہ سے مصنفہ اور مصنفہ سے ہڈی اور گوشت بنا۔

(۹) سورہ عَبَسَ، انسان ذرا اپنے طعام کی طرف بغور دیکھے ہم نے کثرت سے پانی کو بہایا، ہم نے جا بجا سے زمین کو شکاف دے کیا ہم نے ہی انکو شاخیں، زیون درخت گھنے باغ، میوے اور چراگاہیں پیدا کیں جو تمہارے اور تمہارے چوپاؤں کے لئے سرمایہ ہیں۔ توضیح۔ انسان سب سے پہلے اپنی غذا اسی پر غور کرے کہ قدرت کے کئے کار کیوں

اگر انسان دریاؤں یا نہروں سے آبپاشی کر بھی لیتا تو واسطے کو شکافہ

انسان کیوں نہیں اس پر غور کرتا کہ پرنیلگوں شامیانہ جو اس کے سر پر تنہا ہوا ہے اس کو لاکھوں برس ہو گئے نہ آج تک کہنہ ہوا نہ کہیں سے شکستہ۔ پھر صرف پائدری اور دست ہی تعجب خیز نہیں بلکہ اس کی زیب و زینت بھی غضب ڈھارہی ہے۔ دن بھر تو آفتاب عالم تاب تمام سطح ارض کو بقدر نور بنا رکھتا ہے اور رات کو چاند تارے وہ سماں باندھتے ہیں کہ سبحان اللہ۔ دنیا کی شاہانہ محفلوں کو اس بزم قدرت سے کیا نسبت۔ سلاطین کے دربار محلوں کے چراغاں کو اس پر نور مجلس سے کیا تعلق سرشام سے طلوع فجر تک ان چراغ جلتے ہیں مگر نہ ہوا کے تیز جھونکوں سے کوئی بجھتا ہے نہ برف و باران سے مٹتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کو فنا نہیں کر سکتی۔

۸۔ سورۃ الذاریات۔ زمین میں لیتیں کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں اور خود تمہارے نفسوں میں بھی کیا تم ان کو نہیں دیکھتے

کرنا۔ درختوں کا اگانا شاخوں کا پھیل پھول لانا تو انسان کے بس کا نہ تھا۔ اسی لئے تو فرماتا ہے اَفَدَعُ يَتِمُّ مَا تَجِدُ ثَوْنًا اَنْتُمْ تَذَرُحُونَ اَمْ نَحْنُ الذَّرِيعُونَ (ذرا اپنی کھیتیوں کو دیکھو آیا تم ان کے اگانے والے ہو یا ہم) خدا کی تیار موقوف ہے آگ پر اس کا پیدا کرنا بھی انسان کے لئے کا نہیں یہ بھی قدرت میں ہے اَفَدَعُ يَتِمُّ السَّارَ الَّذِي تُؤْزِرُونَ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ ثُمَّ شَجَدْتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشَوْنَ (جس آگ کو تم روشن کرتے ہو اس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے یا ہم نے)۔

(۱۰) سورہ الطارق۔ انسان کو اس پر غور کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اچھلنے والے پانی سے خلق ہوا ہے جو پشت اور پیٹ کے بیچ کے حصہ سے نکلا ہے۔

توضیح۔ انسان کو درسا سوچنا چاہیے کہ بنانے والے نے کسی گندے اور بدبودار مادہ سے پیدا کیا ہے اور پھر کسی صورت و سیما بنائی کہ ہر اک صورت کیلئے سے نکالنے کی قابل ہے اور اس میں وہ صنعت رکھی کہ انسان اشرف المخلوقات بن گیا۔ ہر تصور روشنی میں اور ساکن سطح پر نقش بناتا ہے مگر یہ صانع مطلق کی قدرت کا کمال ہے کہ متحرک سطح پر اور تاریکی میں یہ تصویر بنائی اس عمارت کی بنیاد رحم مادر میں اس طرح رکھی گئی کہ کسی کو کانوں کا خبر نہ ہوئی جس ماں کے پیٹ میں اس عالم اکبر کا پیکر بن رہا تھا وہ مسکھ کی نیند بے خبری کے عالم میں سوتی تھی اور قدرت کا ہاتھ اپنے کام میں مصروف تھا اور وہ اپنے ارادہ و اختیار سے جیسا چاہ رہا تھا بنا رہا تھا۔

احادیث

۱۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو تم میں سے اپنے نفس کا زیادہ پیچا بنے والا وہی ہے خدا کا سب سے زیادہ پیچا بننے والا ہے۔

۲۔ ایک شخص نے امیر المومنین سے پوچھا کہ آپ نے صانع عالم کو کس طرح

پہچانا فرمایا میگنیفکالالت کرتی ہیں اونٹ کے وجود پر اور لید دلالت کرتی ہے گھے کے وجود پر قدم کا نشان بناتا ہے کہ اس راہ سے کوئی گیا ہے پس یہ تمام اجرام سماوی جو انتہائی لطافت میں ہیں کیا اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ ان کا کوئی بنانے والا ہے خدا کی صنعت سے اس کے وجود پر استدلال کیا جاتا ہے اور عقول سے اس کی معرفت کا اعتقاد ہوتا ہے اور فکر سے اس کی حجت لایل و برہین ثابت ہوتی ہے۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اپنے صانع عالم کو کیسے پہچانا فرمایا میں نے ایک ایسا چمکنا اور صاف قلعہ دیکھا جس میں نہ کہیں شکاف تھا نہ دودھ اوپر پھیلی ہوئی چاندی کی قلعی تھی اور اندر پھلا ہوا سونا تھا اس کے اندر سے یکایک مورگدھ اور چڑیا بیل پڑی پس میں نے جانا کہ ضرور کوئی نہ کوئی اس کا صانع ہے (حضرت کی مراد اس قلعہ سے اٹھا ہے)

توضیح۔ مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جب انڈا ہر طرف سے بند تھا اور اس کے اندر ہوا تک نہ جاسکتی تھی۔ نہ پانی پہنچ سکتا تھا تو بیج کا اندر ہی اندر پرورش پانا اور پھر اپنے باہر نکلنے کا وقت معلوم کر کے اس کے چھلکے کو اپنی چونچ سے توڑنا ضرور اس امر کی دلیل ہے کہ کوئی منتظم اور مدبر یہ سب کام اپنی قدرت کے زور سے کر رہا ہے۔

۴۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد میں سے نقل کی ہے کہ ایک یہودی نے امیر المومنین سے پوچھا وہ کونسی چیز ہے جو اللہ کے لئے نہیں اور وہ کونسی چیز ہے جو اللہ کے پاس نہیں اور وہ کونسی چیز ہے جس کو اللہ نہیں جانتا۔

فرمایا جو چیز اللہ نہیں جانتا وہ یہ ہے کہ اس کو اس بات کا علم نہیں کہ اس کے اولاد ہے۔ یعنی جب اولاد ہی نہیں تو اس کا علم کیسا اور وہ چیز جو اللہ کے لئے نہیں وہ اس کا شریک ہے اور جو چیز اس کے پاس نہیں وہ ظلم ہے۔ یہودی یہ سن کر مسلمان ہو گیا۔

۵۔ ایک شخص حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور پوچھا اس کا علم کیا ہے؟ فرمایا خدا کی معرفت جو حق اس کی معرفت کا ہے اس نے کہا کہ حق معرفت کیا ہے فرمایا یہ ہے۔

کی مثل و مانند نہیں۔

۳۔ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں وہ حئی و قیوم ہے۔

احادیث

۱۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا تو حید نصف دین ہے۔

۲۔ ایک یہودی امیر المؤمنین سے اُکر کہنے لگا ہمارے کس حال میں ہے فرمایا حال اس چیز کے لئے بولا جاتا ہے جو پہلے نہ ہو اور پھر ہو جائے خدا موجود ہے مگر اس کا ہونا مخلوق کا سانس نہیں وہ موجود ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ آئندہ کس حال میں رہے گا وہ موجود ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ پہلے کیسے تھا یعنی اس کی ذات میں تغیر و انہیں وہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف نہیں بدلتا وہ بلا کسی کیفیت کے ہمیشہ رہتا ہے وہ سب سے پہلے ہے کوئی اس سے پہلے نہیں۔ تمام چیزیں اس کی طرف رجوع کرنے والی ہیں۔ وہ غایۃ الغایات اور علت العلل ہے۔

۱۰۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے الرحمن و علی العرش استوی کے معنی پوچھے آپ نے فرمایا اس کا علم ہر حق کو احاطہ کئے ہوئے کوئی شے بہ نسبت دوسری شے کے اس سے زیادہ قریب نہیں اور نہ اس کے لئے مکان ہے

۱۱۔ محمد خفیف نے ایک روز حضرت علیؑ سے ”صمد“ کے معنی پوچھے فرمایا اس ذات کو کہتے ہیں جس کا نہ اسم ہے نہ جسم نہ مثل ہے نہ شبہ نہ صورت ہے نہ مثال نہ حد ہے نہ محدود نہ موضع ہے نہ مکان نہ کیونکر ہے نہ کہاں ہے نہ یہاں ہے نہ وہاں ہے نہ خلا ہے نہ قیام ہے نہ قعود ہے نہ سکون ہے نہ حرکت نہ ظلمانی ہے نہ نورانی نہ جہانی ہے نہ نفسانی نہ اس سے کوئی جگہ خالی ہے نہ بھری ہوئی نہ وہ رنگ رکھتا ہے نہ بوان تمام چیزوں سے اس کی ذات مبرا ہے۔

۱۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جس نے اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دی وہ مشرک ہے اور جس نے اس کی تعریف مکان کیساتھ کی وہ کافر ہے اور جس نے

کہ انسان اس کو بلاشبہ و مثال کے پیمانے یعنی کسی کو اس کا مثل و مانند قرار نہ دے اور یہ سمجھے کہ وہ ایسا خالق مطلق ہے کہ اس کو اپنی خلاق دکھانے میں کسی مثال یا شبہ کی ضرورت نہیں اور یہ کہ اس کو خدائے واحد و خالق و قادر اول و آخر ظاہر و باطن بے مثل و نظیر سمجھے۔ یہ ہے خدا کی معرفت۔

۴۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ایمان میں فضل وہی شخص ہو گا جو معرفت میں فضل ہو گا۔
۵۔ امیر المؤمنینؑ سے کسی نے پوچھا آپ نے خدا کی معرفت کس چیز سے حاصل کی ہے؟ فرمایا جس سے اپنے نفس کی معرفت حاصل کی۔ کوئی صورت اس میں شبہ نہیں ال سکتی اور کسی آدمی کا اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا وہ باوجود بعید ہونے کے قریب ہے اور باوجود قریب ہونے کے بعید ہے (یعنی علم و قدرت کی بنا پر تو رگ گردن سے زیادہ قریب ہے اور اپنی بجد و عظمت کی وجہ سے ادراک و فہم سے دور ہے!) وہ قوی ہے اور ہر شے سے بالاتر ہے اس کی قدرت ہر شے کے آخر تک ہے کوئی حصہ اس کے تصرف سے خارج نہیں پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کوئی شے اس سے اوپر ہے یا اس سے نیچے ہے یا اس سے آگے یا پیچھے ہے وہ ہر شے میں داخل ہے مگر نہ اس طرح جیسے ایک چیز دوسرے میں داخل ہوتی ہے وہ ذات جو ایسی ہے اور اسکے سوا کوئی ایسا نہیں۔

فصل توحید باری

قرآن مجید میں کثرت آیات ہیں جن سے توحید باری تعالیٰ ثابت ہوتی ہے ان میں سے چند آیات یہ ہیں۔

۱۔ سورہ بقرہ تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس کے سوا دوسرا نہیں وہ رحمن و رحیم ہے۔

۲۔ اے رسولؐ کہہ دو اللہ ایک ہے اللہ صمد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے (یعنی نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا) کوئی اس

اگر کسی کے اوپر ہوگا تو محمول ہوگا اور اگر اندر ہوگا تو محصور ہوگا اور اگر کسی سے پیدا ہوگا تو حادث ہوگا۔

(۳) فصل عدل باری

آیات

۱۔ سورہ یونس، اللہ تو لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

۲۔ اللہ بندوں پر ظلم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ (آل عمران)

۳۔ اللہ تمہاری بحالی چاہتا ہے۔ تنگی نہیں چاہتا۔ (بقرہ)

۴۔ بے شک خدا حکم دیتا ہے عدل و احسان کرنے اور ذی القربیٰ کے حق ادا کرنے کا اور منہ کرنا ہے برائیوں اور بغاوت سے۔ (النحل)

احادیث

۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا قضا و قدر کے معاملہ میں مختلف خیال لوگ ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا لوگوں کو گناہوں پر مجبور کرتا ہے پس اس سے تو خدا صریحاً ظالم قرار پاتا ہے یہ لوگ کافر ہیں۔ بعض کہتے ہیں جو کچھ کرتے ہیں بندے ہی کرتے ہیں یہ لوگ خدا کی قدرت کو محدود کرتے ہیں پس یہ بھی کافر ہیں۔ تیسرا فرقہ کہتا ہے خدا نے بندوں کو ان امور کی تکلیف دی جو جن کی وہ طاقت رکھتے ہیں یہ لوگ جب نیکی سرزد ہوتی ہے خدا کی حمد کرتے ہیں اور جب بُرائی سرزد ہوتی ہے تو استغفار کرتے ہیں۔

۱۸۔ عباد بن ضعیب سے مروی ہے کہ ایک روز ابو حنیفہ نے امام کاظم علیہ السلام سے جب کہ وہ کم سن تھے یہ سوال کیا کہ گناہوں کا صدور کس کی طرف سے ہوتا ہے؟ فرمایا تین حال سے خالی نہیں یا تو خدا کی طرف سے ہے یا بندوں

اس کی نسبت ان چیزوں سے دی جس کی نفی اس کی ذات سے کی گئی ہے وہ جھوٹا ہے۔ ۱۳۔ ایک روز حضرت علی بن الحسین مسجد مدینہ میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو آپ میں جھگڑا کرتے ہوئے پایا۔ فرمایا کس معاملہ میں اختلاف ہے انہوں نے کہا توحید میں۔ فرمایا اچھا اپنا اپنا قول بیان کرو۔ ایک نے کہا میں کہتا ہوں کہ ہم نے خدا کو بیجا نامہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے۔ نیز یہ کہ وہ ہر جگہ موجود ہے آپ نے فرمایا یوں کہو کہ وہ ایسا ذرہ ہے کہ ظلمت نہیں۔ ایسا ذرہ ہے کہ اسے موت نہیں۔ کوئی شے اس کی مثل نہیں۔ وہ بڑا سینے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس کی تعریف کسی شے سے مشابہ نہیں۔

۱۴۔ امیر المومنین سے کسی نے پوچھا اثبات صانع کی دلیل کیا ہے فرمایا تین چیزیں۔ اول ہر شے کی حالت کا بدلنا دوسرے اس کے ارکان کا ضعیف ہونا تیسرے ہمت کا ٹوٹنا حضرت نے اس قول سے یہ ظاہر فرمایا کہ دنیا کی چیزوں میں جو تغیرات ہوتے رہتے ہیں وہ ان کے حدوث پر دلالت کرتے ہیں اور جب ہر شے حادث ہوتی تو لامحالہ ان کا خالق بھی ہونا چاہئے۔ دوسرے ارکان جسمی میں ضعف پیدا ہونا یہ ثابت کر رہا ہے کہ کوئی ایسی قوت ہے جو تمام قوتوں سے بالاتر ہے تمام عالم میں اپنا ہاتھ ڈالے ہوئے ہے اور دنیا کی ہر شے اس کے حکم کی تابع ہے ورنہ کوئی دوسرا نہیں کہ جو چیزیں ایک زمانہ میں ارکان بدن کو مضبوط بنائیں وہی ایک زمانہ میں ان کی تخریب کا باعث ہو جائیں۔ تیسرے ارادہ کا ٹوٹنا بھی اس کی قوی دلیل ہے کہ ہمارے اوپر کوئی دوسری قوت حکمران ہے جو اپنے علم و ارادہ کے مطابق کرنا چاہتا ہے ہمارے ارادے اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

۱۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے مجھ سے اور میرے اہلبیت سے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی ان میں سے توحید کا اقرار کرے گا اس کے لئے جنت کے سوا اور کچھ ہو بھی نہیں سکتا۔

۱۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے یہ گمان کیا کہ اللہ کسی شے میں ہے یا کسی شے سے ہے یا کسی شے کے اوپر ہے تو اس نے شرک کیا کیونکہ

کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے پس اگر اللہ کی طرف سے ہے تو بندے اس سے
بری ہیں اور اگر دونوں کی طرف سے تو پھر اس کام کے انجام دینے میں دونوں
شریک ہیں ایک ان میں دوسرے سے قوی ہے پس شریک قوی کے لئے یہ جائز
نہیں کہ وہ شریک ضعیف پر ظلم کرے یعنی محصیت میں شریک کر کے پھر اس
پر عذاب بھی کرے پس اب ایک صورت باقی رہی یعنی گناہوں کا صدور بندہ
کی طرف سے ہو۔ یہ جواب شکر ابو حنیفہ نے حضرت کی پیشانی کو بوسہ دیا اور
کہا بے شک آپ فرزند رسول ہیں۔

فضائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیات

۱۔ آل عمران۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو حقیقی و قیوم ہے
جس نے اے رسول تم پر سچی کتاب کو نازل کیا تاکہ وہ موجودہ زمانے کی
باتوں کی تصدیق کرے اور اس سے پہلے توریت و انجیل کو لوگوں کی برا
کے لئے نازل کیا تھا جن لوگوں نے آیات الہی سے روگردانی کی ان کے لئے سخت
عذاب ہے اور وہ بڑی عزت والا اور بدلہ لینے والا ہے۔

۲۔ مومنین پر خدا نے احسان فرمایا کہ ان میں ایک ایسا رسول ان ہی میں
سے بھیجا جو اس کی آیات کو ان پر تلاوت کرتا ہے اور ان کے نفوس کا تزکیہ کرتا
ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ پہلے سے ضلالت اور گمراہی
میں پڑے ہوں۔

۳۔ (اعراف) لوگو! میں خدا کا رسول ہوں اور تم سب کی طرف بھیجا گیا
ہوں تمہارا معبود وہ ہے جو آسمان و زمین کا بادشاہ ہے کوئی معبود اس
کے سوا نہیں۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے۔ پس تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس نبی
امی پر جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان لایا ہے۔

۴۔ (الانفال) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر
اور اس سے روگردانی نہ کرو ورنہ ان کیلئے تم اس کی باتیں سننے والے ہو۔
۵۔ (الانفال) اے رسول! خدا ان لوگوں پر عذاب نازل نہ کرے گا جن کے
درمیان تم ہو اگر وہ استغفار کر لیں تو اللہ عذاب کرنے والا نہیں۔
۶۔ (الاحزاب) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ خدا
کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔
۷۔ (والنجم) قسم ہے ستارہ کی جب وہ ٹوٹا کہ تمہارا اصحاب (رسول)
نہ گمراہ ہے نہ دھوکہ دینے والا۔ وہ کبھی اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتا۔
بلکہ وہی بیان کرتا ہے جو اس پر وحی ہوتی ہے۔

احادیث

۲۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک یہودی حضرت
رسول خدا کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور تیز نظر سے دیکھنے لگا۔ آپ نے پوچھا
اے یہودی تیری کیا حاجت ہے اس نے کہا آپ مجھے یہ بتائے کہ آپ افضل ہیں یا
موسیٰ جن سے خدا نے کلام کیا اور جن کو عصا دیا اور توریت نازل کی۔ دریا کو شکستہ
کیا اور بادل کا ان کے سر پر سایہ کیا۔ حضرت نے فرمایا اے شخص انسان کو اپنی
تعریف زیبا نہیں لیکن چونکہ تو جواب پر مصر ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ جب آدم
سے قصور سرزد ہوا تو انھوں نے توبہ کی تو یہ الفاظ زبان پر جاری کئے۔ اے
خدا میں محمد و آل محمد کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میری خطا کو بخش دے۔
خدا نے ان کا گناہ بخش دیا۔ اسی طرح جب نوح کشتی پر سوار ہوئے اور غرق ہوئے
کا خوف دل میں پیدا ہوا تو ہمارے ہی وسیلے سے نجات کی دعا کی خدا نے نجات
دئی جب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تو انھوں نے ہمارے ہی وسیلے سے نجات
طلب کی اور خدا نے آگ کو ان پر سرد کر دیا۔ اسی طرح موسیٰ نے عصا کو زمین

پر ڈالا اور وہ سانپ بن گیا تو ان پر خوف طاری ہوا اور محمدؐ و آل محمدؐ کے ذریعہ سے طالبِ ایمان ہوئے خدا نے فرمایا امتِ درود تم بڑے مرتبے والے ہو (سانپ تم کو ستا نہیں سکتا) اے یہودی اگر موسیٰؑ اس زمانے میں ہوتے اور محمدؐ پر میری نبوت پر ایمان نہ لاتے تو ان کا ایمان اور ان کی نبوت ان کے حق میں کچھ بھی نفع نہ دیتی۔ اے یہودی میری دریت میں سے ایک شخص ہمدی ہو گا جب وہ ترویج کرے گا تو عیسیٰ بن مریم اس کی نصرت کے لیے نازل ہوں گے اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۲۱۔ جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا کو فرماتے سنا کہ خدا نے مجھ کو اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور باقی ائمہ کو ایک نیک سے پیدا کیا ہے پس یہ نور ایک زمانہ دراز تک ایک حال پر رہا۔ پھر اس سے ہمارے شیعہ پیدا ہوئے پس ہم نے بھی تسبیح و تقدیس الہی کی اور انھوں نے بھی پھر اس نور سے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ ملائکہ ستوا برس تک اس حالت میں رہے کہ وہ تسبیح و تقدیس جانتے ہی نہ تھے پس جب ہم نے اور ہمارے شیعوں نے تسبیح و تقدیس کی تو ملائکہ نے ہمارے تسبیح سے تسبیح کی کمی در نہ وہ پہلے کچھ بھی نہ جانتے تھے پس ہم تو اس وقت سے موجود ہیں جب کوئی قائل توحید تھا ہی نہیں خدا کو سزا دار ہے کہ جس طرح ہم کو درجات عالیہ کرامات فرمائے ہیں اسی شیعوں کو بھی کرامت فرمائے خدا نے ہم کو اور ہمارے شیعوں کو اس وقت برگزیدہ کیا ہے جبکہ ہم عالمِ اجسام میں آئے بھی نہ تھے۔

۵) فضائل علی علیہ السلام !

آیت

سورہ مدہ - بیشک تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ

جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور بحالت رکوع زکوٰۃ دیتے ہیں۔

احادیث

۱۔ زرارہ ابن اعمین شیبانی سے مروی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ جب حضرت رسول خدا ﷺ آخر سے فارغ ہو کر لوٹے تو منکب سے حضرت کی ہمارا ہی ۱۲ ہزار آدمی منکب کے اوپر ہزار مدینہ کے تھے کہ جبریل امین نازل ہوئے اور انہما اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا المرسلین بلغ ما أنزلنا إلیک من ربک الخ (اے رسول جو تم پر نازل کیا گیا ہے اُسے لوگوں تک پہنچا دو) آپ نے فرمایا اے جبریل ابھی لوگ دائرہ اسلام میں نہ داخل ہوئے ہیں مجھے خوف ہے کہ میں ان میں اضطراب نہ پھیل جائے جس سے یہ میرے حکم کو نہ مانیں۔ جبریل یہ سن کر واپس گئے دوسرے روز جبکہ رسول مقامِ غدیر خم تک پہنچ گئے تھے پھر نازل ہوئے اور کہا اے محمد خدا فرماتا ہے اے رسول جو تم پر نازل کیا جا چکا ہے اس کی تبلیغ کرو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا میری تبلیغ کا کام ہی انجام نہ دیا۔ فرمایا اے جبریل مجھے اپنے اصحاب کی طرف سے کھٹکانا ہوا ہے یہ ضرور میری مخالفت کریں گے جبریل واپس گئے اور پھر نازل ہوئے اور یہی مضمون بیان کر نیچے بعد کہا خدا تم کو لوگوں کے شر سے بچائے والا ہے جب آنحضرت نے یہ سنا تو لوگوں سے فرمایا میرا اونٹ اسی مقام پر بٹھا دو۔ میں اس مقام سے حرکت نہ کروں گا جب تک اپنے رب کا حکم نہ پہنچا دوں پھر حکم دیا پالاں کا ایک منبر تیار کر دو۔ آپ اس پر چڑھے اور علیؑ کو اپنے منبر پر لیا پہلے تو ایک خطبہ بجالا فصاحت و بلاغت دیا پھر فرمایا اے علیؑ کھڑے ہو جاؤ پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا۔ یہاں تک کہ سفیدی زیر بغل نمایاں ہو گئی اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ بھی مولا ہے ۷ خدایا جو اسے دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھے اور جو اسے دشمن رکھے تو بھی اسے دشمن رکھے اور جو اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر اور جو اسے قہوڑے تو بھی اسے قہوڑے رکھے۔

دوست رکھے اور ہلاکت ہو اس کے لئے بوعلیؑ کو دشمن رکھے۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ علیؑ اور ان کے شیعہ قیامت کے دن ناز و انداز سے جنت کے باغوں میں گلگشت کر رہے ہیں جو انی کا عالم ہے اور سردیوں پر خوشنما تاج لکھے ہوئے ہیں نہ ان کو کوئی خوف ہے نہ ہراس۔ مرضی الہی ان کی ناز بردار ہے اور جوار ایزدی ان کا مسکن ہر شے حسب خواہش موجد ہے۔ ملائکہ سلام بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تمہارے صبر کی جزا ہے۔ (۲۳) سعید ابن جبیر نے باسناد صحیح جناب عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ جبریلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ اے محمدؐ علیؑ کی دوستی خدا کی دوستی ہے اور علیؑ کی محبت خدا کی محبت ہے اور ان کی فرمانبرداری خدا کا فریضہ ہے۔ ان کے دوست خدا کے دوست ہیں اور ان کے دشمن خدا کے دشمن۔ ان سے لڑائی خدا سے لڑائی اور ان سے صلح خدا سے صلح ہے۔

۲۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ جبریلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ علیؑ کو خوشخبری دو کہ میں اس پر عذاب نہ کروں گا جو علیؑ کا دوست ہوگا اور اس پر رحم نہ کروں گا جو ان کا دشمن ہوگا۔ ۲۵۔ جناب جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ علیؑ میں چند خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی اور کے پاس ہوتی تو اس کی بزرگی کے لئے کافی ہوتی۔

۲۶۔ علیؑ کو کچھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

۲۷۔ علیؑ مجھ سے بنے اور میں علیؑ سے۔

۲۸۔ علیؑ مثل میرے نفس کے ہیں ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور ان کی

معصیت میری معصیت۔

۲۹۔ علیؑ کی لڑائی اللہ کی لڑائی ہے اور علیؑ کی صلح اللہ کی صلح۔

۳۰۔ علیؑ اللہ کی محبت ہے اور بندوں پر اس کا خلیفہ ہے۔

۳۱۔ علیؑ کی محبت ایمان ہے اور علیؑ کا بغض کفر ہے۔

اس کے بعد اصحاب رسولؐ امیر المؤمنین کو مبارک باد دی حضرت عمرؓ بھی ان الفاظ میں مبارکباد دی۔ مبارک ہو مبارک ہو اے علیؑ کہ آج آپ میرے بھی مولا ہوئے اور مؤمنین و مومنات کے بھی۔ اسی موقع پر جبریلؑ آیہ اَمَلْتُ لَكُمْ دِينَكَ اَلَمْ يَلَمْ کرنازل ہوا کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیہ لِحْرَفُونَ نَحْمَةُ اللَّهِ تَمْدِنُکُمْ لَهَا (وہ نعمت خدا کو پہنچاتے ہیں اور پھر اس سے انکار کر جاتے ہیں) کا مطلب ہے فرمایا روز غدیر لوگوں نے اس نعمت کو پہچانا تھا پھر انکار کر دیا۔

حسان بن ثابتؓ عہد رسالت کے ممتاز شاعر تھے حضرت علیؑ کے وصی بنائے جانے کے بعد انھوں نے مدح امیر المؤمنین میں ایک قصیدہ پڑھا۔

اس واقعہ کے تیسرے دن حارث بن نعمان فہری آنحضرتؐ کی خدمت میں آکر کہنے لگا مجھے کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَوْحَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کی تعلیم آپ نے اپنی طرف سے دی ہے یا بحکم خدا۔ فرمایا خدا کی طرف سے مجھ پر وحی ہوئی ہے۔ اس نے کہا یہ تو بتائیے کہ نماز روزہ وغیرہ کا حکم آپ نے اپنی طرف سے دیا ہے یا بحکم خدا فرمایا خدا کے حکم سے اس نے کہا اچھا یہ جو آپ نے علیؑ کے بارے میں کہا جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے۔ یہ آپ نے اپنی طرف سے کہا ہے یا خدا کی طرف سے۔ فرمایا خدا کی طرف سے یہ سُن کر اُس نے اپنا رخ آسمان کی طرف کر کے کہا خداوند اگر محمدؐ اپنے قول میں سچے ہیں تو مجھ پر جہنم کا ایک شعلہ نازل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے کہا کہ پتھر برسا یہ کچھ کر وہ وہاں سے بھاگا کچھ دور گیا تھا کہ ایک کالا بادل اٹھا اور بجلی چمک کر اس پر گری اور وہ جل کر خاک ہو گیا۔ اسی وقت جبریلؑ نازل ہوئے اور یہ آیت مَنَّا سَأَلَ سَأَلُ بِحُذُوبِ وَاقِعٍ لِيكَا فَرِيقٍ لِّمَنْ لَهُ كَافٍ مِنْ آلِ اللَّهِ ذِي الْمَعَادِ بِحُذُوبِ وَاقِعٍ ایک شخص نے بلند برتر خدا سے ایسے عذاب کی خواہش کی جو کافروں پر نازل ہوتا ہے اور کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہوتا۔

حضرت نے اس کا یہ حال دیکھ کر فرمایا بشارت ہو اس شخص کے لئے جو علیؑ کو

تمہاری روح میری روح ہے اور تمہارا بھید میرا بھید ہے اور تمہارا اعلان میرا اعلان ہے تم میری امت کے امام ہو اور میرے بعد ان پر میرے خلیفہ ہو۔ سجدہ وہ ہے جس نے تمہاری اطاعت کی اور بد بخت وہ ہے جس نے نافرمانی کی۔ قائدہ حاصل کیا اس نے جس نے تم کو دوست رکھا خسارہ میں رہا وہ جس نے عداوت رکھی۔ جو تم سے متمسک ہوا وہ کامیاب ہوا اور جو جدا ہوا وہ ہلاک ہوا تمہاری اور ان کے امت کی مثال جو تمہاری اور ان میں ہو نیوالے ہیں کشتی کو رنج کی سی ہے کہ جو اس پر سوار ہوا نجات پائی اور جو اس سے بچا وہ ڈوبا اور ہلاک ہوا۔

۴۰۔ اگر تمام زمین کا علم علی کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو علی کا ایمان راجح رہے گا۔
۴۱۔ یوم خندق علی کی لڑائی عمرو بن عبدہ کیساتھ افضل ہے میری تمام امت کے اعمال قیامت تک۔
۴۲۔ جس نے علی سے دوستی کی خدا نے اُسے عزت دی اور اپنا مقرب بنایا اور جس نے علی سے بغض کیا خدا اس سے ناراض ہوا اور اس کو ذلت نصیب ہوئی۔

۴۳۔ علی کا دوست طاہر الاصل ہے اور دشمن لعن قیامت نام و پیمان۔

۴۴۔ علی کا محب ہدایت یافتہ ہے اور دشمن گمراہ۔

۴۵۔ جو علی کو دوست رکھے گا نیکی دیکھے گا اور جو دشمن رکھے گا خیر سے محروم رہے گا۔

۴۶۔ یا علی جس نے تم کو دوست رکھا اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے خدا سے بغض رکھا اور اس پر خدا اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

۴۷۔ جس نے میرے بعد عدا علی پر ظلم کیا اُس نے میری بلکہ تمام انبیاء کی نبوت سے انکار کیا۔

۴۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے میرے بھائی علی کو وہ فضائل عطا فرمائے ہیں کہ ان کا کوئی شمار نہیں کر سکتا جو شخص علی کی فضیلت کا ذکر کرے گا خدا اُس کے سب گناہ معاف کر دے گا چاہے وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اور جو شخص علی کی ایک فضیلت لکھے گا۔ جب تک وہ کتابت

۳۲۔ علی کا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمن کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

۳۳۔ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ اور یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں۔

۳۴۔ علیؑ جنت و نار کا تقسیم کرنے والا ہے۔

۳۵۔ جو علیؑ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ خدا سے۔

۳۶۔ علیؑ کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہیں۔

۳۷۔ خلیفہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے میرے بعد تم پر خدا کی رحمت علیؑ ہیں ان کے احسان کو بھلانا خدا کے احسان کو بھلانا ہے اور ان کے مرتبہ میں کسی کو شریک کرنا خدا کا گنہگار ہونا ہے۔ ان کے فضائل میں شک کرنا خدا کی قدرت میں شک کرنا ہے اور ان پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے۔ علیؑ رسول کا بھائی اس کا وحی اور اس کا خلیفہ اور اس امت کا امام اور مولا ہے وہ خدا کی ایسی مضبوط رسی ہے جو کسی وقت ٹوٹنے والی نہیں۔

علیؑ کے بارے میں دو شخص ہلاک ہونے والے ہیں ایک وہ دوست جو فضائل میں غلو کرے۔ دوسرے وہ جو ان کے فضائل کو گھٹاتا ہے۔ اے خلیفہ علیؑ سے ہرگز جدائی اختیار نہ کرنا اور نہ کی مخالفت نہ کرنا ورنہ وہ مجھ سے مخالفت ہوگی۔ جان لو کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں جس نے اس کو ناراض کیا اُس نے مجھ کو ناراض کیا اور جس نے اُسے راضی رکھا اس نے خدا کو راضی رکھا۔

۳۸۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا مجھے جبریلؑ نے خبر دی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ علیؑ میرا ایک قلعہ ہے جو میرے اس قلعہ میں داخل ہوا ایمان پائی۔

۳۹۔ سعید بن جبیر نے ابن عباس سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علیؑ میں شہر حرکت ہوں اور تم اس کے دروازے ہو کوئی شہر میں نہیں آتا مگر اس کے دروازے سے۔ جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا مدعی ہے اور تم سے بغض رکھتا ہے اس لئے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تمہارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے

جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۵۳۔ آنحضرت نے فرمایا میں نے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے پہلے چوتھے، آٹھویں اور دسویں کا نام علی ہوگا اور آخر ان کا مہدی ہوگا۔

۵۴۔ جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں ایک روز جناب فاطمہ زہرا کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ ان کے سامنے ایک تختی رکھی ہے جس پر ان اوصیاء کے نام لکھے ہوئے تھے جو ان کی اولاد سے ہونے والے تھے۔ میں نے جو ان ناموں کو شمار کیا تو بارہ تھے۔ ایک ان میں سے قائم تھا تین ان میں محمد تھے چار علیؑ۔

۵۵۔ رسول اللہ نے فرمایا میں نے بعد بارہ امام ہوں گے جس طرح بنی اسرائیل میں ۱۲ نقیب تھے وہ سب کے سب امین، متقی اور معصوم تھے۔

۵۶۔ فرمایا آنحضرت نے حضرت حسین علیہ السلام سے کہ تم امام کے بیٹے ہو امام کے بھائی ہو اور متقی اور معصوم (اماموں کے باپ ہو جن میں سے نواں قائم ہوگا۔

۵۷۔ جابر بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا سے سنا ہے کہ کسی کی دشمنی سے اس دین کو نقصان نہ پہنچے گا یہاں تک کہ اس دین کے بارہ امام ہوں اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۵۸۔ عبد اللہ بن مسعود ایک دن کو فرمیں تھے کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے احادیث کو سننے لگے اسی اثنائیں ایک نے دریافت کیا تمہارے نبی نے اپنے بعد خلفاء کی کوئی تعداد عین بھی کی ہے انھوں نے کہا بیشک ایک بار میں نے آنحضرت سے خلفاء کے متعلق پوچھا تھا فرمایا بارہ ہوں گے مطابق نقبائے بنی اسرائیل۔

۵۹۔ ایک ابن ابی نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا اس تختی میں کیا لکھا تھا جو فاطمہ زہرا کے ہاتھ میں تھی اور انھوں نے تم سے کیا بیان کیا تھا۔ کہائیں خدا کو گواہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے رسول میں فاطمہ کے پاس ولادت حسینؑ کی تہنیت دینے کے لئے گیا دیکھا ہوں کہ ان کے ہاتھ میں ایک مہر تختی ہے مجھے خیال ہوا شاید یہ زخم زخمی ہے اس کے اوپر ایک ایسی روشن تحریر تھی کہ مثل شمع آٹھوں کو خیرہ کرتی تھی میں نے کہا

فضائل آئمہ اثناعشر

آیت

سورة بقرہ۔ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا كُمُ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ اللّٰهُ سَوَّلَ عَلَيْكُمْ شَٰهِدًا (ہم نے تم کو ایک اُمت وسط قرار دیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہوں)

توضیح۔ خداوند عالم نے اپنے بندوں اور رسول کے درمیان اُمت وسط یعنی ہمارے آئمہ کو گواہ قرار دیا ہے تاکہ وہ اعمال عباد کے نگراں ہوں اور ان پر رسول کو گواہ بنایا ہے اور ان سب پر خود جناب باری عز و اسم کو گواہ ہے ان اللہ علیٰ کل شیء شہید شاہد اور شہیدیں فرق یہ ہے کہ شہید حاضر و غاہ ہر حالت میں گواہ ہے یہاں تک کہ موت بھی اس معاملہ میں حجاب نہیں بن سکتی اور شاہد وہ ہے جو واقعہ کے وقت موجود ہو یا کسی سے سن کر گواہی دے اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر مقام پر موجود ہی ہو۔

احادیث

۵۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ابائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے میں نے بعد بارہ امام ہوں گے اول ان کے علی بن ابی طالب ہیں اور آخر ان کے قائم ہیں۔ یہی میں نے خلفاء ہیں یہی میں نے اوصیاء ہیں یہی میں نے بعد میری اُمت پر خدا کی حجت ہیں ان کا اقرار کرنا لامؤمن ہے اور انکار کرنے والا کافر۔

۵۲۔ فرمایا آنحضرت نے میں نے اہل بیت کی مثال ستاروں کی سی ہے وہ آسمان والوں کے لئے امان کا باعث ہیں اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے حب آسمان ستاروں سے خالی ہو جائے گا تو آسمان والوں پر وہ وہ مصیبت نازل ہوگی

میکر ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ کیا ہے؟ فرمایا خدا نے اپنے رسول کے پاس ہدیہ بھیجا ہے۔ اس میں میرے باپ کا نام ہے اور علی کا نام ہے اور میرے دونوں بیٹوں اور ان کے اوصیا کے نام ہیں جو میری اولاد سے ہونے والے ہیں اس کو میرے پردہ سے دے دیا ہے کہ میں دیکھ کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا پھر وہ تختی معصومہ نے مجھے پڑھنے کے لئے دیدی۔ میں نے اسے پڑھا اور نقل بھی کرلی۔ ابی نے کہا اے جابر کیا وہ تمہارے پاس ہے تم مجھے دکھا سکتے ہو جابر نے کہا ضرور۔ ابی جابر کے ساتھ ان کے مکان پر پہنچے۔ جابر نے اس تحریر کو نکالا اور کہا پڑھ کر سناؤ جابر نے حرف بہ حرف پڑھ کر سنایا اور کہانی نے ایسا ہی اس میں دیکھا تھا مضمون یہ تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ یہ ایک تحریر ہے خداوند عزوجل نے حکیم کی طرف سے محمد کے لئے جو اس کا نوز سیر جاب اور دلیل ہے جس پر روح الامین نازل ہوا ہے اے محمد میرے اسم کی تعظیم کرتے رہو اور میری نعمتوں کا شکر بجالانے رہو کبھی ان سے انکار نہ کرنا میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں سرکشوں کا سر توڑنے والا ہوں جس نے میرے فضل کے سوا کسی دوسرے سے امید لکھی اور میرے عذاب کے سوا کسی دوسرے سے ڈرا تو میں اس کو وہ عذاب کروں گا جو وہ گمان میں بھی نہ ہو۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر بھروسہ کرو۔ میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل بنایا ہے اور اس کی مدت حیات کو قطع نہیں کیا جب تک کسی کو اس کا وصی نہیں بنایا۔

میں نے تم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے اور تمہارے وصی کو تمام اوصیا پر اور تم کو دو بچے حسن اور حسین عطا کئے۔ ان میں حسین تو اپنے باپ کے بعد معدن علم ہوگا اور حسین خاڑی وحی۔ ایک کو سعادت سے بزرگی بخشی دوسرے پر شہادت کو ختم کیا پس وہ تمام شہیدوں سے افضل ہے میں نے اپنے کلمہ تائید کو اسی کے ساتھ قرار دیا اور اسی کو اپنی حجت بالغہ بنایا میں اس کی عزت کے بارے میں لوگوں کو ثواب بھی دوں گا اور عذاب بھی اس عزت کا اول عابدوں کا سر دہر اور اولیاء کی

(۸) زیارت قبر نبی و آئمہ

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام

نے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے جس شخص نے میرے بعد میری زیارت کی ایسا ہے گویا زندگی میں میرے ساتھ سچت کی اگر تم میں طاقت وہاں تک پہنچنے کی ہو تو میرے پاس اپنا سلام ہی بھیجو کہ مجھ تک پہنچ جائے گا۔

۶۱۔ آنحضرت نے فرمایا جو کوئی میری زیارت کو آئے گا میں روز قیامت اس کا شفیع ہوں گا جو شخص مکہ میں حج کو آئے اور مدینہ میں میری زیارت کو نہ آئے اس کے لیے پورا کیا۔
۶۲۔ جس نے بعد موت میری زیارت کی اس نے گویا زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے ایسا کیا وہ روز قیامت میرے جوار میں ہوگا۔

۶۳۔ حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا گیا جو شخص قبر رسول کی زیارت کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے۔ فرمایا ایسا سمجھو گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی۔

(۹) زیارت قبر حضرت علی علیہ السلام

۶۴۔ مفضل بن عمر جعفی سے مروی ہے کہ ایک دن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کیا ارادہ ہے میں نے کہا کوفہ جاکر زیارت امیر المومنینؑ کرنا چاہتا ہوں فرمایا تم فضائل زیارت سے بھی واقف ہو میں نے کہا نہیں فرمایا امیر المومنینؑ کی زیارت کرتے کرتے والا استخوان بدن آدم و بدن نوح اور جسم علی ابن ابی طالب کی ایک ساتھ زیارت کرتا ہے۔

میں نے عرض کی آدم کو کہ سمراندیہ پر تارے گئے تھے اور ان کی استخوان کے متعلق لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ بیت اللہ میں مدفون ہیں پس کوفہ سے کیا تعلق فرمایا؟
نوح کشتی میں تھے تو خدائے وحی کی چند ہفتے بیت اللہ کا طواف کریں اس کے بعد وہ گھٹنوں تک پانی میں اترے اور اس کے اندر سے ایک تابوت نکالا جس میں استخوان آدھے تھیں اس کو کشتی میں رکھ دیا اور برابر پانی میں چلتے رہے۔ یہاں تک کہ مسجد کوفہ سے طوفان شروع ہوا تھا اور مسجد کوفہ ہی میں ختم ہو گیا۔ اس کے بعد جو جماعت حضرت نوح کے ساتھ تھی متفرق ہوئی حضرت نوح نے اس تابوت کو مقام غری (جحفہ کا ایک حصہ)

دفن کر دیا۔ یہ مقام ان پہاڑوں کا ایک حصہ ہے جہاں حضرت موسیٰ نے خدا سے کلام کیا تھا اور حضرت عیسیٰ نے تقدیس حاصل کی تھی اور حضرت ابراہیم خلیل بنائے گئے اور حضرت محمد مصطفیٰ حبیب بنے اور جملہ انبیاء کا سکنا رہا۔ واللہ آدم و نوح کے بعد کوئی شخص اس مقام پر امیر المومنین سے زیادہ گرامی قدر مدفون نہیں ہوا پس اگر تم جحفہ کی زیارت کرو تو یہ سمجھو کہ تم نے استخوان آدم بدن نوح اور جسم علی کی ایک ساتھ زیارت کی بلکہ تمام انبیائے اولین و آخرین کی زیارت کی علی علیہ السلام کے زائر پر دعا کے وقت اللہ تعالیٰ باب ہائے آسمان کھول دیتا ہے پس تم اس کا بخیر میں غفلت نہ کرو۔

توضیح۔ اس حدیث میں آدم و نوح کو امیر المومنین علی السلام پر جو فوقیت دی گئی ہے وہ بلحاظ زمانہ ہے نہ بلحاظ شرف کیونکہ تمام علمائے امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت علی علیہ السلام تمام انبیائے سابقین سے بجز حضرت خاتم الانبیاء افضل ہیں۔

۶۵۔ حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام مسجد کوفہ میں زخمی ہوئے تو آپ امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے فرمایا تم دونوں مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا اور میرے جنازہ کا منور حصہ اٹھانا اگلا حصہ چھڑ دینا۔ تم کو اگلا حصہ ایک کھدی قبر پہنچا دے گا جس میں محمد نبی ہوگی اور انیسویں چن دینا اور جو اینٹ میرے سر کے متصل ہو اسے اٹھالینا اور ایک آواز سننے کے منتظر رہنا جب دونوں شہزادوں نے سر مبارک کے پاس والی اینٹ کو اٹھایا اور دوسری اینٹوں کو تلے اوپر رکھنا شروع کیا تو دیکھا کہ قبر کے اندر کچھ بھی نہیں اس وقت ایک ہاتھ نے آواز دی۔

خدا نے امیر المومنین عبد صالح کو اپنے بنی سے ملتی کر دیا اور خدا انبیاء کے بعد ان کے اوصیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ یعنی اگر کوئی بنی شرق میں مرتا ہے اور اس کا وحی غرب میں تو بھی خدا بنی سے وحی کو ملتی کر دیتا ہے۔

۶۶۔ امام حسنؑ سے پوچھا گیا۔ آپ نے امیر المومنین علیہ السلام کو کہاں دفن کیا فرمایا ان کو نوح کی قبر میں۔ راوی نے پوچھا قبر نوح کہاں ہے فرمایا پشت مسجد کوفہ میں۔

۶۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی یہ

در آں حالیکہ وہ آپ کا حق پہچاننے والا ہو تو خدا اس کا نام علیین میں درج فرماتا ہے۔
 ۷۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قبرا ام حسین علیہ السلام کے گرد
 ستر ہزار فرشتے با حال مصیبت زدگان طواف کرتے ہیں اور قیامت تک گریہ بکاوتے رہیں گے۔
 ۷۳۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ حضرت موسیٰ نے خدا سے قبر حسین
 دیکھنے کی خواہش کی تو خدا نے ان کو قتل حسین اور ان کی فضیلت سے باخبر کیا۔

۷۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو ستر ہزار
 فرشتے ان کی قبر کی طرف سے گزرے۔ جب آسمان پر پہنچے تو خدا نے ان پر وحی کی اے
 میرے ملائکہ تم میرے نبی کے نوے کی طرف سے گزرے اور اس کی نصرت نہ کی پس اب
 تم اس کی قبر پر جاؤ اور یہ امت تک با حال پریشان بجا کرو۔

۷۵۔ ربیع بن فضیل بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ
 سے پوچھا کہ قبور شہداء میں سے کون سی قبر آپ کے نزدیک افضل ہے فرمایا کیا تمہارے
 نزدیک حسینؑ تمام شہیدوں سے افضل نہیں قسم خدایا ان کی قبر کے گرد چالیس ہزار فرشتے خداد
 آلود با حال پریشان قیامت تک رونے والے رہیں گے۔

۷۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو زیارت قبر حسینؑ کا حکم کرو
 کیونکہ وہ فرس ہے ہر اس مومن پر جو حضرت کے امام من اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

۷۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص قبر امام حسینؑ
 کی زیارت کرے در آں حالیکہ وہ مکہ و مدینہ اور انہماک شان اور شہر وغیرہ
 سے خالی ہو تو خدا اس کے لئے اس عطر دور کر دیتا ہے جیسے پانی سے کپڑے کی
 کثافت دور ہو جاتی ہے اور ہر قدم پر ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

۷۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو آفت زدہ قبر حسینؑ پر
 پہنچا خدا نے اس کی سختی کو آسان کیا اور اس کی حاجت کو پورا کیا۔

۷۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ طوفان نوح میں چار چیزوں نے خرق
 ہوئے تھے بعد فریاد کے مظلومیت میں جو کو خدا نے اٹھالیا۔ دوسرے عسری

صیت تھی کہ مجھے ظہر کے قریب لے کر چلنا جب چلتے چلتے تمہارے پیر در در کرنے لگیں گے
 تو اس وقت بکا بکا ہوا کا ایک جھونکا تمہارے سامنے اٹھے گا وہیں دفن کر دینا وہ طور
 سینا کی ابتدا ہوگی۔

۶۸۔ ابو جعفر جعفی سے مروی ہے کہ بیان کیا مجھ سے عمر بن عبد اللہ بن طلحہ المہدی نے
 اپنے باپ سے کہ میں ایک دن حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بات چیت
 ہوئی رہی پھر حضرت چلے تو میں ہمراہ تھا جب مقام عریٰ جہاں قبر امیر المومنین ہے پر
 پہنچے تو فرمایا وہ مقام آگیا ہے آپ نے وہاں ناز پڑھی پھر اسماعیل سے فرمایا نماز پڑھو
 پھر بر رگو اور حسینؑ کے سر کے پاس میں نے کہا کیا حسینؑ کا سر شام میں نہیں گیا تھا فرمایا ایک سو
 لے آیا تھا اور اس نے یہاں دفن کیا۔

۶۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زائر علیؑ کی دعا مقبول ہے پس اس نیکی
 سے غفلت نہ کرو جس نے زیارت علیؑ کو ترک کیا۔ خدا اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا کیا تم
 اسی قبر کی زیارت نہیں کرتے جس کی زیارت ملائکہ اور انبیاء کرتے ہیں بیشک امیر المومنین
 افضل ہیں تمام آئمہ سے ان سب کے ہمال کا ثواب ایک طرف اور آنحضرت کا ایک طرف۔

(۱۰) زیارت قبر امام حسن علیہ السلام

۷۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت
 امام حسنؑ رسول اللہ کی گود میں تھے۔ سر اٹھا کر کہنے لگے نانا جان جو شخص آپ کی قبر کی
 زیارت کرے گا اس کا اجر کیا ہے۔ فرمایا اس کے لئے جنت ہے اور تیرے باپ کی
 قبر کے زائر کے لئے بھی جنت ہے۔ اسی طرح قبری اور تیرے بھائی کی قبر کے زائر
 کے لئے بھی جنت ہے۔

(۱۱) زیارت قبر امام حسین علیہ السلام

۷۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے قبر امام حسینؑ علیہ السلام کی

عطا فرماتا ہے اور جو عید زیارت کرتا ہے اس کو سو حج اور سو عمروں کا ثواب کرامت فرماتا ہے۔

۸۹۔ جو مومن روز عرفہ غسل کر کے قبر حسین پر آتا ہے تو خدا اس کے ہر قدم پر ایک حج کا ثواب لکھتا ہے۔

۹۰۔ جو شخص زیارت قبر حسین کے ارادہ سے باہر نکلے اس کے ہر ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ محو ہوتا ہے جب وہ زائر حرم اقدس میں پہنچتا ہے تو خدا اس کو مصلحین سے قرار دیتا ہے اور جب آداب زیارت سے فارغ ہوتا ہے تو فائزین سے بناتا ہے جب لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور خدا کا پیغام پہنچا کر کہتا ہے کہ تیرے گزشتہ گناہ سب معاف کر دیئے گئے۔ اب شروع سے عمل کر۔

۹۱۔ جب کوئی قبر حسین کی زیارت کے لئے پہنچتا ہے تو خدا اس کو ندا دیتا ہے اے میرے بندے جو کچھ چاہے مجھ سے مانگ۔ میں تجھے عطا کروں گا۔

۹۲۔ خدا کی طرف سے بہت سے ملائکہ قبر حسین پر موجود رہتے ہیں پس جب کوئی زیارت کو آتا ہے تو خدا اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے ہر قدم پر ایک نیکی کا اضافہ کرتا یہاں تک کہ جنت اس پر واجب ہو جاتی ہے اور جب زائرین بغرض زیارت یہاں پہنچتے ہیں تو یہ ملائکہ آسمان کو ندا دیتے ہیں کہ تم بھی ہمارے اور اللہ کے حبیب کے زائر کے لئے تقدیس کرو جب زائر یوحنا غسل کرتے ہیں تو جناب رسول خدا ان کو ندا دیتے ہیں اے گروہ خدا بشارت ہو کہ تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے اور امیر المؤمنین ندا دیتے ہیں کہ میں تمہارے حوارج کو پورا کرنے اور دنیا آخرت کو بلاؤں کے دور کرنے کا ضامن ہوں۔

۹۳۔ جو شخص حق حسین کا عارف ہو کر قبر حسین کی زیارت کرے گا اس کو تسلیہ جوں کا ثواب ملے گا جو رسول اللہ کے ساتھ کئے ہوں۔

۹۴۔ قبر حسین کی جگہ ایک بارغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔

رجف کا ایک حصہ تیسرے کے ہاتھ میں ہے۔ فرات پر قبر حسین کی ۸۰۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس نے

زیارت کی اس نے اجر عظیم حاصل کیا۔ ۸۱۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو حسین کا حق پہچان کر قبر حسین کی زیارت کرتا ہے تو خدا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۸۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی امام حسین کا حق پہچان کر زیارت کرے خدا اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔

۸۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس نے حق حرمت اور ولایت حسین کو پہچان کر قبر حسین کی زیارت کی خدا اس کے سب گناہ بخش دے گا۔

۸۴۔ امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ زیارت قبر امام حسین کا ثواب ایک مہروردہ کا ۸۵۔ صالح نیلی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص حق حسین کا عارف ہو کر ان کی قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے وہی ثواب ہوگا جو ایک ہزار بندے آزاد کرنے کا اور ہزار زین پوش گھوڑے راہ خدا میں بھیجنے کا۔

۸۶۔ فرمایا حضرت صادق نے چار ہزار فرشتے قبر حسین پر غمناک اور پریشان حال قیامت تک روتے رہیں گے ان کا سر دائرہ منور فرشتہ ہے جب کوئی زیارت کو جاتا ہے وہ فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں اور جب رخصت ہوتے ہیں تو کچھ دھڑکے ان کے پیچھے جاتے ہیں اگر مریض ہوتا ہے تو اس کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر مرنے لگا ہے تو اس کے جنازہ پر نہاڑتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

۸۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے حسین پر صلوٰۃ بھیجتے اور جو لوگ زیارت قبر حسین کو جاتے ہیں اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدا یا یہ لوگ زائر حسین ہیں ان کو اجر عطا فرما۔

۸۸۔ جو شخص حق حسین کا عارف ہو کر روز عید کے علاوہ زیارت قبر کرتا ہے خدا اس کو سینچ سینچ عسک اور عیسویات نبی مرسل یا امام عادل کا ثواب

جاتا ہے اور محبتِ اہلبیت سے خالی دل قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کہ ایک قبر کی زیارت کا ثواب اتنا عظیم الشان کیسے ہو سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ تعصب کی بنا پر انھوں نے ٹھنڈے دل سے اس مسئلہ پر غور نہیں کیا ورنہ حقیقت ان کے سامنے آ جاتی۔

جو لوگ اس حدیث کو ماننے میں قائل ہیں کہ لا الہ الا اللہ وحیت لہ الجنة جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہو گئی۔ وہ ہرگز ان احادیث سے انکار کا حق نہیں رکھتے ورنہ وہ بتائیں کہ جنت کیا ایسی معمولی چیز ہے کہ کلمہ زبان پر جاری کرتے ہی جنت کا مالک ہو جاتا ہے۔ یہ تو وہ جنت ہے جس کی خواہش میں لوگ کسی نیسی محنت شاقہ اپنے اعمال میں کرتے ہیں پھر اس کا پانا اس حدیث کی رو سے اتنا آسان کیسے ہو گا۔ یہ حدیث اپنے مقام پر بالکل صحیح ہے امام رضا علیہ السلام نے اثنائے سفر میں علمائے خراسان سے اس حدیث کو یوں بیان فرمایا تھا من قال لا الہ الا اللہ وحیت لہ الجنة لکن بئس طھا و شر و طھا و نحن من شر و طھا۔ یعنی جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہو گئی لیکن ایک خاص شرط اور دیگر شرط کے ساتھ اور ہم بھی ان شرطوں میں سے ایک شرط ہیں، حضرت کا مطلب یہ ہے کہ صرف لا الہ الا اللہ کہنا کافی نہیں بلکہ اسی کے تمام شرائط پورے کرنے کے بعد جو صدق دل سے یہ کلمہ طیبہ جاری کرے گا اس پر جنت واجب ہوگی امام نے ان شرائط میں سے ایک اپنے کو بیان فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ماں کا معتقد نہ ہوگا اور اپنے افعال میں ہماری تاسی نہ کرے گا ہمارے کمال سے سبق نہ لے گا ہماری طرح توحید الہی اور رسالت ختمی مرتبت کو نہ سمجھے گا اس وقت تک یہ کلمہ طیبہ صرف زبان سے کہنا فائدہ بخش نہیں ہو سکتا اور جو کوئی معرفت الہی حاصل کرنے کے بعد یہ کلمہ زبان پر جاری کرے گا اس کے لئے جنت کمال جانا کون بڑا اجر ہے اگر کوئی شخص عمر بھر عبادت کرتا رہے اور معرفت حاصل نہ ہو ناممکن ہے کہ بوائے جنت نہ ہو سکے۔

اسی طرح زیارت میں جو ثواب ہمارے آئمہ نے بیان کیا ہے اس میں زیارے

۹۵۔ جتنے فرشتے زمین و آسمان پر ہیں وہ سب قبر حسین کی زیارت کا اذن خدا سے چاہتے ہیں۔ ایک گروہ ان کا آنا ہے اور ایک جاتا ہے۔

۹۶۔ خدا نے کوئی مخلوق فرشتوں سے زیادہ پیدا نہیں کی وہ ہر شام کو شہزاد کی تعداد میں بیت اللہ کا طواف تمام رات کرتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو قبر نبی پر سلام بھیجتے ہیں پھر قبر حسین پر اگر سلام کرتے ہیں اور آسمان پر چلے جاتے پھر دن والے فرشتے شہزاد کی تعداد میں آتے ہیں اور تمام دن بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ غروب شمس پر قبر نبی پر حاضر ہوتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں اور پھر قبر امیر المومنین اور قبر امام حسین اور امام حسین پر اگر سلام بھیجتے ہیں اس کے بعد شفق دور ہونے سے پہلے آسمان پر چلے جاتے ہیں۔

نوٹ:- مذکورہ بالا تمام احادیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہیں۔

۹۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سیر سے فرمایا کیا تم ہر روز زیارت قبر حسین کرتے ہو۔ کہا نہیں فرمایا ان تمہیں ظلم کیا۔ اچھا ہر مہینہ کرتے ہو۔ کہا نہیں فرمایا سال میں ایک بار کرتے ہو کہا کسی سال کرتا ہوں کسی سال نہیں فرمایا اے سیر تم نے ظلم کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ شہزاد فرشتے با حال غنا کی طرح دیرین ہو کر قبر حسین پر روتے ہیں وہ زیارت کرتے ہیں اور نہیں آتے۔ اے سیر تم کو چاہیے کہ قبر حسین کی زیارت جمعہ کو پانچ بار کیا کرو اور ہر روز ایک بار سیر نے کہا فرزند رسول میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرے اور قبر حسین کے درمیان میلوں کا فاصلہ ہے فرمایا تم اپنی جہت پر چڑھا کرو اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر اور قبر حسین کی طرف رخ کر کے کہا کرو۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَکَاتُہُ۔ تمہیں ہر روز ایک حج و عمرہ کا ثواب ملیگا۔

وضوح حضرت جمعہ کے روز بصرہ ۵ سال شمردی الجوشن اور بردایت سن بن انس کے ہاتھ کر بلا میں شہید ہوئے۔

دستا مسترحم فصول زیارات میں جو ثواب زائرین ائمہ معصومین کے لئے وارد ہوئے ہیں ظاہر ہیں نگاہین ان کو حقارت سے دیکھتی ہیں اور انتہا درجہ کا غلو سمجھا

۹۹۔ امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے جس نے امام جعفر صادق اور ان کے آبائے طاہرین کی زیارت کی اس کی آنکھوں کو کوئی بیماری نہ ہوگی اور وہ کسی بلا میں نہ مرے گا۔

۱۰۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے آئمہ میں سے کسی امام کی بھی زیارت کی اس نے گویا رسول اللہ کی زیارت کی۔

۱۰۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہم میں سے کسی امام کی بھی زیارت کی اور وہاں چار رکعت نماز پڑھی تو اس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

۱۰۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہر امام کا اس کے ادب اور تابیین کے ادب پر ایک حق ہے اور اس کا پورا کرنا ان کی قبویٰ زیارت سے بہتر نہیں جو شخص یہ رغبت قلبی ان کی زیارت کرے گا اور ان کی مرغوب چیزوں کی تصدیق کرے گا تو وہ روز قیامت اس کے شفیع ہوں گے۔

علی بن احمین کو مروان نے زہر سے قتل کرایا اور ایک روایت میں ہے کہ ولید بن عبد الملک بن مروان نے ایسا کیا حضرت کی شہادت مدینہ منورہ میں ۹۵ھ میں ۵ سال کی عمر میں ہوئی۔ امام جعفر صادق کا قاتل منصوبہ عباسی ہے جس نے ماہ شوال ۱۴۸ھ میں بعمر ۶۵ سال زہر سے شہید کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کا قاتل ولید بن مخنف ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ابیہم بن ولید نے زہر سے شہید کیا آپ کی قبر حجت البقیع میں ہے ۱۳۸ھ میں بعمر ۵۷ سال شہادت پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۱۳۔ زیارت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

۱۰۳۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ آیا زیارت قبر ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام مثل زیارت امام حسین علیہ السلام ثواب دہتی ہے فرمایا ہاں۔

۱۰۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جس نے بغداد میں میسر باب کی زیارت

لئے یہ شرط بھی لگا دی ہے کہ وہ امام حسینؑ اور دیگر ائمہ کے حق کا عارف ہو ورنہ زیارت کرنا اس کے لئے کوئی اجر نہ رکھے گا اور ائمہ کے حق کے عارف ہونے سے یہ مراد ہے کہ جو تعلیم انہوں نے دی ہے اسے سچے دل سے مانے اور ان کے افعال و اقوال کی تاسی کرے پس ان کے اسوۂ حسنہ پر رہ کر جو کوئی ان کی قبور کی زیارت کرے گا وہ ضرور ایسا ہی اجر پائے گا جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے ورنہ ان کی حق شناسی کے بغیر اپنے اعمال سے فائدہ نہ پہنچے گا۔

مودت ذوی القربیٰ کو اجر رسالت قرار دیا گیا ہے اس میں ہی راز ہے کہ جب محبت ہوگی تو اطاعت بھی ہوگی اور جب اطاعت ہوگی تو مصیبت سے دوری ہوگی اور لوگ اسی راہ پر چلیں گے جس پر رسولؐ نے چلایا تھا اور اس صورت سے رسولؐ اپنی محنت کا اجر پائیں گے ورنہ بغیر محبت چونکہ اطاعت ممکن نہیں لہذا اجر رسالت ادا کرنا بھی ممکن نہیں۔

جس طرح مودت ذوی القربیٰ جو اجر رسالت تھا مسلمانوں کو ادا کرنا دیکھ رہا ہو گیا اور گھر کر عزت رسولؐ سے دست کش ہو گئے اسی طرح حق کا عارف ہونا بھی معمولی بات نہیں لاکھوں میں کوئی ایک شخص اس کا مصداق ثابت ہو گا اور جو ایسا ہو گا اس کے لئے یہ تمام ثواب محل تعجب نہیں۔ ائمہ کے حق کا عارف ہونا آسان کام نہیں جیسا کہ عالم طور پر سمجھ لیا گیا ہے۔ اگر اس کی اہمیت کو سمجھ لیا جائے تو پھر ثواب زیارت کو تسلیم کرنے میں وقت نہ ہو۔

۱۴۔ زیارت علی بن احمین محمد بن علی و جعفر بن محمد

عَلَيْهِمُ السَّلَام

۹۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میری زیارت کرے گا خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور وہ فقیر نہ مرے گا۔

کا ثواب لکھتی ہے۔

(۱۱۰) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا جو دست میرا حتیٰ پہچان کر میری زیارت کرے گا میں روز قیامت اس کا شفیق ہوں گا۔

(۱۱۱) نعمان بن سعدی سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا ایک شخص میری اولاد سے سرزمین خراسان پر قتل کیا جائے گا اس کا نام میرا نام ہوگا اور باب کا نام موسیٰ اور لقب کا ظلم ہوگا جو اس کی زیارت کرے گا خدا اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیگا اگر وہ مثل عدد نجوم و قطرات باران و اوراق اشجار ہوں۔

(۱۱۲) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جو میرے فرزند علی کی قبر کی زیارت کرے گا اس کو خدا شریح کا ثواب مرحمت فرمائے گا۔ راوی نے تعجب سے پوچھا شریح کا پھر فرمایا بہت سبب قبول بھی تو نہیں کئے جاتے۔ جو شخص اس کی زیارت کرے یا ایک رات اس کی قبر کے پاس رہے گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی راوی نے کہا کیا ایسا ہے؟ فرمایا ہاں روز قیامت عرش الہی کے پاس اولین سے ہوں گے اور چار آخرین سے اولین میں نوحؑ و ابراہیمؑ موسیٰؑ و علیؑ ہیں اور آخرین میں محمدؐ و علیؑ و حسنؑ ہیں۔ قبور آئمہ کے زوار ہمارے ساتھ بیٹھیں گے اعلیٰ درجہ میں بیٹھے علیؑ کے زائرین کے لئے ہوگا۔

شیخ نقیہ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت کا یہ جملہ کہ اس نے گویا عرش پر خدا کی زیارت کی اس بنا پر ہے کہ ملائکہ عرش کی زیارت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ شاہ دھندھے ہیں اور اس کے گرد طواف کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے اللہ کی زیارت کی ورنہ اللہ تعالیٰ کسی مکان سے خصوصیت نہیں رکھتا۔ پس یہ کل محض بضر اظہار ہے۔

توضیح: مترجم عرض کرتا ہے کہ امام کا مقصود ایسے فقرات سے خدا کی حقیقی زیارت نہیں کیونکہ وہ دیکھنے کی چیز نہیں ہے جو کوئی زیارت کر سکے بلکہ مقصود یہ ہے کہ جو ثواب ملائکہ کو عرش پر جانے اور عظمت و جلال ایزدی

۴۰

کی ایسا ہے گویا قبر رسولؐ اور قبۃ علیؑ کی زیارت کی۔

۱۰۵۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا آپ کے پدر بزرگوار کی زیارت کا ثواب کیا ہے فرمایا وہی جو قبر رسولؐ کی زیارت کا ہے اس نے کہا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ شاید وہاں تک مجھے پہنچنے کا موقع نہ ملے یعنی خاص قبر پر فرمایا کہ پیچھے سے سلام بھیجا کرو۔

۱۰۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا نے بغداد کو بلاؤں سے نجات دی ہے بہ سبب قبر موسیٰ اور محمدؐ جو اہل کے۔

آنحضرتؐ نے ماہ رجب سنہ ۸۵ سال بغداد میں شہادت پائی اور بغداد کے باب الیقین میں دفن ہوئے آپ کا قاتل ہارون رشید ہے جس نے سندی بن شاہک کے ذریعہ سے زہر دیا۔

(۱۱۴) زیارت امام رضا علیہ السلام

۱۰۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے فرزند موسیٰ کے ایک لڑکا ہوگا جس کا نام امیر المومنین کا نام ہوگا وہ خراسان کے مقام طوس میں دفن کیا جائے گا لوگ اسے زہر سے قتل کریں گے اور وہ عالم غربت میں شہید کیا جائے گا پس جو کوئی اس کے حق کا عارف ہو کر اس کے قبر کی زیارت کرے گا جو اللہ تعالیٰ اس کو مجاہدین کا اجر عطا فرمائے گا۔

۱۰۸۔ یزید جعفی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق کو ان کے آبائے طاہرین سے روایت کرتے سنا کہ فرمایا حضرت رسولؐ نے میرا ایک پارہ جگر خراسان میں مدفون ہوگا جو مصیبت اس کی زیارت کرے گا خدا اس کی تکلیف کو دور کر دے گا اور اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

۱۰۹۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے ایک دوست کو خط میں لکھا کہ میرے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ میری زیارت پیش خدا بہت ہزار حج اور ہزار عمرہ

اد پر جائیگا۔ یہ سلسلہ صبح صورت تک جاری رہے گا کسی نے پوچھا یا بن رسول اللہ وہ کونسا مقام ہوگا۔ فرمایا زمین طوس واللہ اعلیٰ جگہ ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے جو شخص وہاں میری زیارت کرے گا ایسا ہوگا گویا اس نے رسول اللہ کی زیارت کی خدا اس کو ہزار عمرہ مقبول کا ثواب عطا فرمائے گا اور میرے آباروز قیامت اس کے شیخ ہوں گے۔

۱۱۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے واللہ میں سے کوئی نہیں مرے گا مگر مقتول اور شہید ہو کر۔ پوچھا گیا اے فرزند رسول آپ کو کون قتل کریگا فرمایا میرے زمانہ میں جو مشر خلق ہوگا وہ مجھے زہر سے قتل کرے گا اور بلاد غربت میں مجھے دفن کریں گے پس جو اس عالم غربت میں میری زیارت کریگا خدا اس کو شہیدوں صدیقیوں حاجیوں اور مجاہدوں کا ثواب عطا کرے گا۔

میرے شیعوں کو یہ بات پہنچا دو کہ میری زیارت کا ثواب عند اللہ ابھر کر آج کا ہے پھر فرمایا ہزار ہزار حج کا بشرطیکہ ہمارے حق کا عارف ہو۔

۱۱۹۔ علی بن غصال نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اہل خراسان سے عرض کی یا بن رسول اللہ میں نے خواب میں حضرت رسول خدا کو دیکھا کہ وہ جناب مجھ سے فرما رہے ہیں کیا حال ہو گا تمہارا جب تمہاری زمین میں میرا ایک بارہ جگہ دفن کیا جائیگا اور میرا ایک ستارہ تمہاری زمین میں غائب ہوگا۔ امام نے فرمایا وہ ہیں جو شخص میری زیارت کریگا اس پر واجب ہے تین اور میرے آباروز قیامت اس کے شیخ ہوں گے اور وہ ضرور نجات پائیگا چاہے اس کے گناہ کتنے ہی ہوں۔

حضرت نے شہر طوس میں ماہ صفر ۳۵۰ھ میں پچپن سال و تین ماہ کی عمر میں شہادت پائی اور آپ کی قبر شہر طوس کے قریب سنا باد میں ہے ماموں نے زہر دیکھ کر شہید کیا۔

کے دیکھنے سے حائل ہوتا ہے وہی ان قبور کی زیارت سے ہوتا ہے کیونکہ ان قبور کے اندر وہ مقدس ہستیاں ہیں جو خدا کی بزرگ ترین آیات سے ہیں اور عظمت میں اس مخلوق کے کسی طرح کم نہیں جن کا وجود عرش پر ہے اگر خدا کے رب نے کی جگہ ہوتی تو تقابل میں کسر نشان محبوب نظر آتی اور جب عرش بھی دیگر مخلوق کی طرح اس کی مخلوق کا مقام ہے۔ ان کا نوع ملک کے ساتھ تقابل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں چونکہ آئمہ کرام آیات اللہ میں سے ہیں لہذا ان کی عظمت عین خدا کی عظمت ہے اگر حجر اسود کا استدام باعث ثواب عظیم ہے تو ان حضرات کی قبور کی زیارت باعث ثواب عظیم کیوں نہ ہوگی۔

(۱۱۳) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرا پوتا ملک خراسان کے شہر طوس میں قتل کر دیا جائے گا جو کوئی اس کے حق کا عارف ہو کر اس کی زیارت کریگا اس کا ہاتھ پیرہ کر جنت میں داخل کر دوں گا اگرچہ اس کے گناہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ راوی نے پوچھا حق عرفان کیا ہے فرمایا اس کو یہ جاننا چاہیے امام مفترض الطاعہ ہے غریب و شہید ہے۔

۱۱۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو شخص میری زیارت باوجود میرے گھبرے دور ہونے کے کرے گا قیامت کے دن تین مقام پر اس کو نجات حاصل ہوگی اول اس وقت جب لوگوں کے نامہ اعمال داہنے بائیں اڑتے ہوں گے اور خوف طاری ہوگا دوسرے صراط پر اور تیسرے میزان کے پاس۔

۱۱۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء کا ہر بن سے روایت کی ہے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرا ایک بارہ جگہ خراسان میں مدفون ہوگا جو مومن اس کی زیارت کرے گا خدا جنت کو اس پر واجب کرے گا اور آگ کو اس کے جسم پر حرام قرار دے گا۔

۱۱۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ خراسان ملائکہ کے آنے جانے کا مقام بنے گا ایک گروہ ان کا نیچے اترے گا اور دوسرا

ان کی زیارت کرے گا ہم روز قیامت اس کے شفیع ہوں گے۔
آنحضرت نے ماہ رجب میں بمقام سرمن رائے شہ ۱۰۰ سال
شہادت پائی اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے سامرہ میں ۸۔
ربیع الاول کو یہ عمر ۲۸ سال شہادت پائی آپ کی قبر آپ کے پدربزرگ دار
کے پہلو میں ہے۔

(۱۷) فضائل شیعہ امیر المومنین علیہ السلام

(سورہ یونس) بے شک اولیائے خدا کے لئے نہ خوف ہے نہ خزن۔ جو
لوگ ایمان لائے ہیں اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بشارت ہے دنیا و آخرت
میں خدا کے وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔
(سورہ جدید) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں وہ
صدیقین ہیں اور شہداء ہیں اور پیش خدا ان کے لئے اجر ہے۔

احادیث

(۱۲۳) انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا خداوند عالم
روز قیامت کچھ ایسے بندوں کو مبعوث کرے گا جن کے چہرے عرش کے دائیں بائیں
چمکے ہوں گے حالانکہ شہداء میں سے نہ ہوں گے ابو بکر نے کہا یا حضرت کیا میں بھی ان
سے ہوں گا فرمایا نہیں پھر حضرت علیؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ اور اس کے شیعہ۔
(۱۲۴) سعید بن عقیل سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علیؑ علیہ السلام مسجد
کوفہ کے دروازہ سے نکلے لوگوں کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی جنہوں نے
کہا سلام علیک یا امیر المومنین۔ حضرت نے ان سے روگردانی کی انہوں
نے کہا ہم تو آپ کے اصحاب اور شیعوں میں سے ہیں فرمایا میں تم میں شیعوں کی

۴۴ ۱۵) زیارت امام محمد تقی علیہ السلام

۱۲۰۔ ابراہیم بن عتبہ سے مروی ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی
خدمت میں لکھا کہ مجھے زیارت امام حسینؑ اور زیارت امام موسیٰ کاظمؑ اور زیارت امام
محمد تقی علیہم السلام کے متعلق کچھ حضرت نے پہلے زیارت حضرت ابو عبد اللہ حسینؑ
کو لکھا کہ یہ جامع زیارات ہے اور عظیم ہے از روئے اجر۔

حضرت امام محمد تقیؑ نے بغداد میں آخر ماہ ذی الحجہ ۲۲۰ھ میں ۴۰ سال
شہادت پائی۔ قبر آپ کی بغداد میں مقابر قریش میں اپنے جد بزرگوار امام موسیٰ کاظمؑ
علیہ السلام کی پشت پر ہے اسی لئے اس جگہ کو کاظمین کہتے ہیں آپ کا قائل مانو
اور یہ روایت محمد ہے۔

(۱۶) زیارت امام تقی و امام حسن عسکری علیہما السلام

(۱۲۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے بعد موت ہماری زیار
کی ایسا ہے گویا ہماری زندگی میں ہماری زیارت کی جس نے ہمارے دشمنوں
سے جہاد کیا ایسا ہے گویا ہمارے ساتھ رہ کر جہاد کیا اور ہمارے دوست
سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی جس نے کسی مومن کو خوش کیا اس نے گویا ہم
کو خوش کیا جس نے ہمارے کسی فقیر کی اعانت کی اس کا بدلہ میرے جد رسول اللہ
سے پایا۔ جو کسی امام غرض الطاعہ کی زیارت کے بعد وفات کرے گا اور چار
رکعت نماز اس کی قبر کے پاس پڑھے گا خدا اس کو ایک حج اور ایک عمرہ
کا ثواب عطا کرے گا۔

(۱۲۲) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر امام کا ایک حق ہے شیعوں کی گردنوں
پر اور اس حق کا پورا کرنا ان کے قبور کی زیارت ہے جو شخص بہ رغبت

۴۶

کوئی علامت نہیں پاتا۔ انھوں نے پوچھا شیعوں کی کیا علامت ہے۔ نہ پایا
ریاضہ میں، روتے روتے بشارت میں ضوٹ آ جانا۔ پھوک میں پیٹوں کا پتہ
سے بگ جانا۔ پیاس سے ہونٹوں کا سوکھ جانا۔ ذکر الہی سے منہ میں خوشبو آنا اور
جو شخص ایسا نہیں وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے آزاد ہوں۔

(۱۷۵) فرمایا رسول خدا نے اگر کوئی مومن اس حالت میں مرے کہ اس پر یہ قدر
اہل زمین کے گناہ تو ابتہ اس کی موت ان تمام ذنوب کا کفارہ بن جائیگا۔
(۱۷۶) جس شخص نے صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہا وہ شرک سے بری ہوا اور
جو دنیا سے اس حال میں اٹھا کہ اس نے کسی چیز کو خدا کا شریک قرار نہ دیا تو وہ جنت
میں داخل ہوا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ان اللہ کا یخف ان یشو کہ بہد یخف مادو
ذلک لمن ینشاء من شیعتائ و محبتک یا علی یعنی خدا شرک کا
گناہ تو معاف کرتا ہی نہیں اس کے علاوہ ا۔ علی تمہارے شیعوں میں سے
جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

امیر المومنین نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرے شیعوں کی بابت ہے فرمایا
قسم خدا کی تمہارے شیعوں کے لئے وہ اپنی قبر سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ و علی بن ابی طالب حجۃ اللہ وہ جنت کے
سبز حلقے پہنے ہوئے آئیں گے جنت کے تاج ان کے سروں پر ہوں گے ہشتی اور
پر سوار ہوں گے۔

(۱۷۷) فرمایا آنحضرت نے علی اور اس کی عترت اور اس کے نبی دوست
شیعوں کو ذلت کی نظر سے نہ دیکھو ان میں کا ایک ایک رومیہ اور نصیبیہ
بڑے بڑے قبیلوں کی برابر گرد ہوں کی سفارش کرنے والا ہوگا۔

(۱۷۸) بیت سے خاک آلوہ اور پیوند لگانے والے اور دروازوں سے
نیکائے ہوئے لوگ ایسے کامل الایمان ہیں کہ اگر خدا کی قسم کھائیں تو ضرور
میں کام کو پورا کر دکھائیں۔

۴۷

۱۲۹۔ امام موئی کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک روز امیر المومنین کو
میں جا رہے تھے کہ کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی پوچھا تم کون ہو انھوں نے
کہا آپ کے شیعوں فرمایا میں تم میں شیعوں کی کوئی علامت نہیں پاتا۔ کہا اب
امیر المومنین شیعوں کی علامت کیا ہے فرمایا شب بیداری سے چہروں کا زرد
پرٹ جانا رونے سے بینائی میں فرق آ جانا دعا کرتے ہوئے ہونٹوں کا سوکھ جانا روزے
رکھتے رکھتے پیٹ کا پختہ سے جاملنا اور کثرت رکوع و سجود سے کوزہ پشت پر جانا۔
(۱۳۰) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے میرے شیعوں میں دو خصلتیں ڈھونڈو
اگر وہ ان میں پائی جائیں تو سمجھو میرے شیعہ ہیں ایک تو اوقات نماز کی محافظت
کرتے ہوں دوسرے برادران مومن کے ساتھ مال سے مواسات و ہمدردی کرتے
ہوں اگر یہ دونوں باتیں ان میں مفقود ہیں تو ان کو مجھ سے بہت دوری ہے۔
(۱۳۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے اعلیٰ بشارت دو اپنے شیعوں کو اور
انھار کو دس خصلتوں کی اول طیب المولد ہوئی دوسرے حق ایمان تیسرے
محبت خدا چوتھے یور کے کشادگی پانچویں صراط پر چہرہ کا نورانی ہونا چھٹے دینوی
میتوں سے قلوب کا مستغنی ہونا ساتویں ان کے دشمنوں سے خدا کا دشمنی کرنا
آٹھویں خدام سے امن۔ نویں گناہوں کا ان سے کم ہونا۔ دسویں ہمارے ساتھ جنت میں ہونا۔
(۱۳۲) سید صراف سے مروی ہے کہ فرمایا امام صادق علیہ السلام نے ہمارے
سب شیعوں جنت میں ہوں گے اور وہ اپنے اعمال کی وجہ سے وہاں فضیلت
حاصل کریں گے۔

(۱۸) ایمان

(سورۃ الانعام) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اپنے ایمان کو ظلم سے
آلودہ نہیں کرتے ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔
(سورۃ جن) ہم نے جب ہدایت کو سنا تو ایمان لے آئے پس جو اپنے

رب پر ایمان لائے گا وہ نقصان اور تکلیف سے خون نہ کرے گا۔

احادیث

(۱۳۳) فرمایا حضرت رسولؐ نے کہ ایمان کے دو آدھے ہیں نصف اس کا صبر ہے اور نصف شکر۔

(۱۳۴) فرمایا آنحضرتؐ نے ایمان نام نہ قلب سے معرفت ربانی کا اقرار اور عمل بالارکان کا۔

(۱۳۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبا کے طاہرین سے نقل کیا ہے کہ ایمان نام ہے قول منقول عرفان بالمعقول اور اتباع رسولؐ کا۔

(۱۳۶) فرمایا حضرت رسولؐ نے فضائل ایمان کے ذکر میں کہ ان خصلتوں میں سب سے اعلیٰ شہادت کا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا طریق حق سے تکالیف کا دور کرنا ہے۔

(۱۳۷) فرمایا آنحضرتؐ نے ایمان معرفت بالقلب اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے۔

(۱۳۸) ایک روز جبریل امین بصورت اعرابی خدمت رسولؐ میں آئے حضرت نے ان کو پچایا انھوں نے پوچھا اے محمدؐ ایمان کیا ہے فرمایا اللہ یوم آخر ملائکہ کتاب انبیاء اور نبوت پر ایمان لانا کہا سچ کہتے ہو۔ اور اسلام کیا ہے فرمایا کلمہ شہادت کا الہ الا اللہ اور محمدؐ عبدہ و رسولہ زبان پر جاری کرنا۔ ناز قائم کرنا۔ زکوٰۃ کو ادا کرنا، ماہ رمضان روزے رکھنا۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔ کہا ٹھیک کہتے ہیں۔

(۱۳۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایمان کے چار رکن ہیں۔ توکل علی اللہ (خدا پر بھروسہ کرنا) التقویٰ علی اللہ (اپنے معاملات خدا کی سپرد کرنا) التسليم لامر اللہ (خدا کا ہر حکم قبول کرنا) الرضا

بقضاء اللہ (خدا کے ہر حکم پر راضی ہونا)

(۱۴۰) فرمایا حضرت رسولؐ نے انسان کا سب سے بڑا ایمان یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ خدا اس کے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی وہ ہو۔

(۱۴۱) کسی نے امیر المومنینؑ سے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا ایمان کے چار ستون ہیں۔ صبر۔ یقین۔ علم اور عبادت۔

(۱۴۲) فرمایا حضرت رسولؐ نے ایمان اقرار و عمل کا نام اور اسلام قرار بلا عمل ہے۔

(۱۴۳) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آیۃ والنزوم کلمۃ التقویٰ میں کلمہ تقویٰ سے مراد ایمان ہے اور وانزل السکینۃ فی قلوب المومنین سے مراد سکینہ ایمان ہے۔

(۱۴۴) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو شخص اللہ پر ایمان لایا وہ دلیل نہ ہوا۔ جس نے اللہ سے تمسک کیا شکست نہ کھائی جس نے اللہ کی اطاعت کی برہاد نہ ہو جس نے اللہ کی نافرمانی کی سلامت نہ رہا۔

(۱۴۵) امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا جو ہم کاؤں سے نہیں اور اس کی تصدیق کریں وہ ایمان ہے اور جو آنکھوں سے دیکھیں اور قبول کریں وہ یقین ہے۔

(۱۴۶) فرمایا حضرت رسولؐ نے ایمان نام ہے قول و عمل کا جب کہ دونوں برابر کے بھائیوں کی طرح شریک ہوں۔

(۱۹) اسلام

(سورۃ آل عمران) جو شخص اسلام کے سوا دوسرا دین تلاش کرے گا خدا اس کو ہرگز قبول نہ کرے گا اور آخرت میں خسارہ اٹھائے گا۔ (سورۃ الحجرت) عرب نے کہا ہم ایمان لائے ہیں اے رسولؐ کہہ دو تم ایمان

بے شک اللہ عزت اور بخشش والا ہے۔

احادیث

۱۵۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے عالم کی ایک وہ گھڑی جب وہ تکیہ پر سر رکھ کر مسائل علمی پر غور کرتا ہے عابدوں کی شہ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔
۱۵۲۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھا تھا کہ ابوذر داخل ہوئے۔ پوچھنے لگے یا رسول اللہ جنازہ عابد میں شریک ہونا آپ کے نزدیک زیادہ بہتر ہے یا مجلس عالم میں بیٹھنا فرمایا اے ابوذر علی مراکز میں ایک گھڑی بیٹھنا خدا کے نزدیک ہزار شہیدوں کے جنازہ کی شرکت سے زیادہ محبوب ہے۔ ایک ساعت علی مذاکرہ میں بیٹھنا خدا کے نزدیک زیادہ بہتر ہے ان ہزار راتوں کے قیام سے جن میں ہر رات ہزار رکعت نماز پڑھی جائے۔ راوی نے پوچھا کیا مذاکرہ علمی کل قرآن پڑھنے سے بہتر ہے فرمایا اے ابوذر مذاکرہ علمی میں بیٹھنا خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے پورا قرآن بارہ ہزار بار پڑھنے سے۔ تم مذاکرہ علمی کو لے رہو کیونکہ علم ہی سے حلال و حرام کو پہچانتے ہیں جو شخص علم کا کوئی دروازہ تلاش کرنے کے لئے گھر سے نکلے خدا اس کے ہر قدم پر ایک نئی کا ثواب عطا فرماتا ہے اور ہر حرف کے بدلہ میں جو کچھ جنت میں ایک شہر عطا فرماتا ہے طالب علم کو خدا بھی دوست رکھتا ہے اور ملائکہ اور انبیاء بھی اور انہیں دوست رکھتا علم کو مگر سعید بشارت ہو طالب علم کو روز قیامت، اے ابوذر ایک گھڑی مذاکرہ علمی میں بیٹھنا بہتر ہے تمہارے لئے ایک سال کی اس عبادت سے جس میں دن کو روزہ اور رات کو حالت قیام میں گزارا ہو عالم کے چہرہ کی طرف نظر کرنا اتنا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے سے۔ جو شخص تلاش علم میں نکلتا ہے خدا اس کے ہر قدم پر ہزار شہیدوں کا جو شہدائے بدر سے ہوں ثواب عطا کرتا ہے۔

نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں۔ ایمان تو تمہارے لوگوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔

احادیث

۱۴۸۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے اسلام چار رکوں پر بتایا گیا ہے۔
صبر۔ یقین۔ جہاد اور عدل۔
۱۴۸۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسلام کی بابت سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا دین خدا کا نام اسلام ہے وہ تم سے پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے۔ اور تمہارا بعد بھی ہو گا پس جو شخص دین خدا کو اقرار کر لے گا وہ مسلم ہے اور جو حکم خدا پر عمل کریگا وہ مومن ہے۔
۱۴۹۔ امی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے اسلام عزایاں ہے اس کا لباس حیا ہے اور زینت اس کی وقار ہے اور مروت اس کی عمل صالح ہے اور ستون اس کا پرہیز گاری ہے۔
ہر شے کی ایک بنیاد ہوتی ہے۔ اسلام کی بنیاد ہم اہل بیت سے محبت ہے۔
۱۵۰۔ عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے اس دین کی مثال ایک پائدار درخت کی سی ہے اس کی جڑ ایمان ہے زکوٰۃ اس کی شاخ ہے نماز اس کا پانی ہے روزہ۔ اس کی نسیمیں ہیں۔ حسن خلق اس کے پتے ہیں۔ مواخات۔ اس کی کوئل ہے حیا۔ اس کا گیتا ہے محرمات سے بچنا اس کا سچل ہے جس طرح کوئی درخت بغیر عمدہ پھل کے کامل نہیں ہوتا اسی طرح ایمان بغیر محرمات سے بچے کامل نہیں ہوتا۔

علم (۲۰)

آل عمران) نہیں جانتے اس قرآن کی تاویل مگر اللہ اور اسخون فی العلم۔
(مائدہ) بے شک خدا سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں علما ہیں

گناہ بھی نہ بخشا جائے گا۔

جان لو کہ عالم کی فیصلیتیں دریاؤں کے قطروں، ریت کے ذروں، پہاڑ کے سنگریزوں اور اونٹ کے بالوں سے زیادہ ہیں۔ مجلس علماء کو غنیمت جانا اس لئے کہ وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ملائکہ رحمت و مغفرت وہاں اس طرح نازل ہوتے ہیں جیسے آسمان سے مینہ برستا ہے۔ تم علماء کے سامنے گھنگرا رہیٹو گئے اور رستہ گئے اٹھو گے ملائکہ تمہارا رب لئے استغفار کریں گے۔ جب تک تم ان کی صحبت میں بیٹھو گے خدا کی علماء پر خاص نظر ہے وہ عالم و متعلم و ناظر اور ان کے محب سب کو بخش دے گا۔

۲۔ قرآن

۱۵۴۔ فرمایا جناب رسول خدا نے اے مسلمانوں قرآن کی قرأت کو نہ چھوڑنا کیونکہ اس کو پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے اور آتش جہنم سے نجات ہے اور عذاب سے خلاصی ہے۔ اس آیت پڑھنے میں سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے اور ایسا سورہ پڑھنے میں سو نبی و مرسل کا رحمت خدا اس پر نازل ہوتی ہے اور ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جنت اس کی مشاق رہتی ہے اور آقا اس سے راضی رہتا ہے جب مومن قرآن پڑھتا ہے تو خدا اس پر رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور اس کو ہر آیت کے بدلے ہزار حوریں عطا کرتا ہے اور ہر حرف کے عوض صراط پر ایک نور اس کو ملیگا جب وہ قرآن ختم کرتا ہے تو خدا اس کو تین سو تیرہ نبیوں کا ثواب عطا کرتا ہے جنہوں نے تبلیغ رسالت کی ہو اور ایک قرآن کا پڑھنا گویا ان تمام کتابوں کا پڑھنا ہے جو انبیاء پر نازل ہوئی ہیں۔ خدا ان کے اجسام پر ناز و نور کو حرام کرتا ہے وہ اپنے مقام سے اٹھتے نہیں پاتا کہ اس کے باپ کو بخش دیتا ہے اور سوره کے عوض جنت میں ایک شہر عطا کرتا ہے یہ شہر زمرہ اخضر کا بنا ہوا ہوگا اور اس

طالب علم خدا کا دوست ہے جو شخص علم کو دوست رکھے گا جنت اس پر واجب ہوگی اور وہ صبح و شام مرضی الہی میں بسر کرے گا نہ نکلے گا دنیا سے تا وقتیکہ نہ پانی لے آب کوثر اور نہ کھائے خر جنت۔ حشرات الارض اس کے بدن کو نہ کھائیں گے اور خضر علیہ السلام جنت میں اس کے رفیق ہوں گے۔

۱۵۳۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ نے اپنے خلیہ میں فرمایا اے گروہ مردم قیامت کے روز خوف ہوگا اور دہشت اور حسرت و ندامت یہاں تک کہ ہر شخص اپنے پسینہ میں کان کی لو تک غرق ہو جائیگا اور یہ پسینہ اس قدر ہوگا کہ اگر ستر اونٹ اس کو پی لیں تو کم نہ ہو۔ پوچھا یا رسول اللہ اس سے نجات دلانے والی کیا چیز ہوگی فرمایا اپنے زانوئے کر کے علماء کے سامنے بیٹھو نجات پاؤ گے میں روز قیامت اپنی امت کے علماء پر مثل تمام انبیاء سابقین کے فخر کروں گا۔ ہرگز کسی عالم کو مت جھٹلاؤ اور نہ اس کے قول کی تردید کرو اور نہ اس سے بغض رکھو بلکہ اس سے محبت رکھو اس لئے کہ ان کی محبت اخلاص ہے اور ان کا بغض نفاق ہے۔ جس کسی نے عالم کی اہانت کی اس نے میری اہانت کی اور جس نے میری اہانت کی اس نے خدا کی اہانت کی اور جس نے خدا کی اہانت کی وہ دوزخ میں گیا بے شک جس نے عالم کی عزت کی اس نے میری عزت کی اور جس نے میری عزت کی اس نے خدا کی عزت کی اور جس نے خدا کی عزت کی اس کا مقام جنت ہے۔

آگاہ ہو خدا عالم کی توہین سے ایسا ہی غضبناک ہوتا ہے جیسے کوئی امیر با اختیار اپنے نافرمان غلام پر۔ عالم کی دعا کو غنیمت جانا کیونکہ خدا اس کی دعا کو قبول کرتا ہے جو شخص کسی عالم کے پیچھے ناز پڑھے ایسا ہے گویا اس نے میسکو پیچھے ناز پڑھی یا ابراہیم خلیل کے پیچھے ضرور علماء کی اقتدا کرو اور ان سے جو اچھی بات ہے لے لو۔ اور جو بُری بات ہو اسے چھوڑ دو۔ خدا روز قیامت عالم کے سات سو گناہ بخش دے گا اور جاہل کا ایک

شخص اتنے بڑے کارخانہ کو لے کر کرے گا کیا۔

مترجم، سچ مدان عرض کرتا ہے پہلے حدیث کے منشا کو سمجھ لیجئے پھر آپ کو تسخیر کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے۔

قرآن کے پڑھنے سے جیسا کہ حدیث میں توضیح کی گئی ہے طوطی کی طرح صرف اس کے الفاظ کو رکھ لینا مقصود نہیں بلکہ اس کے مفہوم اصلی اور لہجہ حقیقی کو جاننا مقصود ہے جو خداوند عالم نے ہدایت خلق کے لئے اس میں ودیعت فرما دیا ہے ان معانی اور مفہیم سے پردہ اٹھانا معمولی بات نہیں اور علم قرآن کا حاصل کرنا معمولی بات نہیں۔ پورے قرآن کا علم سوائے نبی اور ائمہ کے اور کسی کو حاصل نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ ان ہی کی شان میں خدا فرماتا ہے بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُدْوِيَ لِقَائِهِمْ أَوْ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّينَ كَذَّابِينَ (ان ہی کی بابت دوسرے مقام پر فرماتا ہے خَاسِلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ) (اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو) یہ سوائے نبی آخر الزماں اور ان کی ذریت طاہرہ کے اور کوئی تمام کتاب کا علم رکھنے والا نہیں تو یہ ثواب جو حدیث بالا میں مرقوم ہوا سوا ان حضرات کے بالکل کسی اور سے متعلق بھی نہیں ہو سکتا اس کا کچھ حصہ بقدر لوگوں کی معرفت کے اور بعض مطالب قرآن سے وقفیت رکھنے کے حاصل ہوگا یعنی جس نے آیات الہی کا جتنا صحیح مطلب سمجھا ہوگا اتنا ہی مستحق اجر ہوگا۔

ابتدائی زیادتی کو سن کر تو لوگ نہیں پڑتے لیکن کلام اللہ کا حقیقی مفہوم سمجھنے میں جو اشکالات ہیں ان کی دقت پر نظر نہیں جاتی۔ اپنی رائے سے تاویل کرنا اپنی ناقص عقل سے کوئی معنی میں نہ آتا قرآن کا حق ادا نہیں کرتا اور نہ کسی اجر کا مستحق بناتا ہے تاوقتیکہ قرآن کو انہی لوگوں سے نہ سمجھا جائے جو اس کے سمجھانے کے لئے مخصوص کئے گئے تھے۔ قرآن ہرگز سمجھ میں نہیں آ سکتا اور جب سمجھ میں نہیں آ سکتا تو پھر اجر کیسا؟

میں ایک ہزار فود کے گھر ہوں گے اور ہر گھر میں ایک لاکھ جھکے ہوں گے اور ہر گھر میں ایک لاکھ رحمت کے دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر ایک لاکھ دربان ہوں گے ہر دربان کے ہاتھ میں ایک نئے رنگ کا ہدیہ ہوگا اور ہر دربان کے سر پر استبرق کا ایک منديل ہوگا جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ ہر گھر میں ایک لاکھ دکان غنبر کی ہوگی جس کی وسعت بقدر بعد شرق و غرب ہوگی اور ہر دکان میں ایک لاکھ تخت ہوگا اور ہر تخت پر ایک لاکھ فرش ہوگا اور ہر فرش سے دو سکر کا فاصلہ ایک ہزار اگڑ کا ہوگا۔ اور ہر فرش پر ایک کشادہ چشمہ ہوگی اور ان پر فرائی ایک لاکھ چلے ہوں گے اور وہ ایسے باریک اور روشن ہوں گے کہ پٹی کی پٹی تک نظر آتی ہوگی اس کے سر پر غنبر کا تاج ہوگا جو درد یا قوت سے موضع ہوگا اور اس کے سر پر ساٹھ ہزار مشک غالیہ سے معطر کیسے ہوں گے اس کے کانوں میں دو بندے ہوں گے اور گردن میں جواہرات کے ایک ہزار گھونڈ اور ہر جور کے سامنے ایک ہزار خادم ہوں گے اور ہر خادم کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہوگا اور ہر پیالہ میں ہزار رنگ کی شراب ہوگی اور ایک رنگ دو سکر سے مشابہ نہ ہوگا ہر گھر میں ایک ہزار دسترخوان ہوں گے اور ہر رخوان میں ایک ہزار پیالہ اور پیالہ میں ایک ہزار رنگ کا کھانا ہوگا اور ایک دو سکر سے مشابہ نہ ہوگا بندہ خدا ہر رنگ سے ایک ہزار لذت حاصل کرے گا۔

توضیح۔ نئی روشنی کے لوگ اس حدیث کو پڑھ کر بیدار ہو گئے ہیں گے اور کسی صورت اس کے ماننے پر آمادہ نہ ہوں گے کیونکہ ان کی نظریں ایسی خلاف عقل باتیں کہاں آنے والی ہیں وہ ضرور کہیں گے کہ جناب اللہ کی عقل اس کو باور نہ کرے گی کہ ایک قرآن پڑھنے والے شخص کو اتنا عظیم الشان انعام مل جائے اول تو ان سب چیزوں کا کسی ایک جگہ ہونا خلاف عقل پھر ایسی معمولی بات پر مل جانا اور بھی دور از عقل۔ پھر ایک

یاد رکھو! احادیث میں جن اعمال کا ثواب زیادتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اتنا ہی ان اعمال کا بجالانا بھی وقت طلب ثابت ہوا ہے۔

یہاں قرآن پڑھنے سے صرف الفاظ کی قرات مقصود نہیں بلکہ اس کے مفہوم تک نظر پہنچانا ہے اور نہ صرف پہنچنا بلکہ اس کے احکام پر سختی سے عمل ہونا اور جھوٹی تادیبوں سے بچنا ہے۔ یہی قرآن لوگوں کو ہدایت بھی کرتا ہے اور یہی سننات میں بھی چھوڑتا ہے۔ ہدایت کرتا ہے ان لوگوں کو جو اس کے مفہوم حقیقی تک پہنچ گئے ہیں اور گمراہ چلتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے آیات کے غلط معنی سمجھے اور جو جی میں آیا مفہوم قرار دے گیا۔

رہا یہ خیال کہ اتنا بڑا کارخانہ کیوں کر مل جائیگا اور وہ کہاں ہوگا؟ تو جب خداوند عالم نے اس دار دنیا میں جو سراسر بے وفائی کا مقام ہے ہزاروں بندوں کو ہنت اقلیم کا بادشاہ بنا دیا ہے اور دنیا بھر میں ان کے قبضہ میں دی ہیں تو وہاں اس کو دنیا کیا مشکل ہے اس نے تو کفار و مشرکین کو سب کچھ دے رکھا ہے پس اگر وہ آخرت میں زمین کو دے گا تو کیوں محل تعجب ہے۔

رہا یہ کہ نا کہ ایک بندہ اتنا بڑا کارخانہ لے کر کیا کرے گا تو جواب یہ ہے کہ دنیا کے بادشاہ دس دس ملک لے کر کیا کرتے ہیں کیا وہ اکیلے نہیں ہوتے کیا دنیا کی سلطنتیں کھ دست کی برابر ہیں۔ کیا ان کو صرف ایک شہر کی حکومت ہے وہ آرام حاصل نہیں ہو سکتا جو ایک بڑی سلطنت حاصل ہوتا ہے۔

بغیر ترجمہ حدیث (۱۵۵) جب کوئی مومن قرآن پڑھتا ہے تو خدا اس پر رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور ہر حرف کے بدلے جو اس کے منہ سے نکلتا ہے ایک فرشتہ خلق فرماتا ہے جو قیامت تک اس میں تسبیح کرتا رہے گا اور انبیاء کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب شے خدا کے نزدیک قرآن کا پڑھنا ہے اور انبیاء کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت شے اگر

خدا کے نزدیک قابلِ عزت اول حضرات انبیاء و حضرت علماء ہیں پھر حاملانِ واثان کا مرتبہ ہے جو دنیا سے اس صحت ابھیں گے جیسے انبیاء اور اپنی اپنی قبروں سے انبیاء کے ساتھ برآمد ہوں گے اور صراط پر انبیاء کے ساتھ برآمد ہوں گے اور صراط پر انبیاء کے ساتھ گزریں گے اور انبیاء کا ثواب حاصل کریں گے پس بشارت ہو طالب علم اور جاہل قرآن کو بیش خدا ان کی کس قدر بزرگی و کرامت ہے۔

۱۵۶۔ فرمایا آنحضرت نے کہ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر اسی طرح ہے جیسے خدا کی فضیلت تمام مخلوق پر۔

۱۵۷۔ ہماری قرآن غنی ہے اس سے زیادہ کوئی غنی نہیں۔

۱۵۸۔ قرآن نعمت الہی کا دس ترخان ہے پس جہاں تک استطاعت ہو پڑھا کرو۔ یہ قرآن جلِ اللہ ہے نورِ مبین ہے شفاء ہے نافع ہے اس کو ضرور پڑھو خداوند عالم اس کے ایک ایک حرف کی تلاوت کا اجر دس نیکیاں عطا کریگا۔ اگر اکتہ پڑھو تو تیس نیکیاں اس کے قرات کے اجر میں ملیں گی۔

۱۵۹۔ قرآن سوائے خدا کے ہر شے سے افضل ہے جس نے قرآن کی عزت کی اُس نے خدا کی عزت کی اور جس نے قرآن کی حرمت نہ کی تو ہیبت الہی کا استحقاق کیا قرآن کی حرمت خدا کے نزدیک وہی ہے جو باپ کی عزت بیٹے کے لئے ہے۔

۱۶۰۔ حاملانِ قرآن اور علمائے حقیقی جن کے سینوں میں علم قرآن ہے رحمت خدا سے گھرے ہوئے ہیں اور نورِ خدا کو زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ اے مسلمانو! قرآن خدا سے محبت کرو اس کی کتاب کی عزت کرو وہ تمہاری عزت زیادہ کرے گا اور تم کو اپنی تمام مخلوق سے زیادہ دوست رکھے گا جو قرآن کو کھان لگا کر سنتا ہے اس سے شر دنیا و آخرت رفع ہو جاتا ہے اور قرآن کے پڑھنے والے سے آخرت کی بلائیں دور رہتی ہیں۔ کتاب اللہ کی ایک آیت کو کان لگا کر سننے والا بہتر ہے سونے کا پہاڑ راہِ خدا میں دینے والے سے اور

ایک آیت کا تلاوت کرنے والا عرش سے لے کر زمین تک سب سے بہتر ہے۔
۱۶۱۔ اگر تم نیکیوں کا ساعیش شہیدوں کی سی موت قیامت کی نجات حشر کی گرمی کا سایہ اور گراہی کے دن کی ہدایت چاہتے ہو تو قرآنی سورتوں کا ورد کیا کرو اس لئے کہ وہ کلام رحمت ہے۔ پناہ از شیطان ہے اور سبب رجحان میزان ہے۔

۱۶۲۔ فرمایا حضرت نے قرآن کو پڑھو اور اس سے مدد چاہو کیوں کہ خدا ایسے قلب کو مستذب نہیں کرتا جو طرف قرآن ہو۔
۱۶۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ بیان کیا جناب رسول خدا نے کہ قرآن کا پڑھنا نمازیں افضل ہے اس قرأت قرآن سے جو غیر نمازیں ہو اور غیر نمازیں قرآن پڑھنا افضل ہے ذکر خداوند عالم سے اور ذکر خدا افضل ہے صدقہ سے اور صدقہ افضل ہے روزے سے اور روزہ سہرے سے۔

۱۶۴۔ جس نے قرآن سے مدد چاہی اور اس کی حفاظت کی اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا تو خدا اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے خاندان میں سے ایسے دس آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت منظور فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکا ہو۔

۱۶۵۔ فرمایا علی علیہ السلام نے جو شخص ایک آیت قرآن کو کان لگا کر سنے گا تو وہ بہتر ہے اس کے لئے اس سونے کے پہاڑ سے جو کہ بسرور میں بڑا ہو بعض کے نزدیک مکہ کا پہاڑ کی برابر ہو۔

۱۶۶۔ تمہاری ہر محفل کا ذکر یاد خدا اور قرأت قرآن ہونی چاہیے کیونکہ رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل بیش خدا افضل ہے فرمایا قرآن کا پڑھنا ایسی حالت میں کہ تم مر رہے ہو اور تمہاری زبان ذکر الہی میں مشغول ہونی چاہیے۔

۱۶۷۔ قرآن کو دیکھ کر پڑھنا افضل ہے بے دیکھے پڑھنے سے۔

۱۶۸۔ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے جو شخص ہر روز ستر آیتیں قرآن کی دیکھ کر ترتیل خشوع و سکون کے ساتھ پڑھے گا خدا اس کو بقدر ان اعمال کے ثواب عطا کرے جیسا کہ اہل آسمان و زمین نے کئے ہوں۔

۱۶۹۔ فرمایا حسین بن علی نے کہ کتاب خدا چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ اول عبادت دوسرا اشارے تیسرے لطائف چوتھے حقائق پس عبادت تو عوام کے لئے ہے اور اشارے خواص کے لئے لطائف اولیا کے لئے ہیں اور حقائق انبیاء کے لئے۔

۱۷۰۔ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے قرآن کا ظاہر خوش نما ہے اور باطن بہت گہرا ہے (یعنی اس کے مطالب حقیقی تک پہنچنا دشوار ہے۔)

(۲۲) فضائل بسم اللہ والحمد للہ والحمد للہ والحمد للہ
آیۃ الکرسی وغیرہ

۱۷۱۔ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسم عظیم الہی سے اتنا ہی قریب جتنا کہ آنکھ کی سفیدی سیاہی سے۔

۱۷۲۔ فرمایا جناب رسول خدا نے جب کوئی معلم لڑکے کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھاتا ہے تو خدا اس لڑکے کو اس کے والدین اور اس کے معلم کو عذاب دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

۱۷۳۔ ابن مسعود نے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ جو شخص یہ جانتا ہے کہ دوزخ کے ۱۹ شعلوں سے نجات حاصل کرے اس کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنی چاہیے تاکہ اس کے ۱۹ حرف ۱۹ شعلوں کی سپر بن جائیں۔

۱۷۴۔ عبد اللہ بن مسعود نے جناب رسالت مآب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے خدا ہر حرف کے بدلہ میں چار ہزار حسنہ

۱۸۳۰۔ امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولؐ کو
کہ خبر دے مجھے اللہ تعالیٰ نے کہ اے محمدؐ ہم نے تم کو منبعِ مٹانی عطا کی سورہ فاتحہ
اس کو مٹانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیات ہیں اور ہر نماز میں
دو بار پڑھی جاتی ہے) خدا نے سورہ فاتحہ کے نزول سے مجھے پر منت رکھی اور
اس کو پورے قرآن کا مقابل قرار دیا گیا کیونکہ سورہ فاتحہ اشرف ہے ان
تمام چیزوں سے جو عرش کے حرانہ میں ہے شک خداوند عالم نے محمدؐ کو اس سے
مخصوص کیا ہے اور اس کی وجہ سے شرف بخشا ہے اور کسی نبی کو اس فضیلت
میں میرا شریک قرار نہیں دیا سوائے جناب سلیمان علیہ السلام کے ان کو بھی بسم اللہ
الرحمن الرحیم عطا فرمایا ہے کیا تم قرآن میں نہیں دیکھتے جہاں بلقیس کی حکایت
بیان کی گئی ہے اُس نے کہا اِنِّیْ اِیْقَیْتُ اِنِّیْ کِتَابُ کَرِّمٍ اِنَّہٗ مِنْ سَلٰمَ
اِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (میسرے پاس ایک با عظمت مکتوب ڈالا گیا ہے

<http://fb.com/ranajabirabbas>

اور اس کا مضمون یہ ہے کہ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع ہے۔ جو شخص بھی ان آیات کو موالات محمد کا قصد کر کے پڑھے گا اور خدا کے حکم کا مطیع و منقاد ہو کر پڑھے گا اور بسم اللہ کے ظاہر و باطن پر ایمان لانے والا ہو گا تو خدا اس کے ہر حرف کے بدلے ایک ایسی نیکی عطا فرمائے گا جو دنیا و مافیہا سے بہ حیثیت اصناف افعال و خیرات کے مفصل ہوگی اور جو کسی قاری کو توجہ سے پڑھتے سنے گا تو اس کو قاری کے ثواب کا ایک ثلث عطا کرے گا پس تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اس خیر میں حصہ لے اور اس کو غنیمت جانے ورنہ تمہارے دلوں میں حسرت رہے گی۔

۱۸۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو سورہ الحمد سے شفاء نہ ہوئی سمجھو اسے پھر کسی شے سے شفاء نہ ہوگی۔

۱۸۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے ہر شے میں ایک نور ہے اور قرآن کا نور قل ہو اللہ احد ہے جو کوئی اس سورہ کو غیر نماز میں سنو بار پڑھے گا خدا اس کو نمار دوزخ سے آزاد کر دے گا۔

۱۸۶۔ فرمایا آنحضرت نے جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان لایا ہے اس کے لئے ضرور ہے کہ ہر فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے جو ایسا کرے گا اس کے لئے دنیا و آخرت کی نیکی جمع ہوگی اور اللہ اس کے ماں باپ اور اس کی اولاد کے گناہ بخش دے گا۔

۱۸۷۔ امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو شخص سوتے وقت سو بار سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے گا خدا اس کے بچاؤ برس کے گناہ بخش دے گا۔

۱۸۸۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے جو شخص سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے خدا اس پر ہزار رحمت کی نظر ڈالتا ہے۔ پہلی آیت کے بدلے میں اور دوسری آیت کے اجر میں اس کی اب ہزار

دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور تیسری آیت کے بدلے میں اس کے ہزار سوال پورے کرتا ہے اور چوتھی آیت کے بدلے میں اس کی ہزار ایسی حاجتیں بر لاتا ہے جو بہتر ہوں دنیا و آخرت میں۔

۱۸۹۔ حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے جو شخص اپنے بستر پر گیا وہ بار سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے تو وہ اپنے گھر میں محفوظ رہے گا بلکہ اس کے گھر کے پاس لے بھی محفوظ رہیں گے۔

۱۹۰۔ عبد اللہ بن جبر سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے سنا جو شخص سورہ قل ہو اللہ احد کو نماز فجر کے بعد پڑھے گا اس روز کوئی گناہ اس سے سرزد نہ ہوگا اور شیطان ذلیل و ناکام رہے گا۔

۱۹۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا جو سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں پڑھے اور آیتہ الکرسی اور دو آیتیں اول کی اور تین آخرت کی تلاوت کرے تو اس کے نفس اور مال میں کوئی بات ایسی پیدا نہ ہوگی جس سے اس کو تکلیف پہنچے۔ شیطان اس کے قریب نہ جائے گا۔ اور وہ قرآن کو نہ بھولے گا۔

۱۹۲۔ جو کوئی آیتہ الکرسی کو ایک بار پڑھے گا خدا اس کی ہزار دینوی تکلیفیں دور کر دے گا اور ہزار آخروی مکارہ کو دینوی میں سے فقیری کو دور کر دے گا اور آخروی میں سے عذاب قبر کو اور یہ بھی فرمایا جو بعد وضو آیتہ الکرسی کو ایک بار پڑھے خدا اس کا رتبہ بلند کر دے گا اور چالیس حوروں سے اس کی تزویج کرے گا۔

۱۹۳۔ فرمایا آنحضرت نے سورہ فاتحہ آیتہ الکرسی اور دو آیتیں سورہ آل عمران کی شہد اللہ انہ لا الہ الاہو الخ اور قل اللہم مالک الملک الخ پڑھے گا تو یہ جو فضائے لامکان میں حلقہ تھیں انھوں نے خدا سے کہا خداوند اہم کو زمین والے گنہگاروں کے پاس بھیج خدا نے ان کی

راہ راہ پائے گا۔

۱۹۶۔ جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو مومن نور مدت العمر میں ایک بار پڑھے گا خداوند عالم بقدر اپنی تمام مخلوق کے اس کے نام حنیات لکھے گا اور بقدر اسی کے گناہ محو کرے گا وہ مقروض نہ ہوگا اور نہ اس کو رنج ہوگا نہ جنون، نہ جزام ہوگا نہ وسوس اس کی موت میں تخفیف ہوگی اور روت آسانی سے قبض ہوگی خدا اس کی روزی میں وسعت عطا فرمائے گا اور معاملات میں کشادگی بخشنے کا اور آخرت میں ملائکہ سے کہے گا یہ فداں شخص سے راضی ہوں تم اس کے لئے استغفار کرو۔

۱۹۸۔ ابوالسیر نے حضرت ابو عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ہر شے کے لئے ایک قلب ہے اور قرآن کا قلب یسین ہے جو شخص صبح کو پڑھے گا وہ شام تک محفوظ و موزون رہے گا اور رات میں سونے سے پہلے پڑھے گا خدا اس پر فرشتوں کو مقرر کرے گا کہ وہ ہر شیطان رحیم سے اس کی حفاظت کریں اور ہر آفت سے بچائیں اور اگر ایسی حالت میں مر جائے تو خدا اس کو داخل جنت کرے گا اور اس کے گھر میں تیس ہزار فرشتے حاضر ہوں گے جو اس کے لئے استغفار کریں گے اور قبر تک استغفار کرتے ہوئے ساتھ جائیں گے جب وہ اپنی لحد میں داخل ہوگا تو وہ اس کی قبر کے درمیان عبادت خدا کریں گے اور ان کی عبادت کا ثواب اسی کے لئے ہوگا اور جہ نظر تک اس کی قبر کشادہ ہو جائیگی اور قبر سے آسمان تک ایک نور صادر ہوگا۔ جب تک کہ خدا اس کو قبر سے نکالے ان وقت ملائکہ اس کو بشارت دیتے جائیں گے اور اسی عالم میں وہ صراط و میزان سے گزر جائے گا۔ اور اس کو موقف میں پیش خدا کھڑا کریں گے اس وقت بجز ملائکہ مقررین اور انبیاء و مرسلین کوئی اس سے زیادہ مقرب ایزدی نہ ہوگا اور خزون ہوں گے وہ نہ ہوگا لوگ بقبر اہوں گے وہ نہ ہوگا کچھ نہ اس

درخواست منظور کی اور کہا جو شخص تم کو ہر نماز کے بعد پڑھے گا اس کو دخول جنت سے کوئی شے نہ روکے گی مگر موت لیکن وہ فوراً بہشت کا مستحق ہو جاتا ہے اگر موت اس کو نہ روکے تو کوئی شے حاجب و مانع نہیں ہو سکتی اور جو شخص سوتے وقت اس کو پڑھے خدا اس کو اور اس کے ہمسایوں کو امان میں رکھے گا۔

۱۹۴۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جس نے سجدہ میں آیت الکرسی کو پڑھا وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

۱۹۵۔ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے سوا قرآن ہر شے سے افضل ہے جس نے قرآن کی عزت کی اس نے خدا کی عزت کی۔ قرآن کی حرمت وہی ہے جو باپ کی حرمت بیٹے پر ہے قرآن کے حامل (علم قرآن رکھنے والے) رحمت خدا سے گھرے ہوئے ہیں اور نور خدا کا لباس پہن رہے ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ اے حاملان قرآن کتاب اللہ کی عظمت کے واسطے تم اللہ سے طالب محبت ہو خدا تم کو دوست رکھے گا اور اپنے بندوں کی نظر میں تم کو محبوب بنائے گا۔ خداوند عالم قرآن سننے والوں سے دنیا کی بلائیں دور رکھتا ہے اور پڑھنے والوں سے آخرت کی بلاؤں کو روکتا ہے اللہ کی ایک آیت کا سننا بہتر ہے سونے کا پہاڑ پانے سے اور اس کی ایک آیت پڑھنا افضل ہے ان تمام چیزوں سے جو از عرش نازل ہوتی ہیں۔ کتاب اللہ میں ایسی سورت ہے جو اپنے صاحب کی روز قیامت خدا سے سفارش کرے گی اگرچہ وہ پڑھنے والے جیسے کثیر التعداد قبیلوں کی برابر ہوں۔ آگاہ ہو وہ سورہ یسین ہے فرمایا آنحضرت نے علی علیہ السلام سے یا علیؑ سورہ یسین پڑھو اس میں دس برکتیں ہیں اگر بھوکا پڑے گا سیراب ہوگا۔ برہنہ پڑے گا پوشیدہ ہوگا بے زوجہ والا صاحب زوجہ ہوگا۔ خائف امان پائے گا۔ حریف ہتھکڑ سے آزاد ہوگا۔ غلام اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی کم کردہ

۱۹۸۔ فرمایا جناب رسول خدا نے ہر صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور سورہ حشر کی آخری آیات جو کوئی پڑھے گا خدا اس پر ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا جو اس کی مجاہدات کریں گے رات بھر اس پر درود پڑھتے رہیں گے اور اگر اس دن وہ مے کا نوشیدہ کرے تو صبح کثرت ثواب کے متعلق پہلے کسی مقام پر توضیح کر دی گئی ہے۔ یہاں صرف سورتوں کے خواص و اثرات پر روشنی ڈالنا مقصود ہے اکثر لوگ آیات و سورتوں کے خواص کتابوں میں دیکھ کر جب کسی غرض کے لئے پڑھتے ہیں اور ان میں وہ اثرات نہیں پاتے تو کہہ دیتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے کیا۔ جبکہ ہم ایک بار نہیں سو بار پڑھتے ہیں مگر اثر نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو جاننا چاہیے کہ اثرات تو اپنے مقام پر صریح ہیں لیکن ان کے لئے جیسی پاک اور پاکیزہ زبانیں درکار ہیں وہ ہمارے دہنوں میں نہیں اس

۱۹۹۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو شخص اپنی خواب میں آیہ قل ھٰذَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ بِعِبَادَةِ رَبِّیْہِ اَحَدٌ اَنْتُمْ پڑھے تو اس کی خواب گاہ سے ایک نور مکہ تک پھیل جائے گا اور نور کے درمیان ملائکہ اس کے بیدار ہونے تک برابر درود بھیجتے رہیں گے اور اگر اس کی خواب گاہ مکہ میں ہوگی تو بیت المعمور تک ایک نور پھیل جائے گا اور اس کے بیدار ہونے تک درود بھیجتے رہیں گے۔

لئے اثر کیسے ہو۔

۲۰۰۔ جملہ آیات اذکار الہیہ سے ہیں اور ان سب کا تعلق براہ راست نفسِ باطلہ انسانی سے ہے پس جس قدر کسی کی روحانیت قوی ہوگی جس قدر تہذیب نفس زیادہ کرچکا ہوگا اسی قدر یہ آیات اپنے خواص کو زیادہ نمایاں کر سکیں گے ہم اس کو ایک حسی مثال سے واضح کرتے ہیں۔ قوت برقی کے اثرات اپنے تاروں کے ذریعہ سے ہر جگہ پہنچ رہے ہیں گھروں میں روشنی اور کارخانوں میں مشینیں چلتی ہیں لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر برقی رو کا اثر نہیں ہوتا جیسے لکڑی اور چینی وغیرہ لہذا کوئی شخص اگر یہ کہہ دے کہ برقی طاقت کا جو کہ شمع بیان کیا جاتا ہے وہ غلط ہے میں نے بار بار لکڑی اور چینی پر آزمایا مگر کوئی اثر نہ پایا تو ایک واقف حال بتائے گا کہ برقی اثر میں کوئی کوتاہی نہیں البتہ جن چیزوں پر تم نے آزمایا ہے ان میں چونکہ اثر قبول کر سکی صلاحیت نہیں اس بنا پر وہ کیفیت ظاہر نہیں ہوئیں پس اسی طرح جب تک نفس انسانی پاک و پاکیزہ نہ ہوگا اور زبان کذب و غیبت کی نجاست سے پاک نہ ہوگی اس وقت تک نہ کوئی دعا اثر کر سکتی ہے اور نہ کوئی آیت کبھی ادعیہ کے اثر نہ کرنے کا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ جس چیز کا انسان طالب ہوتا ہے وہ علم الہی میں اس کے لئے مفید نہیں ہوتی یا وہ امر کسی اور مصلحت پر مبنی ہوتا ہے لیکن بندہ اپنے ناقص علم کی بنا پر اس رکاوٹ کو برا جانتا ہے۔ خداوند عالم نے دنیا کی کسی چیز میں کوئی استمراری اثر نہیں دیا بلکہ اپنے حکم کا تابع رکھا ہے یعنی ہر شے کو کسی نہ کسی اثر کا منظر تو ضرور بنایا ہے مگر اپنے قبضہ قدرت سے باہر نہیں دکھا دنیا کا ہر سبب اپنے حسبِ تابع ہے وہ سبب جب چاہتا ہے اس شے میں اثر دکھاتا ہے جب چاہتا ہے نہیں دکھاتا چنانچہ منقول ہے کہ ایک بار جناب موسیٰ بیمار ہوئے زوال مرض کی خدا سے

(۲۳) قرارت قرآن

(سورہ مزمل قرآن کو ترتیل سے پڑھو)

(۱۹۹) ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو محض مال دنیا حاصل کرنے کے لئے پڑھتے ہیں اور بادشاہوں کے اجیر بننے اور مال سے لوگوں پر قوت حاصل کرتے ہیں دوسرے وہ لوگ جو حروف قرآن کو حفظ کر لیتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے تیسرے وہ لوگ ہیں جو قرآن کو مرض قلب کی دوا سمجھتے ہیں اور راتوں کو اس کے پڑھنے میں جاگتے ہیں اور دنوں میں اس کے پڑھنے کے خواہشمند رہتے ہیں مسجودوں میں کھڑے ہو کر اس کی تلاوت کرتے ہیں اور بستروں پر اس کی تلاوت کے شوق میں کمر وٹیں بدلتے ہیں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کی وجہ سے خدا بلاؤں کو دور کرتا ہے اور دشمنوں کو دفع کرتا ہے ان ہی کی دعاؤں کی برکت سے مینہ برستا ہے یہ پڑھنے والے کبریت احمر سے زیادہ عزیز ہیں۔

(۲۰۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ جس نے قرآن کے بعض حصہ کو بغض پر مایا وہ کافر ہوا میں تم کو ڈراتا ہوں دین کے استحقاق کرنے اور حکمتوں کے بیع کرنے سے اور اس سے کہ تم قرآن کو سُرود قرار دو۔

(۲۰۱) فرمایا جناب رسول خدا ﷺ نے علیؑ جہنم میں ایک لوہے کی چکی ہے جس میں قرآن اور علماء دین کے سر پیسے جائیں گے۔

(۲۰۲) فرمایا آنحضرت نے بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔

(۲۰۳) ابو سعید خدری نے آنحضرت سے روایت کی ہے۔ حاملین قرآن روز قیامت اہل جنت کے شناسا ہوں گے۔

دوا پوچھی حکم ہوا کہ فلاں پتی کھا لو آرام ہو جائے گا۔ دوسری بار پھر بیمار ہوئے تو یہ سمجھ کر کہ پہلی بار آرام ہو گیا تھا وہی دوا کھالی اب کی بار بجائے فائدے کے مرض میں زیادتی ہو گئی۔ غرض کی خداوند یہ کیا ہوا وحی ہوئی اے موسیٰ دوا خود کسی اثر کو رکھنے والی نہیں وہ تو محض ہمارے حکم سے اپنا اثر ظاہر کرتی ہے اس وقت ہمارا حکم تھا کہ مرض کو زائل کر دے اس نے کر دیا۔ مگر اس مرتبہ ہم نے اپنی رائے سے استحال کیا اور ہماری طرف رجوع نہ کی گویا تم مسبب کو چھوڑ کر سبب کے قائل ہوئے پہلے اس میں یہ طاقت کہاں تھی کہ بغیر ہمارے حکم کے کوئی اثر دکھاسکے جو شخص ہم سے رجوع کر کے سبب کی طرف آتا ہے وہ ضرور فائدہ پاتا ہے۔

پس جو کوئی عارف باحق اللہ ہو کر صدق دل سے اور صحیح اعتقاد سے آیتوں یا سورۃ کو تلاوت کرے گا اور وظائف پڑھے گا وہ ضرور بالضرور ان اثرات کو ان میں پائے گا۔ ورنہ بدون عرفان محال ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ جو کوئی ستر بار سورہ احمد کسی مردہ پر پڑھ دے تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ فرمایا صحیح ہے ستر بار کیا صرف سات بار پڑھنے سے زندہ ہو سکتا ہے اس نے کہا صرف سات مرتبہ ہی پڑھنے سے فرمایا صرف ایک بار پڑھنے سے بلکہ صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے سے اس نے کہا یا بن رسول اللہ میں نے تو بار بار اس کا تجربہ کیا مگر یہ اثر نہ پایا سورہ میں تو وہی اثر ہے البتہ تمہاری زبان میں اثر نہیں اس نے کہا مجھے کر کے دکھا دیجئے۔ فلاں شخص مرا پڑا ہے اُسے چل کہ زندہ کر دیجئے فرمایا چلو جب وہاں پہنچے تو اپنے سورہ احمد صرف ایک بار تلاوت فرمائیے اس پر اتمہ بآذن اللہ وہ فوراً بستر مرگ اٹھ بیٹھا اپنے فرمایا اس کے لئے زبان صدق

MOWLANA NASIR DEVJANI

MAHUVA, GUJARAT, INDIA

PHONE : 0091 2844 28711

MAIL : devjaninet@gmail.com

۷۱

(۲۱۴) عبد الرحمن بن سائبہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سعد بن ابی وقاص میری طرف سے گزرائے میں نے ان پر سلام کیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ آپ قرآن اچھی آواز سے پڑھتے ہیں۔ کہا خدا کا شکر ہے۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ قرآن حزن کے ساتھ نازل ہوا ہے پس جب تم اسے پڑھو تو روؤ اور اگر نہ رو سکو تو رونے والوں کی سی صورت بناؤ اور تمام کام چھوڑ کر اسی کے ہو جاؤ ورنہ تم ہم سے نہیں۔

(۲۱۳) فرمایا آنحضرت نے جس نے اپنے لڑکے کو قرآن کی تعلیم دی گویا بیت کے دس ہزار عمرے کئے اور دس ہزار غلام اولاد سمجھیل سے آزاد کئے دس ہزار بھوکے اور سین مسلمانوں کو کھانا کھلایا دس ہزار برہمنوں کو لباس پہنایا۔ خدا اس کو ہر حرف کے بدلے نچی دیتا ہے اور دس گناہ عفو کرتا ہے قرآن قبر میں اس کے ساتھ ہوگا اور میزان میں اس کا پلہ بھار رکھے گا اور پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا اور قرآن اس وقت تک اس سے جلا ہوگا جب تک وہ اپنی خواہش سے زیادہ عزت اور بزرگی نہ پالے۔

(۲۱۴) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کریگا اگرچہ وہ صحیح ہو تو بھی اجر نہ پائے گا اور اگر غلط ہوگی تو گنہگار ہوگا۔

(۲۱۴) تبیل شیخ و تحمید و تجرید

(۲۱۵) ابن بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جناب موسیٰؑ نے وقت مناجات خدا سے کہا مجھے اپنی معرفت کا سبق پڑھا کہ لا الہ الا اللہ کہا صلوٰۃ کیا ہے۔ فرمایا لا الہ الا اللہ کیا روح صلوٰۃ کیا ہے۔ فرمایا لا الہ الا اللہ کیا بندہ کو قیامت تک یہی

۷۰

۲۰۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو شخص اسلام میں برضا و رغبت قلبی داخل ہو اور اس نے قرآن کو پڑھا ہو تو اس کو ہر سال ستودینار بیت المال سلیمین سے ملنے چاہئیں اور اگر اس کو دینار نہ دیئے جائیں گے تو وہ روز قیامت اپنا پورا پورا حق لے لیگا۔

(۲۰۵) ابوذر غفاری نے حضرت رسول خدا سے عرض کی میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ قرآن کو میکھ تو لوں اور اس پر عمل نہ کروں فرمایا آنحضرت نے خدا نہیں عذاب سے کہ اس کے قلب کو جس کے اندر قرآن رہا ہو۔ (۲۰۶) فرمایا آنحضرت نے قرآن اگر کسی جبرے کے اندر بھی ہو گا تو اسے آگ نہ جلا سکے گی۔

(۲۰۷) فرمایا آنحضرت نے قرآن کو کھن عرب اور ان کی سی آواز میں پڑھو اور اپنے کو فاسقوں اور گنہگاروں کی کھن سے بچاؤ۔ میکھ بعد ایک قوم ایسی آئیگی جو قرآن کو غنا کی طرح گفکری کے ساتھ پڑھے گی۔ زہر اور گرہ ان کا نقش ہوگا اور ان کے ستائش سراؤں کے دل فتنہ سے پڑھوں گے۔

(۲۰۸) ہزار بن عاذ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے اپنی آواز سے قرآن کو زینت دو کیونکہ اچھی آواز حزن قرآن کو زیادہ کرتی ہے۔

(۲۰۹) علقابن قیس کہتے ہیں کہ میں قرآن کو زیادہ سچن سے پڑھتا تھا مگر رسول اللہ نے مجھے بلا کر گناہ میں فارغ ہوا انھوں نے کہا کچھ اور پڑھئے۔ بیشک میں نے جناب رسول خدا سے سنا ہے کہ کھن قرآن کی زینت ہے۔ (۲۱۰) فرمایا آنحضرت نے ہر شے کا زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور صورت کھن ہے۔

(۲۱۱) فرمایا آنحضرت نے آخر زمانہ میں بہت سے جاہل عبادت کرنے والے ہوں گے اور بہت سے فاجر قرآن پڑھنے والے۔

کہتے رہنا چاہیے اگر تمام آسمان زمین جیسے بھاری وزن اور رکھ دیے جائیں۔

توضیح مطلب حدیث کا یہ ہے کہ چونکہ یہ کلمہ اصل توحید اور ایمان ہے اس لئے دنیا کی کوئی شے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اگر کوئی شخص دنیا کی تمام چیزوں کا اعتقاد رکھتا ہو ان کے بنانے والے کا قائل ہو ان کے حدوث کا معتقد ہو مگر توحید کا مقرر نہ ہو تو یہ سب اس کے اعتقاد فاسد قرار پائیں گے اور توحید ہونے کی وجہ سے اس کا کوئی عمل قابل قبول نہ ہوگا۔

(۲۱۶) اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت علیؑ کے ساتھ قبرستان کی طرف سے گزرا آپ نے فرمایا سلام ہو اہل لا الہ الا اللہ پر اے اہل لا الہ الا اللہ تم نے کلمہ لا الہ الا اللہ کو پایا اے لا الہ الا اللہ بخت کا اللہ لا الہ الا اللہ بخش دے اس شخص کو جو کہے لا الہ الا اللہ اور ہم کو محذور کر زمرہ میں ان لوگوں کے جو کہیں لا الہ الا اللہ۔

(۲۱۷) فرمایا علی علیہ السلام نے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو انقباض کی طرف سے گزے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر اس کے پچاس سال کے گناہ ہی نہ ہوں فرمایا اس کے والدین اور بھائیوں کے بخش دیگا۔ فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ستون یا قوت کا خلق فرمایا

ہے جس کا بالائی حصہ تحت عرش ہے اور اسفل اس پھلی کی پشت پر ہے جو ساتویں زمین کے نیچے ہے پس جب کوئی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو عرش جنبش میں آتا ہے اور ستون کو حرکت ہوتی ہے اور وہ پھلی بھی حرکت کرتی ہے پس اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اے میرے عرش تو ساکن ہو جاوہ کہتا ہے کیسے ساکن ہوں تو نے قائل لا الہ الا اللہ کے گناہ کو ابھی معاف نہیں کیا۔

توضیح۔ اس زمانہ میں جب کہ سائنس کی روشنی میں ہر چیز دیکھی جا رہی ہے اور ایک ایک بات پر فلسفیانہ نظر سے مشگافی ہو رہی ہے شاید اس

حدیث پر روشن دماغ حضرات کے بہت سے اعتراض ہوں لہذا بطور دفع دخل مقدار چند باتیں عرض کی جاتی ہیں فلاسفہ قدیم کا خیال تھا زمین صرف ایک ہے چنانچہ ۱۲ سی بنابر امام رضا علیہ السلام کی اس حدیث سے بھی انکار کر دیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت مبارکہ کا ہوا الذی خلق السموات ومن الارض مثلہن فرمایا ہذا الارض الدنیا والسماء الدنیا علیہا۔ فوقہا قبة والارض الثانیة فوق السماء الدنیا والسماء الثانیة فوقہا قبة یعنی یہ ہماری زمین ہے اور پہلا آسمان ہمارا گنبد ہے۔ اسی طرح ساتویں زمینوں کا ذکر کیا اور آخر میں فرمایا فوقہا عرش الرحمن ربی فوق عرش الہی ہے اس زمانہ میں علوم کی ایسی ترقی نہ تھی جیسی اب ہے اس لئے یہ بات اصولین کی سمجھ میں نہ آتی اور صاف طور سے انکار کر بیٹھے مگر اب تحقیقات جدیدہ سے سات زمینیں ثابت ہو گئیں امریکا اور روس اپنی اپنی کمندیں چاند پر پھینک رہے ہیں مغرب ایک نئی زمین زیر قدم آنے والی ہے لہذا حدیث میں سات زمینوں کا ذکر قابل اعتراض نہیں۔ عرش ربی بالا تر ہے۔ اور ہماری زمین سب سے نیچے ہے لہذا حدیث نے عمود کی ابتداء اور انتہا کو بتا دیا۔

رہا عرش یعنی پھلی کا ذکر تو حدیث مذکور میں اسفل ارض پر جوت کو ظاہر کیا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ہماری زمین سب سے نیچے ہے اور صرف ہی ایک کرہ ایسا کرہ ہے جس پر پانی سمندروں کی شکل میں پایا جاتا ہے اور اس میں پھلی کا وجود موجود ہے۔ اب رہا ستون کا مسئلہ تو اس سے حضرت کی مراد عمود نور معلوم ہوتی ہے جو مثل یا قوت الاحمر کے درخشاں اور جس کا سلسلہ عرش سے زمین تک ہے یہ تو ظاہر ہے کہ تمام اجرام فلکی شکل عمود اپنے جسم سے شعاعوں کو نکالتے ہیں اور وہ براہ راست ہماری زمین تک آتی ہیں۔ عرش بھی چونکہ نورانی جرم ہے لہذا اس کی شعاعیں بھی شکل عمود ہماری زمین تک آتی چاہیں۔ اب رہا

پھلی کا حرکت میں آنا اور ستون کا متحرک ہونا تو یہ بھی اظہر من الشمس ہے جب خدا نے شعاع شمس میں یہ طاقت دی ہے کہ وہ ذروں کو متحرک کر دیتی ہیں تو اگر عرش کا نور پھلی کو حرکت میں لے آئے تو کون تعجب کی بات ہے۔

(۲۲۰) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے کہ جس میں چار باتیں ہوں گی وہ اہل جنت سے ہے پہلے لا الہ الا اللہ کی شہادت۔ دوسرے نجات الہی پا کر الحمد للہ کہے تیسرے گناہ کر کے استغفار اللہ کہے۔ چوتھے مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہے۔

(۲۲۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے افضل علم لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا استغفار ہے پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت کی فَاَعْلَمُوْا اَنَّهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَخْفِیْ لِذَنْبِکَ۔

(۲۲۱) جابر ابن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ کی شہادت کے بعد مرا وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے شرک باللہ کیا وہ داخل نار ہوا۔

(۲۲۲) ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو کہ وہ گناہوں کو مٹا دیں والا کلمہ ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ جو بقید حیات ہیں فرمایا ان کو امن دینے والا ہے اور موت اور سجوت ہونے کی سختی سے بچانے والا ہے۔

(۲۲۳) فرمایا آن حضرت نے اگر کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو خدا اس کے لئے جنت میں ایک درخت یا قوت سرخ کا خلق فرماتا ہے جس سے مشک از فر کی خوشبو آتی ہے اور جس کا پھل شہد سے زیادہ میسر ہو تا ہے برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار اس کے پھل مثل بیتان زن با کرہ سترخوں میں سے جھلک مارتے ہوں گے۔

(۲۲۴) ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے بہترین عبادت قول لا الہ الا اللہ جس شخص نے سو مرتبہ کہا وہ اس روز از روئے عمل افضل الناس ہو گا جو کوئی اس کلمہ کو اپنے بستر خواب پر سو مرتبہ پڑھتا ہے خدا اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے اور جو وقت خواب سو مرتبہ استغفار پڑھتا ہے اس کے گناہ اس طرح گھر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ (۲۲۵) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو بندہ مسلم لا الہ الا اللہ سے اپنی آواز بلند کرتا ہے یہ کلمہ اس کی زبان سے ختم نہیں ہونے پاتا کہ اس کے گناہ اس کے قدموں کے نیچے اس طرح گھر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے اس کے نیچے گرتے ہیں۔

(۲۲۶) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک روز جبریل آکر حضرت رسول خدا سے کہنے لگے تمہاری امت میں اس شخص کے لئے بشارت ہو جو لا الہ الا اللہ وحدہ کہے جس نے یہ کلمہ کہا جنت میں داخل ہوا۔

(۲۲۷) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ جو کوئی سو مرتبہ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین پڑھتا ہے خدا اس کو فقر سے بچاتا ہے اور اس کی وحشت قبر کو انس سے تبدیل کرتا ہے اور تو نگر ی بخشا ہے اور جنت کا دروازہ اس کے لئے کھولتا ہے۔

(۲۲۸) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص صدق دل سے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے خدا اس کے لئے ایک طائر کو خلق فرماتا ہے جو اس کے سر پر اپنے پروں کو قیامت تک پھیر پھرتا رہے اور اس کلمہ کے کہنے والوں کے لئے یاد الہی کرتا ہے جو شخص ہر روز کلمہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰہًا وَاَحَدًا اَحَدًا فَرَادِیْدًا وَاَدْلٰہًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَہً

يَوْمَ الدِّينِ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عِيْذُكَ كُلُّ شَيْءٍ وَ اِلَيْكَ يَعُوْذُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَمْ تَزَلْ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ الْخَيْرِ وَالْاَشْرَارِ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَلِكُ الْقَدُوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُقِيْمُ الْحَنِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْخَالِقُ الْبَارِي الْمُصَوِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَسْبِيَ يَسِيْرُ لِيْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالٰى الْكَبِيْرُ يَا عَزِيْزًا

تسبیح (۲۵)

دسورہ بنی اسرائیل) ساتوں آسمان اور زمین خدا کی تسبیح کرتی ہیں اور ہر وہ شے بھی جو ان کے اندر موجود ہے۔ کوئی شے ایسی نہیں جو خدا کی تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں وہ علیم و غفور ہے۔ (سورہ جمعہ) تسبیح خدا کی کہتی ہے ہر وہ مخلوق جو آسمان زمین میں ہے۔ احادیث۔ (۲۲۸) فرمایا جناب رسول خدا نے کہ منبجھان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تمام تسبیحوں کی سردار ہے جو شخص ہر روز ۳۰ مرتبہ پڑھے تو اس کے لئے بہتر ہوگا ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہوگا دس ہزار گھوڑے راہ خدایں دینے سے اور اپنی جگہ سے

ولا ولد آ ۳۵ مرتبہ کہے خدا اس کو ۴۵ ہزار نیکیاں عطا کرتا ہے اور ۴۵ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور ۴۵ ہزار درجہ بلند کرتا ہے اس کلمہ کا جاری کرنا ایسا ہے گویا ہر روز میں ۱۲ مرتبہ قرآن پڑھا خدا ایسے شخص کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے (۲۲۹) انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو شخص لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ الملبم صلی علی محمد وآلہ کہتا ہے اس کے منہ سے ایک طائر (نورانی) پرواز کرتا ہے ویش کی طرف جاتا ہے اور اپنے صاحب کے لئے اس طرح ذکر الہی کرتا ہے جیسے شہد کی بھٹیوں سے آواز نکلتی ہے خدا اس سے فرماتا ہے تُو نے میری اور میرے رسول کی تعریف کی اب ساکن ہو جاوہ کہتا ہے کیوں کر ساکن ہو جاؤں حالانکہ تُو نے ابھی لا الہ الا اللہ کہنے والے کے گناہوں کو نہیں بخشا پس خدا کہتا ہے پھر جائیں نے اس کے گناہ بخش دیئے تُو صبح۔ اس قسم کی احادیث بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم مادہ پرستوں کو حقیقت ثواب سمجھانے اور شوق ذکر الہی بڑھانے کے لئے یہاں کی گئی ہیں چونکہ ہم لوگ زیادہ تر معاملات کو مادی مثالوں سے سمجھنا چاہتے ہیں اس لئے سرعت حصول ثواب اور کثرت ثواب کو ایک ظہر کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے۔

(۲۳۰) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے خداوند عالم ہر روز تین بار اپنی ذات کی تجمید کرتا ہے پس جو شخص تجمید الہی اس طرح کرتا ہے جس طرح خود اس نے اپنی تجمید کی ہے تو اس کو سعادت تمامہ حاصل ہوتی ہے۔ کسی نے پوچھا معنی کی صورت کیا ہے فرمایا اس طرح کہنا چاہئے۔

اَنْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْکَبِيْرُ اَنْتَ لَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مٰلِکُ

اٹھنے نہ پائے گا کہ اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور ہر حرف کے بدلے اسے ایک شہر جنت میں ملے گا۔

(۲۳۲) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی سو مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے گا خداوند عالم اس کا نام صدیقین میں لکھے گا اور اس کو ثواب صدیقین عطا فرمائے گا اور ہر حرف کے عوض صراط پر ایک نور اس سے تاباں ہوگا اور وہ جنت میں خضر علیہ السلام کا رفیق ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ یہ کہنا سرفقتاً تمہ اور عارفانہ کے ساتھ ہو۔

(۲۳۳) فرمایا آنحضرت نے کلمہ سبحان اللہ کہنا بہتر ہے اس چاندی کے پہاڑ سے جو راہ خدا میں دیا جائے اور کلمہ الحمد للہ کہنا بہتر ہے اس سونے کے پہاڑ سے جو راہ خدا میں لٹایا جائے اور لا الہ الا اللہ کہنا بہتر ہے دنیا و آخرت اور مافیہا سے جو کوئی بندہ خدا کے سامنے پیش کرے اور اللہ اکبر کہنا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے سے جو شخص ہر روز سو مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہے خدا اس کے جسم پر آگ کو حرام قرار دیتا ہے۔

(۲۳۴) ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا کلمہ لا حول ولا قوۃ کہنے کا کیا ثواب ہے فرمایا یہ حاملان عرش کی تسبیح ہے جو شخص ایک بار یہ کلمہ کہے گا خدا اس کے سو برس کے گناہ بخش دے گا اور ہر حرف کے بدلے سو حصہ عذاب فرمائے گا اور اس کے سو درجے بلند کرے گا اور اگر ایک بار سے زیادہ کہے تو ہر حرف کے بدلے سو خزانے اور سوزید عطا فرمائے گا۔

(۲۳۵) ابن عمر نے ہاشم بن سالم سے روایت کی ہے کہ ایک بار رسول کے

پاس کچھ فقیر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مالدار راہ خدا میں صدقہ دیتے ہیں لیکن ہمارے پاس صدقہ دینے کو کچھ نہیں وہ لوگ حج کرتے ہیں ہم جو حج کی استطاعت نہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہمارے پاس غلام نہیں اپنے فرمایا شخص سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے گا اس کا ثواب سو غلام آزاد کرنے سے زیادہ ہے اور جو شخص سو مرتبہ سبحان اللہ کہے گا وہ اس روز عمل میں سب لوگوں سے افضل ہوگا سوائے ان لوگوں کے جو اس میں زیادتی کریں۔ جب یہ بات مالداروں نے سنی تو انہوں نے بھی ان کلمات کو پڑھنا شروع کیا۔ فقیر پھر آنحضرت کے پاس آئے اور فرمایا یا حضرت جو وظیفہ آپ نے ہم کو تعلیم فرمایا تھا وہ اغنیا کبھی معلوم ہو گیا اور وہ بھی پڑھنے لگے فرمایا یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۶) فرمایا آنحضرت نے جو شخص سبحان اللہ و بحمد اللہ سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو پڑھے خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ وہ مثل کف دریا کے ہوں۔

(۲۳۷) ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک بار فقر اخذ مت رسول میں حاضر ہو کر کہنے لگے اغنیا بھی اسی طرح ناز پڑھتے ہیں جیسے ہم لیکن ان کے پاس مال ہے جس سے وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں فرمایا جب تم نماز پڑھا کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا کر واپس تم اس کے ذریعے اپنے کو سبقت کرنے والوں میں پاؤ گے۔

(۲۳۸) دو فصلیں مرد مسلم کو جنت میں پہنچانے والی ہیں اول ۳۳ بار سبحان اللہ کہنا ہر نماز کے بعد اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنا اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہنا

دوسرے سوتے وقت دن بار سبحان اللہ اور دن بار الحمد للہ اور دن بار اللہ اکبر کہنا۔

(۲۳۹) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے تو کلمات روز قیامت اس کے آگے بھیجے ہوں گے اور باقیات الصالحات میں سے بنیں گے۔

(۲۴۰) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے خدا اس کے لئے جنت میں ایک درخت اگاتا ہے اور جو کوئی لا الہ الا اللہ کہتا ہے خدا اس کے لئے بھی ایک درخت جنت میں اگاتا ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ اس طریقہ سے توجہ میں ہمارے لئے بہت سے درخت ہو جائیں گے فرمایا لیکن تم اپنے کو ایسی آگ کے پیچھے سے بچاؤ جو ان کو جلا دینے والی ہو اسی لئے خداوند عالم فرماتا ہے اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

توضیح۔ اس حدیث نے لوگوں کے اس غلط خیال کی تردید کر دی جو اوراد وظائف کے ثوابوں کی کثرت پر نظر کر کے کہتے ہیں کہ جب اس قدر ثواب ہم کو یوں معمولی طریقہ سے مل جائیگا اور حسنات کی تعداد گناہوں سے کہیں زیادہ ہو جائیگی تو پھر دوزخ میں جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا یہ حدیث بتا رہی ہے کہ جس طرح خداوند عالم عمل خیر کے عوض بے تعداد اجر فرماتا ہے اسی طرح عمل بد کے عوض بے تعداد نیکیوں کو جلا بھی دیتا ہے پس کثرت ثواب اور زیادہ اجر پر مغرور نہ ہونا چاہیے۔

نہ معلوم کونسی بدی ایسی ہو جائے کہ وہ سارا کارخانہ دم بھر میں درہم برہم ہو جائے اور ہم بے سروسامان خاک پر بیٹھے رہ جائیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل هل یستلکم بالآخرین اعمال الذی ضل سبیلکم فی الحیاۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا ولئن الذین کفروا یایات ربہم رقیاء فلا نقیم لہم یوما لقیامت ورنادے رسول کیا میں تمہیں ایسے لوگ بتاؤں جن کے اعمال خسارہ میں ہیں حالانکہ وہ گم کرتے ہیں کہ وہ نیکیاں کر رہے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جو خدا کی آیات سے کفر کرنے والے اور اس کے ملتے سے انکار کرنے والے ہیں پس ہم ان کی نیکیوں میں روز قیامت کوئی وزن ہی نہ رکھیں گے۔

(۲۴۱) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ایسا ممکن ہے کہ تم لوگ اپنے سانسے کپڑے اور برتن ایک دن جمع کر دو وہ آسمان تک پہنچ جائیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ کیونکر پہنچ سکتے ہیں فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں ایسی چیز کی جڑ زمین پر ہے اور شاخ آسمان پر ہے۔ سب نے کہا ضرور فرمائیے۔ فرمایا جب تم سے کوئی شخص فرضیہ سے فارغ ہوتے کے بعد ۳۰ مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ اکبر کہتا ہے تو ان کلمات کی جڑ تو زمین پر رستی ہے اور شاخ آسمان تک پہنچتی ہے یہ کلمات گرنے، جلنے، ڈوبنے، کنوئیں میں گرنے دزدے کے کھانے بڑی موت مرنے اور اس روز کی آسمانی بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں اور وہ باقیات الصالحات بنتے ہیں۔

(۲۴۲) فرمایا آنحضرتؐ نے جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد

دو سو کی وصیت بیدہ الخیر و سید علی بن ابی طالبؑ کی تھی تو خدا اس کو بتدریج تمام حقوق کے جو قیامت تک پونے والی ہے اجر کرامت فرماتا ہے۔ (۲۴۳) فرمایا آل حضرت نے جو شخص سبحان اللہ و الحمد للہ و بسم اللہ العظیم و الحمد ہ کہے خدا تین ہزار نیکیاں اس کو عطا کرتا ہے اور تین ہزار گناہ محو کرتا ہے اور ہزار درجے اس کے بلند کرتا ہے اور جنت میں اس کے لئے ایک طائر خلق فرماتا ہے جس کی تسبیح کا تمام ثواب اس کو دیا جاتا ہے۔

(۲۴۴) حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس نے صدق دل سے اور کامل اعتقاد سے سبحان اللہ کہا خدا اس کے لئے ایک طائر خلق فرماتا ہے جو قیامت تک اس کے لئے تسبیح کرتا ہے جو الحمد للہ و لا الہ الا اللہ اکبر مہوتی ہے۔

(۲۴۵) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص الحمد للہ کو صدق دل سے پڑھے گا تو کتابان فلک کو کام میں لگا دے گا۔ راوی نے پوچھا کتابان فلک کیونکر کام میں لگیں گے فرمایا وہ کہیں گے خدا دنیا ہم غیب نہیں جانے اس کے متعلق کیا لکھیں خدا جواب دے گا اچھا جس طرح اُس نے خلوص دل سے الحمد للہ کہا ہے تم بھی اسی طرح اس کے اجر کو لکھو اس کا ثواب میرے اوپر ہے۔

(۲۴۶) انہی حضرت سے مروی ہے کہ جو شخص صبح کو چار بار الحمد للہ رب العالمین کہے اُس نے اس دن کا شکریہ ادا کیا اور جو شام کو کہے اُس نے شام کا شکریہ ادا کیا۔

(۲۴۷) حضرت ابو جعفرؑ سے مروی ہے کہ جس نے تسبیح فاطمہ پڑھا

اور خدا سے استغفار کیا خدا نے اس کا گناہ بخش دیا۔

(۲۴۸) ابن عباس سے مروی ہے کہ جس نے تسبیح فاطمہ کو پڑھا اور پھر خدا استغفار کیا خدا نے اس کے گناہ بخش دیے۔ میں نے حضرت رسول خدا کو لاول دلاقوۃ الالباب اللہ العظیم فرماتے سنا پوچھا یا نبی اللہ اس کا ثواب کیا ہے فرمایا وہی جو حاملان عرش کی تسبیح کا ہے۔ جو شخص ایک مرتبہ یہ کلمہ جاری کرے گا خدا اُس کے سو برس کے گناہ معاف کر دے گا۔ اور ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں لکھے گا اور اگر ایسا نہ ہو کہے تو ہر حرف کے بدلے صراط پر نور کا ایک خزانہ اور ملے گا۔

(۲۴۹) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس شخص نے لاول دلاقوۃ الالباب اللہ العظیم ہزار مرتبہ کہا خدا اُس کو حج نصیب کرے گا۔ اور اس کی موت میں تاخیر کرے گا کہ حج اُس کو نصیب ہو جائے۔

(۲۵۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے جو ہر روز لاول دلاقوۃ الالباب اللہ سو بار پڑھے گا وہ غریب نہ ہوگا۔

(۲۵۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بعد نماز مغرب ۷ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم و لاول دلاقوۃ الالباب اللہ العظیم پڑھے گا خدا اُس سے شتر قسم کی بلائیں دور کرے گا جن کی ادنیٰ اجڑام برص ہیں۔

(۲۵۲) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو شخص دن میں سو مرتبہ لاول دلاقوۃ الالباب اللہ العظیم پڑھے گا خدا اس سے شتر ہزار بلائیں دور کرے گا۔

(۲۵۳) ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا

نے جو شخص گھسے باہر نکلتے وقت بسم اللہ کہے تو دو فرشتے کہتے ہیں
تو نے ہدایت پائی اور اگر تو کھلت علی اللہ کہتا ہے وہ کہتے ہیں تیری
مہم پوری ہوئی اُس وقت شیطان کہتا ہے اب میں اس کا کیا کر سکتا
ہوں تینوں باتیں اس کو حاصل ہو گئیں۔

(۲۶) استغفار

(سورہ نوح) پس میں نے کہا تم اپنے رب سے استغفار کرو
وہ بڑا بخشنے والا ہے اس نے آسمان سے پانی برسایا اور مال و اولاد
سے تمہاری مدد کی اور تمہارے لئے باغات اور نہریں پیدا کیں۔
سورہ انفال استغفار کرنے والوں کو خدا عذاب نہیں کرتا۔
(سورہ آل عمران) جو لوگ بُرائی کرتے یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے
ہیں اور خدا سے اپنے گناہوں کی بابت طلب مغفرت کرتے ہیں تو
خدا کے سوا گناہوں کا بخشنے والا کون ہے۔

(احادیث) (۲۵۶) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے
سوتے وقت سو مرتبہ استغفار اللہ پڑھا وہ اس حال میں سوئے گا
کہ گناہ اس طرح اس سے دور ہو جائیں گے جیسے درخت سے پتے
موسم بہار میں گرتے ہیں صبح کو کوئی اس پر نہ رہے گا۔

(۲۵۵) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول
خلافے فرمایا استغفار تمہارے لئے ایک حصن حصین ہے عذاب سے
بچانے کے لئے پس تم اکثر استغفار کیا کرو کیونکہ وہ گناہوں سے پاک
کرنے والا ہے۔ خدا فرماتا ہے اے رسول جب تک تم ان میں ہو

اللہ ان کو عذاب نہیں دے گا یہ ایک حصن ذات رسول ہے اور اللہ
استغفار کرنے والوں کو عذاب نہ دے گا یہ دوسرا حصن ہے۔

(۲۵۶) اسماعیل بن سہیل سے مروی ہے کہ میں نے ایک بار ابو جعفر
ثانی علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی شے تعلیم فرمائیے کہ میں اس
کو نقل کروں اور آپ کے ساتھ دنیا و آخرت میں رہوں حضرت
نے مجھے لکھا سورہ انا انزلناہ پڑھا کرو اور استغفار کیا کرو۔

(۲۵۷) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ بشارت ہو اس شخص کو جو روز قیامت اپنے صحیفہ عمل میں تمام
گناہوں کے نیچے استغفار اللہ کو پائے۔

(۲۵۸) ابو عبد اللہ نے جو شخص ماہ شعبان میں ہر روز ستر بار استغفار اللہ
الذی لا الہ الاھو الحق القیوم الرحمن الرحیم و اتوب الیہ پڑھے
گا۔ اس کا نام افق مبین والوں میں لکھا جائیگا راوی نے پوچھا فق مبین
کیا ہے۔ فرمایا وہ بیش خدا ایک ہموار قطع ارض ہے جس میں بہت سی نہریں
ہیں اور ان کے کناروں پر پیاسوں کو سیراب کرنے کے لئے بقدر عدد
نجوم پیالے ہیں۔

(۲۵۹) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو شخص دن اور رات میں چالیس گناہوں
کبیرہ کرے اور پھر نادام ہو کہ استغفر اللہ الذی لا الہ الاھو الحق
القیوم بدیع السموات والارض ذو الجلالہ والاکرام کہے تو خدا
اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ نہیں ہے بہتری اس شخص کے لئے جو ایک
دن میں چالیس گناہوں کبیرہ سے زیادہ کرے۔

(۲۶۰) فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو شخص بعد نماز فجر ستر بار

استغفر کا خدا اس کے گناہ معاف کرے گا اگرچہ اس دن ستر ہزار گناہوں پر جو اس سے بھی زیادہ کرے گا اس کے لئے بہتری نہیں۔
 یہ دونوں حدیثیں بظاہر معارض ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلی حدیث میں گناہان کبیرہ مراد ہیں اور دوسری میں گناہان صغیرہ۔

(۲۶۱) فرمایا آنحضرت نے جس نے بعد عصر ستر مرتبہ استغفر اللہ کہا خدا اس کے ستر برس کے گناہ بخش دے گا۔

(۲۶۲) فرمایا آنحضرت نے جس کا استغفار زیادہ ہوتا ہے خدا اس کے ہر غم میں کشادگی بخشا ہے اور ہر تنگی میں وسعت کرامت فرماتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے ملنے کا گمان نہیں ہوتا۔

(۲۶۳) فرمایا آنحضرت نے ہر شے کے لئے ایک دوا ہوتی ہے۔ گناہ کی دوا استغفار ہے۔

(۲۶۴) فرمایا آنحضرت نے استغفار کے بعد کوئی گناہ نہیں رہتا جو کوئی بار بار گناہ صغیرہ کرے گا تو یہ تکرار گناہ کبیرہ بن جائیگی۔

(۲۶۵) فرمایا آنحضرت نے افضل اعمال لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دُعا استغفار پھر حضرت نے آیہ فاعلم انه لا الہ الا اللہ واستغفر اللہ تلاوت فرمایا۔

(۲۶۶) فرمایا آنحضرت جب تک میں سو بار استغفار نہیں کر لیتا میرے قلب میں گھٹن سی رہتی ہے۔

(۲۶۷) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم مر جائے تو اس کو خدا سے استغفار کرنا چاہیے یہی اس کا کفارہ ہے۔

(۲۶۸) غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ صاحب غیبت کے لئے استغفار کیا جائے۔

(۲۶۹) فرمایا آنحضرت نے بہترین قول لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین استغفار اسی لئے معاف فرماتا ہے فاعلم انه لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک۔

(۲۷۰) فرمایا آنحضرت نے تم کو بتاؤں کہ تمہارا درد کیا ہے اور دوا کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا تو فرمایا مرض تمہارا گناہ ہے اور استغفار دوا۔

(۲۷۱) فرمایا حضرت نے خدا تو بہ کرم میں بھی ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں جو ہوا لکھی القیوم وأوب الیہ پڑھے گا خدا اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ بقدر کف دریا یا اوراق درخت یا ذرات ریگ یا ایام دنیا کی برابر کیوں نہ ہوں۔

(۲۷۲) حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جو نماز عصر کے بعد ستر بار استغفر اللہ کہے گا خدا اس کے سات سو گناہ بخش دے گا۔

(۲۷۳) مسواک

(۲۷۴) حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو شخص دن میں ایک بار مسواک کرے گا خدا اس سے راضی ہوگا اور جنت میں جگہ دے گا اور جو ایک دن میں دو بار مسواک کرے گا وہ سنت انبیا پر۔

اس کی ہر نماز کے بدلے میں سو رکعت کا ثواب عطا فرمایا گیا اور وہ شخص فقر سے محفوظ رہے گا اس کے منہ سے بد بو دور ہوگی دماغ تازہ ہوگا۔ فہم تیز ہوگی کھانا ہضم ہوگا بیماری دفع ہوگی۔ جب دانت صاف ہوں گے اور چہرہ پر نور ہوگا تو ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے۔ خدا اس سے ہر مومن دوسو منہ کے ہزار برس کا ثواب عطا کرے گا۔

ہزار درجہ اس کے لئے بلند کریگا جنت کے دروازے اس کے لئے کھول دیگا اور اس شخص کو داخل کریگا جس کو وہ چاہے گا۔ خدا اس کی کتاب اس کے واسطے ہاتھ میں دے گا اور اس سے بہت کم حساب لے گا دروازے اس پر کھلے ہوں گے دنیا ہی میں وہ اپنا جنت والا گھر دیکھ لے گا۔

جو کوئی ہر روز مسواک کریگا وہ خواب میں حضرت ابراہیم کی زیارت کریگا اور روز قیامت صفوف انبیاء میں داخل ہوگا خدا اس کے دینی اور دنیوی حاجات کو برائے گا اور وہ روز قیامت عرش کے سایہ میں ہوگا۔ جنت میں رفیق ابراہیم و انبیاء ہوگا اور رکعت نماز بعد مسواک خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے ایسی ستر رکعتوں سے جو بدون مسواک پڑھی جائیں۔

توضیح۔ بننا ہر مسواک کے بارہ میں اس قدر اجر و ثواب فضول سے معلوم ہوتا ہے لیکن اگر غایر انہ نظر سے دیکھا جائے تو مسواک کی ضرورت کے محاذ پر سب حق بجانب ہے تمام اطباء اور ڈاکٹروں کا اس اتفاق ہے کہ دانتوں کے گندہ رہنے سے بہت سے مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں بالخصوص امراض معدہ اسی لئے ڈاکٹر اطباء دانت صاف رکھنے پر بڑا زور دیتے ہیں چونکہ صحت کا بڑا دار و مدار دانتوں کی صفائی پر ہے اس لئے احادیث میں ترغیب دلانے کے لئے بڑا زور دیا گیا ہے۔ چونکہ دانت صاف رکھنے والا خدا کی مشین کو خراب ہونے سے بچائے رکھتا ہے اس لئے وہ ضرور بڑے اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ دانت صاف نہ رکھنے کی وجہ سے چونکہ صحت میں خلل پڑتا ہے اس لئے عباد

میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ علاوہ یوں دانت صاف نہ رکھنے والے کے منہ سے چونکہ بو آنے لگتی ہے اس لئے لوگ اس کی صحبت سے نفرت کرنے لگتے ہیں لہذا باہمی ربط و ضبط میں خلل پڑتا ہے جن لوگوں کے دانت صاف نہیں رہتے ان کے خیالات بھی رفتہ رفتہ کشیف ہو جاتے ہیں کیونکہ دانتوں کی گندگی کا اثر دماغ تک پہنچتا ہے۔ دانتوں میں پیپ پیدا ہو جانے سے معدہ کا کام خراب ہو جاتا ہے مسواک اول تو دانتوں پر چلا آتی ہے۔ ان کے بیچ میں غذا کے جو اجزاء ہوتے ہیں وہ رگڑ سے نکل جاتے ہیں نیز یہ کہ مسوڑوں سے خراب پانی نکل جاتا ہے۔

(۲۸) درود

(سورہ احزاب اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اور سلام جو سلام بھیجنے کا حق ہے۔)

احادیث۔ (۲۷۸) فرمایا جناب رسول خدا نے جو مجھ پر ایک بار صلوات بھیجتا ہے خدا اس پر دس بار صلوات بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس بار بھیجتا ہے خدا اس پر سو بار بھیجتا ہے اور جو سو بار بھیجتا ہے خدا اس پر ہزار بار بھیجتا ہے خدا اس کو ہمیشہ کے لئے عذاب نار سے امان دیتا ہے۔

(نوٹ) بندوں کے صلوات بھیجنے سے مراد طلب رحمت ہے اور فرشتوں کے صلوات بھیجنے سے مراد استغفار اور خدا کے صلوات بھیجنے سے مراد رحمت کا نازل کرنا ہے۔

(۲۷۷) فرمایا آنحضرت نے جو میرے اوپر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا خدا اس کے اوپر باب عافیت کو دال دے گا۔ پھر فرمایا جو کوئی میرے اوپر درود بھیجے گا اس کا ذرہ بھر گناہ نہ رہے گا۔

(۲۷۸) عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے بہترین لوگ روز قیامت میں وہ ہوں گے جنہوں نے میرے اوپر بہ کثرت درود بھیجا ہو گا۔

(۲۷۹) فرمایا حضرت نے یا علیؑ جو تمام دن یا تمام دن رات درود بھیجے مجھ پر واجب ہے اس کی سفارش کروں۔ اگرچہ وہ اہل کبار سے ہو۔ (۲۸۰) انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا

روز قیامت تم میں سے وہ شخص ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب ہو گا جس نے دنیا میں کثرت سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجی ہوگی جو مجھ پر جمعہ کے روز یا شنب جمعہ تو بار صلوٰۃ بھیجے گا خدا اس کی ہر صلوٰۃ پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا۔ وہ میری قبر میں اس طرح داخل ہو گا جس طرح تم کسی کے گھر میں ہدیہ لے کر داخل ہوتے ہو اور مجھ کو اس شخص کے نام و نسب سے آگاہ کرے گا جس نے مجھ پر درود بھیجا پس میں اس کا نام و نسب قبیلہ اپنے ایک صحیفہ میں لکھ لوں گا۔

(۲۸۱) انس سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا اس پر ملانچہ ہزار بار بھیجیں گے اور اس پر خدا صلوٰۃ بھیجے گا ۲۰ درجن پر خدا صلوٰۃ بھیجے گا اس پر آسمان کی تمام مخلوق صلوٰۃ بھیجے گی۔

(۲۸۲) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے گناہوں کا

کفارہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے محمد و آل محمد پر درود بھیجے کہ وہ اس کے گناہوں کو مٹانے والی ہے۔

(۲۸۳) فرمایا آنحضرت نے جس نے میرا ذکر کیا اور درود بھیجا وہ شفیق ہے۔ اور جس نے رمضان کو پایا اور نیکی نہ کی وہ بھی شفیق ہے۔ اور جس نے اپنے والدین اور ان کے ساتھ نیکی نہ کی وہ بھی شفیق ہے۔

(۲۸۴) جو شخص محمد و آل محمد پر درود بھیجے گا خدا اس کو بہتر شہدوں کا اجر عطا فرمائے گا۔ اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(۲۸۵) جو شخص میری امت سے مجھے یاد کرے گا اور میرے اوپر درود بھیجے گا خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ ذرات ریز سے زیادہ ہو۔ (۲۸۶) فرمایا آنحضرت نے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا یا اس کو فور سے سنے گا اس کے تین دن کے گناہ نہ دیکھے جائیں گے

(۲۸۷) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی سو مرتبہ روز جمعہ مجھ پر درود بھیجے گا خدا اس کے اسی برس کے گناہ مٹا کر دیگا۔

(۲۸۸) انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گا ایک ہزار بار تو اس کا مقام جنت ہو گا۔

(۲۸۹) فرمایا آنحضرت نے محمد و آل محمد پر درود بھیجنے پر ہے خدا کے نزدیک تہلیل (لا الہ الا اللہ) و تکبیر (اللہ اکبر) اور شیعہ (بحان اللہ)

(۲۹۰) فرمایا آنحضرت نے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا خدا روز قیامت اس کے اوپر نیچے داہنے بائیں ایک نور پیدا کرے گا جو اس کے تمام اعضا کو نورانی بنا دے گا۔

(۲۹۱) فرمایا آنحضرت نے جو مجھ پر درود بھول گیا اس نے جنت کی راہ گم کر دی۔

(۲۹۲) فرمایا آنحضرت نے میسراد پر درود بھیجنا صراط پر ایک نور پیدا کرے گا اور جس کو صراط پر نور حاصل ہوا وہ اہل نار سے نہ ہوگا۔
(۲۹۳) عبداللہ بن عوف سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے بیان کیا کہ مجھ سے جبریل نے اے محمد جو تم پر درود بھیجے گا اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجیں گے اور وہ اہل جنت سے ہوگا۔
(۲۹۴) فرمایا آل حضرت نے تمہارا درود میسراد پر تمہاری عاؤں کے لیے پر وازہ راہ داری ہے یعنی اس کے ذریعہ سے تمہاری دعائیں خدا تک پہنچ سکتی ہیں) اور تمہارے رب کی مرضی کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔

(۲۹۵) فرمایا حضرت نے کوئی دعا ایسی نہیں جس کے اور آسمان کے درمیان حجاب نہ ہو مگر درود بھیجا جاتا ہے تو وہ حجاب ہر طرف ہو جاتا ہے اور دعا اوپر داخل ہوتی ہے ورنہ بلند نہیں ہوتی۔
(۲۹۶) فرمایا حضرت نے جو مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے خدا اس نیکیاں اس کے نام لکھتا ہے اور دس گناہ بخو کرتا ہے۔

(۲۹۷) فرمایا حضرت نے جمعہ کو میسراد پر زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ وہ ایک ایسا دن ہے کہ اس میں اعمال کا ثواب دو چند ملتا ہے اور سوال کرو میسراد سے درجہ اور وسیلہ کا جنت میں لوگوں نے پوچھا درجہ اور وسیلہ کیا ہے فرمایا وہ اعلیٰ درجہ ہے جنت کا جس کو سوائے نبی کوئی نہیں پاسکتا اور میں امید کرتا ہوں کہ

وہ نبی میں ہوں گا۔

(۲۹۸) فرمایا آنحضرت نے مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ خدا فرماتا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں بھی اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔ یسین کر میں نے سجدہ شکر کیا۔

(۲۹۹) انس سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت نے جو میسراد میری آل پر درود بھیجے گا میں اس کی تعظیم کرے گا تو خدا ایک فرشتہ خلق کرے گا جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہوگا اور اس کے دونوں پاؤں زمین کے اندر ہوں گے اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہوگی۔ خدا اس سے کہے گا تو میسراد اس بندے پر درود بھیج جیسا کہ اس نے میسراد نبی پر درود بھیجا ہے پس وہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے گا۔

(۳۰۰) ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جس نے میرے اوپر صلوٰۃ کو لکھا ہے جب تک وہ کتاب باقی رہے گی ملائکہ اس پر صلوٰۃ بھیجتے رہیں گے۔

(۳۰۱) امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا نبی پر صلوٰۃ بھیجنا گناہوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے پانی آگ کو اور آل نبی پر سلام بھیجنا بہتر ہے غلاموں کے آزاد کرنے سے اور محبت رسول فضل ہے جو اہرات سے یا راہ خدا میں تلوار چلانے سے۔

(۳۰۲) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جب تم نبی کا ذکر کرو تو صلوٰۃ بہت بھیجا کرو کیونکہ جو کوئی نبی پر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا خدا اس پر ہزار بار صلوٰۃ بھیجے گا اور اس کے ساتھ ملائکہ کی ہزار صفیں صلوٰۃ بھیجیں گی

(۳۰۹) ابو جعفر سرمدی ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی بعد نماز صبح و نماز مغرب قبل کسی سے کلام کرنے یا کسی سے کلام سننے یا کسی جگہ سے قدم اٹھانے کے درود بھیجے گا خدا اس کی توجہ و حاجت کو پورا کرے گا۔ ستر دینوی اور اُخروی۔ لاوی کہتا ہے میں نے پوچھا صلوٰۃ اللہ، صلوٰۃ ملائکہ اور صلوٰۃ مومنین کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا اللہ کی صلوٰۃ نام ہے رحمت خدا کا اور ملائکہ کی صلوٰۃ تزیکیہ ہے اور مومنین کی صلوٰۃ ان کی دعا ہے نبی کے لئے جس کسی نے نبی پر صلوٰۃ بھیجی اس نے آل محمد کو مسرور کیا پھر فرمایا جس نے اس طریقے سے صلوٰۃ بھیجی اُس نے آل محمد کو مسرور کیا اللہم صل علی محمد وال محمد فی الاولین و صل علی محمد وال محمد فی الآ

94

(۲۰۸) فرمایا حضرت رسولؐ کو انے جو شخص روزِ جمعہ پر سو مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا خدا اُس کی ساٹھ اُخروی حاجات پوری کرے گا۔ جو شخص

اور جو کوئی تین بار شام کو یہی صلوٰۃ بھیجے گا اس شخص کو اس کی برابر یہ ثواب ملیگا جس نے اپنی تہائی نمازیں یا آدھی نمازیں یا کل نمازیں رسول کے لئے پڑھی ہوں۔

(۳۱۰) حضرت ابو عبد اللہ سے منقول ہے کہ ایک شخص آں حضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنی تہائی نمازیں آپ کے ذریعہ سے قرار دیں فرمایا بہتر ہے پھر اس نے کہا نصف قرار دیں فرمایا یہ اسی سے افضل ہے اس نے کہا کل قرار دیں۔

فرمایا خدا تیرے مقاصد دینی اور دنیوی پورے کرے گا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ اس قرار دینے کا کیا مطلب ہے فرمایا علیہ السلام نے کوئی شے پیش خدا اس وقت تک نہیں آتی جب تک محمد و آل محمد پر صلوٰۃ بھیج کر شروع نہ کیا گیا ہو۔

(۳۱۱) ایک روز حضرت رسولؐ نے فرمایا یا علیؑ کیا میں تمہیں کوئی خوشخبری سناؤں عرض کی میں کسے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ آپ تو ہمیشہ ہر خیر کے منبش رہے ہیں ضرور سنائیے فرمایا جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص میری امت میں سے مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود بھیجے گا۔ اس کے لئے بابائے آسمان مفتوح ہو جائیں گے اور اس پر ملائکہ ستر بار درود بھیجیں گے اگر وہ گنہگار ہو گا تو گناہ اس سے دور ہو جائیں گے جیسے خزاں میں درخت سے پتے گرتے ہیں اور خداوند عالم کہے گا خوشحال تیرا اے میرے بندے اور خوشحال تہمارا اے میرے ملائکہ تم میرے نبی پر شتر بار صلوٰۃ بھیجتے ہو اور میں اس پر سات سو بار صلوٰۃ بھیجتا ہوں اے علیؑ اگر کوئی مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اور میرے

اہل بیت کو اس میں شریک نہ کرے تو اس کی صلوٰۃ اور آسمان کے درمیان شتر پر پڑے پڑ جائیں گے اور خداوند عام فرمائے گا نہیں ہے نیکی اور اجات تیرے لئے ملائکہ کو حکم ہو گا جب تک یہ نبی کے ساتھ عترت کو شامل نہ کرے ہرگز اس کی دعا کو بلند نہ کرے وہ دعا ضرور رکی رہے گی تا وقتیکہ میرے اہل بیت کا الحاق نہ کیا جائے۔

(۳۱۲) حضرت ابو عبد اللہ سے کسی نے پوچھا کہ فضل اعمال روز جمعہ کیا ہے فرمایا بعد عصر محمد و آل محمد پر تین مرتبہ صلوٰۃ بھیجنا اور اگر اس سے زائد ہو جائے تو پھر کہنا ہی کیا ہے جو شخص جمعہ کے دن کہے رب صل علی محمد و اہل بیت محمد خدا اس کی دعا قبول کو پورا کرے گا جن میں تین دینی ہوں گے اور شتر آخر دی۔

(۳۱۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا شب جمعہ اور روز جمعہ صدقہ دینا ایک ہزار حسنہ کی برابر ہے اور شب جمعہ اور روز جمعہ محمد و آل محمد پر صلوٰۃ بھیجنا ہزار حسنہ ہیں جن کی وجہ سے ہزار گناہ ساقط ہوتے ہیں اور ہزار درجات بلند ہوتے ہیں شب جمعہ محمد و آل محمد پر صلوٰۃ بھیجنا آسمانوں میں قیامت تک ایک نور پیدا کر دیتا ہے اور ملائکہ سموات اور وہ فرشتے جو قبر رسولؐ کا محافظ ہے قیامت تک اس کے لئے خدا سے استغفار کریں گے۔

فائدہ صلوٰۃ (از مترجم) یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ صلوٰۃ کا فائدہ کس کی طرف عود کرتا ہے امت کی طرف یا رسول کی طرف اس بات کو تو کوئی ذی عقل تسلیم نہ کرے گا کہ محمد و آل محمد ایسا نبی اپنی امت کے ارساں ثواب کا محتاج ہو کیونکہ وہ خیر محض اور مرکز

تقسیم ہوتا ہے اور جب اہل شہر کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ حکام سے پانی بڑھا دینے کی درخواست کرتے ہیں اسی طرح جب ہم محتاج رحمت ہوتے ہیں تو مبداء فیاض سے محمد و آل محمد پر درود بھیج کر مزید رحمت کے طلبگار ہوتے ہیں۔

(۲۹) وضو

(سورۃ امداد) اے ایمان! واجب تم نماز کو گھڑے ہو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کو کہینوں تک دھوؤ اور اپنے سر اور بیروں کا گٹھن تک مسح کرو۔ احادیث: حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ جو وضو میں اللہ کا نام اذکر کرے گا تو اس کا تاج جسم طہر ہو جائے گا اور ایک وضو دوسرے وضو تک کفارہ بن جائے گا۔ ان گناہوں کا جو ان دونوں کے درمیان ہوں اور جو اسم خدا کا ذکر نہ کرے گا تو اس کا صرف اتنا ہی بدن طہر رہے گا جس حصہ تک پانی پہنچا ہو گا۔

مردی ہے کہ ایک دن حضرت علیؑ کے پاس محمد حنفیہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا اب محمد وضو کے سے طرف لاؤ محمد نے فوراً حکم کی تعمیل کی آپ نے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے اور فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا لَمْ یَجْعَلْهُ خَبَسًا پھر آپ نے استنجا کیا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فِرْعٰوْنَ وَاسْتَرْعِزْ عِزِّیْ وَحَدِّثْنِیْ عَلٰی النَّاسِ۔ اس کے بعد وضو فرمایا اور جب کلی کی تو فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ لِقٰی حُجَّتِیْ یَوْمَ الْقَاٰتِ وَ اَطْلِقْ لِسَانِیْ

(۳۱) ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ وضو

خیر میں ان کو لوگوں سے نیچی طلب کرنے کی احتیاج نہیں پس متعین ہوا کہ اس کا تمام تر ثواب اُمت کی طرف ٹوٹتا ہے اور صورت اس کی یہ ہے کہ خداوند عالم کریم بالذات ہے جس کو چاہے دیدے اور جتنا چاہے دیدے اس کے خزانہ عامرہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور یہ بھی مسلم ہے کہ عطا مطابق مراتب و درجات ہوتی ہے جس درجہ کا ہوتا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہم ناقص و کم ظرف و کم استعداد لوگ جو اذمطلق اور غنی مطلق مبدء کے جو دو سخا کی قابلیت و استعداد نہیں رکھتے ہم اس کی رحمت واسو کے بلا واسطہ قابل نہیں اس کے دریائے رحمت کے مقابل ہماری مثال ایک ادنیٰ کوزہ کی ہے۔

ع گنجائش بھر دے سیکو ممکن نیست۔ اس کی رحمت واسو کے لئے ایک جوہر قابل کی ضرورت ہے کہ اولاً بذات اس پر نزول رحمت ہو اور اس کے واسطہ سے ہم تک پہنچے اور محل قابل و مستعد پہلا مقام مصدر سے صادر ہونے کا ہے لَوْ کَانَ لِمَا خَلَقْتُ اِلَّا فَلَکَ پس محل نزول رحمت الہی وجود پیغمبر صلعم ہے چونکہ وہ نبی کریم اور مظہر جو اذمطلق ہے لہذا وہاں بھی بخل نہیں اس لئے وہ خدا سے لیکر ہم کم ظرفوں کو پہنچاتا ہے۔ پس صلوات بھیج کر ہم لیتیم دید بخت اس ذات کریم کے لئے میدان فیاض سے طلب رحمت کرتے ہیں اور وہ بخیل نہیں لہذا وہاں سے وہ رحمت ہم پر تقسیم ہوتی ہے۔

مثال مادحتی بہ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بڑے شہروں میں پانی کے لئے ایک خزانہ بنایا جاتا ہے (واٹر ورکس) حکام و منتظم ازل و ہاں پانی پہنچاتے اور بقدر ضرورت اور خواہش اہل شہر کو

کرتے وقت اپنی آنکھوں کو کھول لیا کر و شاید وہ اس کی برکت نازیم کو دیکھیں۔
(۳۱۵) ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص با طہارت ہو کر فرش خواب پر جائیگا تو اس کا فرش مسجد کے فرش کی مانند ہوگا۔

(۳۱۶) فرمایا جناب رسول خدا نے اے علی جب تم وضو کرو تو یہ کہو بسم اللہ اللہم اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوءِ وَالسَّلَوةِ تَمَامَ رِضْوَانِکَ وَغُفْرَانِکَ۔ پس یہ تمام وضو تمام صلوٰۃ اور تمام مغفرت ہے اور یہی وضو کی زکوٰۃ ہے۔

(۳۱۷) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے نہیں جائز ہے نماز کسی شخص کی جب تک پانچ عضو (منہ دونوں ہاتھ سر اور پیر) کی طہارت پانی سے نہ ہو اور قلب کی توبہ سے۔

جب وقت نماز آتا تو امیر المومنین علیہ السلام کے اعضائے بدن میں تھر تھری سی پڑ جاتی۔ اور چہرے کا رنگ بدلنے لگتا تھا کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ عند ذلیل کا بارگاہ رب جلیل میں حاضر ہونے کا وقت آیا اسی طرح جب امام جن علیہ السلام وضو کرتے تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور بدن کا ایک ایک جوڑا کانپنے لگتا کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا جو شخص ملک جبار کے سامنے کھڑا ہو گا اس کا رنگ رخ زرد پڑ ہی جانا چاہیئے اور اعضا میں تھر تھری پیدا ہونی چاہیئے۔ اور جب پیر نے پانی دیا تو فرمایا اللہم لا تَحْمِیْدِیْ عَلٰی رِیْحِ الْحَیَّہِ در دنیا اور یحٰنہا و طیبہا اور جب نہ دعویٰ تو فرمایا۔

اللہم لَبِیْضٌ وَجْہِیْ یَوْمَ تَبْیِضُ فِیْہِ الْوُجُوہُ وَلَا تَسْوَدُ فِیْہِ وَجْہِیْ یَوْمَ تَسْوَدُ فِیْہِ الْوُجُوہُ اور جب دُعا ہاتھ دھویا تو فرمایا۔

اللہم اعْظِنِیْ رَاجِلًا تَبِیْرَیْ وَحَاسِبًا یَّسِیْرًا۔ جب بایاں ہاتھ دھویا تو فرمایا اللہم لا تَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مَنِّیْ وَرَاطْہِمَایْ وَلَا تَجْعَلْہَا مَعْلُوْلَتَہُ اِلٰی عُنُقِیْ وَاعُوْذُ بِکَ مَقْطُوْعَاتِ الْمِیْزَانِ جب سر کا مسح کیا فرمایا اللہم

بِرَحْمَتِکَ وَبِرِکَاتِکَ وَخَیْرَکَ وَبِعَافِیَّتِکَ جب پاؤں کا مسح کیا تو فرمایا۔ اللہم ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلٰی الصِّرَاطِ لِیُہْتَدٰی فِیْہِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ فِیْہَا یَرْضٰی لَکَ عَنِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ پھر اپنے فرزند سے فرمایا کہ محمد جو کوئی میری طرح وضو کرے گا اور میری طرح ذکر خدا کریگا خداوند عالم اس کے وضو کے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کریگا جو اس کے لئے بیس و تقدیس کرتا رہے گا اور روز قیامت تک خدا اس کے لئے ثواب دیتا رہے گا۔ (۳۱۸) حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جو شخص وضو کر کے رد مال سے اعضا وضو صاف کر لیا گا اسے صرف ایک نیکی کا ثواب ملے گا اور جو خشک ذکر کرے گا اسے تین نیکیوں کا ثواب عطا کریگا۔

(۳۱۹) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص مغرب کی نماز کے لئے وضو کرے تو اس کا یہ وضو گناہوں کا کفّارہ بن جائے گا جو اس سے تمام دن میں سرزد ہوئے ہوں گے سوائے گناہان کبیرہ کے۔

(۳۰) اوقات نماز

(بنی اسرائیل) نماز کو قائم کرو زوال شمس کے بعد سے اول ظلمت شب تک اور صبح کو نماز ادا کرو بے شک صبح کی نماز کی شہادت دینے والی ہے۔

(سورہ طہ) اپنے رب کی حمد کی تسبیح کر قبل سورج نکلنے کے اور قبل اُس کے غروب ہونے کے اور ایک گھڑی رات سے تسبیح کرو اور رات کے دونوں طرفوں میں شاید کہ وہ راضی ہو جائے۔

احادیث :- (۳۲۳) امیر المؤمنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے حضرت رسول خدا سے سوال کیا کہ آپ کی امت پر پانچوں وقت کی نماز کیوں فرض کی گئی ہے؟ فرمایا جب سورج طلوع کرتا ہے اور زوال کے قریب پہنچتا ہے تو اس کا ایک حلقہ یا دائرہ ہے جس میں وقت زوال داخل ہوتا ہے اس میں داخلہ کے بعد ہی سے زوال شروع ہو جاتا ہے پس اس وقت ہر شے ذات الہی کی تسبیح کرتی ہے۔ یہی وہ گھڑی ہے جس میں میرا رب مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ پس خدا نے مجھ پر اور میری امت پر اس میں نماز فرض کر دی اور فرمایا اقم الصلوٰۃ لدلوك الشمس الى غسق الليل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهودا اور یہی وہ گھڑی ہے جس میں لوگ روز قیامت جہنم میں ڈالے جائیں گے پس جو مومن اس وقت رکوع سجدہ یا قیام میں ہے گا خدا اس کے جسم پر آگ کو حرام کرے گا اور نماز عصر یہ وہ گھڑی ہے جب آدم نے گندم کھایا تھا اور خدا نے اُن کو جنت سے نکالا تھا پس خدا نے ان کی اولاد کو قیامت تک کے لئے اس وقت کی نماز کا حکم دیا اور میری امت پر اس کو فرض قرار دیا یہی نماز تمام نمازوں سے زیادہ اس کی حفاظت کرے گی۔

اب رہی نماز مغرب یہ وہ گھڑی ہے جس میں آدم نے توبہ کی اور گہیوں کھانے اور توبہ کرنے کے درمیان تین سو برس ایام دنیا ہوتے ہیں ایام آخرت

ایک دن ہزار برس کا ہوتا ہے پس یہ دنیوی تین سو برس کا زمانہ روز آخرت کا وہ وقت تھا جو ما بین عصر اور عشا تھا حضرت آدم نے اُس وقت تین رکعت نماز پڑھی ایک رکعت اپنی خطا کی بنا پر ایک رکعت حوا کی خطا کی بنا پر اور ایک رکعت اپنی توبہ کی بنا پر پس خدا نے عوف جل نے ان تینوں رکعتوں کو میری امت پر فرض قرار دے دیا اور یہی وہ گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کا میرے رب نے یوں حکم دیا ہے۔ حین تمسبون وحین تصبیحون۔ رہی نماز عشا تو چونکہ قبریں تاریکی ہوتی ہے اور روز قیامت بھی تاریکی ہوگی لہذا خدا نے مجھے اور میری امت کو اس وقت کی نماز کا حکم دیا تاکہ قبریں منور ہو جائیں اور مجھ کو اور میری امت کو صراط پر نور عطا کرے جس شخص کا قدم نماز عتمہ کی طرف اٹھے گا خدا اس کے جسم پر نار کو حرام قرار دے گا اور عتمہ وہ نماز ہے جو خدا نے نبی کے قبل مرسلین کے لئے پسند فرمائی تھی اور نماز صبح اس لئے قرار دی گئی ہے کہ سورج شیطان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے یعنی شیطان علی الصبح سورج نکلنے تک بانوں کے ہیکلے میں پوری کوشش کرتا ہے پس خدا نے مجھے قبل طلوع شمس نماز پڑھنے کا حکم دیا اور قبل اس کے کہ کافر سورج کو سجدہ کریں ہم خدا کو سجدہ کرتے ہیں اس نماز میں جلدی کرنا یعنی طلوع شمس سے پہلے پڑھنا خدا کو زیادہ محبوب ہے۔ یہی وہ نماز ہے جس کی گواہی ملائکہ روز شب دیتے ہیں۔ یہودی نے یہ سن کر کہا آپ سچ کہتے ہیں۔

(۳۲۴) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حضرت

اے اُمّت محمدؐ۔ اللہ اور اس کے ملائکہ اس بات کو جانتے ہیں کہ میں نے تم کو وقت نماز کی خبر دی ہے۔ پس تم اس کے لئے فارغ ہو جاؤ کیونکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور حنی علی الصلوٰۃ سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے دین کو تم پر ظاہر کر دیا ہے۔ پس تم اسے ضائع نہ کرو بلکہ عہد کرو خدا تمہارے گناہ بخش دے گا تم اپنی نماز کے لئے فراغت حاصل کرو کیونکہ وہ تمہارے دین کا ستون ہے اور حنی علی الفلاح سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اے اُمّت محمدؐ۔ خدا نے تم پر ابواب رحمت کو کھول دیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اس کی رحمت سے اپنا حصہ لے لو کہ وہ تم کو دنیا و آخرت میں فائدہ دیگا اور جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ لوگو! اپنے نفسوں پر رحم کرو کیونکہ میں تمہارے لئے کوئی عمل اس سے افضل نہیں جانتا پس تم اپنی نماز سے فارغ ہو قبول اس کے کہ تم کو ندامت حاصل ہو اور جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اے مسلمانو! اس بات کو سمجھ لو کہ میں نے آسمان اور ساتوں زمینوں کی امانت تمہاری گردنوں میں ڈال دی ہے اب چاہے اسے قبول کرو چاہے نہ کرو۔ قبول کرنے والا فائدہ میں رہے گا اور رد کرنے والا نقصان میں ہے میں خدا کے سامنے اس کا دشمن بنوں گا اور جس کا میں دشمن بنوں گا۔ اس کا حال سب سے زیادہ خراب ہوگا۔ اے علی! اذان ایک نور ہے جس نے قبول کر لیا نجات پائی اور جو قبول کرنے سے عاجز رہا وہ نقصان میں رہا۔ پھر فرمایا موزنون کی گردنیں روز قیامت بلند ہوں گی موزن کی اذان کو قبول کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اور سجدہ کی طرف جانا خدا و رسولؐ کی اطاعت ہے پس جو خدا و رسولؐ کی اطاعت کرے گا

آدم جنت سے علیحدہ کئے گئے تو ایک سیاہ داغ ان کے چہرہ سے قدموں تک پیدا ہو گیا جسے دیکھ کر وہ بہت محزون ہوئے اور روئے جبریل نے کہا اے آدم! اٹھو اور نماز پڑھو یہ پہلی نماز کا وقت ہے پس وہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اس سے وہ داغ ان کی گردن سے مٹ گیا دوسری نماز کے وقت پھر جبریل آئے اور کہا اے آدم! اٹھو اور نماز پڑھو کہ یہ دوسری نماز کا وقت ہے انھوں نے دوسری نماز پڑھی اس مرتبہ وہ داغ ناف تک مٹ گیا اسی طرح تیسری اور چوتھی پڑھی جب پانچویں پڑھی تو وہ داغ بائکل دور ہو گیا پس خدا کی حمد و ثنا کی جبریل نے کہا تمہاری اولاد کے گناہوں کی مثال ہی داغ کی سی ہے جو ان میں پانچویں وقت نماز پڑھے گا اس کے گناہ اسی طرح دور ہو جائیں گے جیسے تمہارے داغ۔

(۳) اذان

(سورہ مائدہ) جب تم نماز کے لئے ندا دیتے ہو تو لوگ اس کا مذاق اڑاتے اور کھیل سمجھتے ہیں اے محمدؐ یہ ناسمجھ قوم ہے۔
(۳۲۵) امیر المؤمنین علیہ السلام نے اذان کی بابت رسولؐ سے سوال کیا۔ فرمایا یا علی! اذان محبت ہے میری اُمّت پر اور تفسیر اس کی یہ ہے جب موزن کہتا ہے اللہ اکبر تو اس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا یا تو میرے اس قول پر گواہ ہے کہ میں اُمّت محمدؐ سے یہ کہتا ہوں کہ نماز آہستگی سے اس کے لئے تیار ہو جاؤ اور دینی مشاغل کو چھوڑ دو اور جب وہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو مقصد یہ ہوتا ہے کہ

۱۰۶ صدیقین اور شہداء کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا اور داؤد علیہ السلام جنت میں اس کے رفیق ہوں گے اور اس کو داؤد علیہ السلام کا ثواب ملے گا۔ فرمایا آنحضرت نے موزن کی اجابت رحمت ہے اور ثواب اس کا جنت ہے اور جو کوئی قبول نہ کرے گا میں روز قیامت اس کا دشمن ہوں گا پس بشارت ہو داعی خدا کے قبول نہ کرنے والے اور مسجد کی طرف چلنے والے کے لیے جو مومن ہو گا وہ ضرور اس آواز کو قبول کریگا۔

(۳۲۶) جن لوگوں نے موزن اور توبہ کرنے اور شہداء کے قول کو قبول کیا وہ ایک ایسے مقام میں ہوں گے جہاں کوئی خوف ان کو ایسے مقام پر نہ ہوگا جہاں اور سب خائف ہوں گے۔

(۳۲۸) فرمایا آنحضرت نے جس نے موزن کی اجابت کی میں خدا کے سامنے اس کا شفیق ہوں گا اور خدا اس کے پوشیدہ اور غلانیہ گناہ معاف کر دیگا اور ہر اس رکعت کے بدلے جو امام کے ساتھ ادا کریگا سات سو رکعت کا ثواب عطا فرمائے گا اور ہر رکعت کے عوض جنت میں ایک شہر عطا کریگا۔

(۳۲۹) فرمایا آنحضرت نے جو شخص اذان کو سن کر اس کی اجابت کریگا وہ عند اللہ سچا ہوگا۔

(۳۳۰) جو شخص داعی خدا یعنی موزن کی اجابت نہ کرے گا اسلام سے اس کو کوئی حصہ نہ ملے گا اور جو اجابت کرے گا جنت اس کی مشاق ہوگی۔

(۳۲) فضائل مساجد

(سورہ توبہ) مساجد خدا کو پیغمبر کرتا ہے۔ اللہ اور یوم آخر پر ایمان لایا ہے اور نماز کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ کو ادا کرتا ہے اور خدا کے

سوا کسی سے نہیں ڈرتا ایسے ہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔

(سورہ بقرہ) جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو کہتے جاتے تھے اے ہمارے رب ہماری اس خدمت کو قبول کر۔

مروی ہے کہ جب حضرت رسول خدا مسجد میں داخل ہوتے تھے اور دہننا پیر رکھتے تھے تو یہ فرماتے تھے بسم اللہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اے علیؑ جو شخص مسجد میں داخل ہو کر یہ کلمات کہے گا خدا اس کی ہر نماز کو قبول کرے گا اور ہر رکعت کے بدلے میں نو رکعت

..... کا ثواب عطا کرے گا اور جب نکلتے وقت یہ کلمات کہے گا جو میں نے کہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور ہر قدم پر نیکیاں اس کے نام پر لکھے گا۔

(۳۳۱) فرمایا آنحضرت نے جب کوئی مسجد میں داخل ہو اور کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تو شیطان ہمارے کانفرہ مار کر کہتا ہے کہ میری کڑوٹ گئی اور خدا اس مصلی کو ایک سال کی عبادت کا ثواب کرامت نص فرماتا ہے اور جب یہی کلمات مسجد سے کہتا ہوا نکلے تو خدا سو نیکیاں اس کے نام لکھتا ہے اور سو درجے بلند کرتا ہے۔

(۳۳۲) جب کوئی مومن مسجد میں داخل ہو اور دہننا پاؤں اندر رکھے تو فرشتے کہتے ہیں خدا نے تیری مغفرت کی اور جب باہر نکلے اور بایاں پاؤں رکھے تو ملائکہ کہتے ہیں خدا نے تیری حفاظت کی اور تیری حاجتوں کو پورا کیا اور جنت کو تیرے اس عمل کا بدلہ قرار دیا۔

(۳۳۳) فرمایا علی بن الحسینؑ نے مکہ کی تسبیح بہتر ہے عاقین کے اس خارج سے جو راہ خدا میں حرج نہ جائے اور پھر فرمایا جو مکہ میں

کے داہنی طرف ایک باغِ جنت کے باغوں میں سے ہے اور آخر میں نبی
نماز واجب کا اس میں ادا کرنا ہزار نمازوں کی برابرت ہے اور نماز نافلہ
پانچو نمازوں کے مساوی۔ بغیر تلاوت و ذکر کے صرف اس میں بیٹھ
جانا ہی عبادت ہے اگر لوگ جان لیں کہ اس میں کیا چیز ہے تو لوگ ہاتھ
اور پیٹ سے اس کی طرف چل کر آئیں۔

(۳۲۹) ابو حمزہ شامی سے مروی ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے
اسطوانہ سا بود (ساتواں) کے متعلق سوال کیا فرمایا یہ مقام امیر المومنین
علیہ السلام کا ہے امام حسن پانچویں ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے
جب امیر المومنین علیہ السلام نہ رہے تو امام حسن دیاں نماز پڑھنے لگے اور
وہ بابِ کندہ سے متصل ہے۔

(۳۳۰) ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے
سنا ہے کہ کیسی اچھی ہے مسجد کوفہ جس میں ایک ہزار نبی اور ایک ہزار
وصی نے نماز پڑھی اور اسی کے اندر سے تور نے جوش مارا اور اسی میں
سفینہ لوح جاری ہوا اس کے داہنی طرف رضوان ہے اور وسط میں یمن
جنت ہے اور بائیں طرف مکہ ہے راوی نے پوچھا مکہ کسے کیا سنی ہیں
فرمایا منازلِ رحیم۔ شیطان مسجد کوفہ میں ایک نازدہ ثواب رکھتی ہے
جو اور مسجدوں میں ہزار نمازیں۔

(۳۳۱) ابوجعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ بیت المقدس میں نماز پڑھنا
ہزار نمازوں کا ثواب رکھتا ہے اور مسجدِ عظمیٰ میں تنو نمازوں کا اور مسجد
قبلہ میں ۲۵ نمازوں کا اور مسجدِ سوق میں بارہ نمازوں کا ثواب اور جو
گھر میں ادا کرے گا اس کو صرف ایک ہی نماز کا ثواب ہوگا۔

قرآن کو ختم کرے وہ نہ مرے گا یہاں تک کہ رسول اللہ کو یا ان کی منزلت
کو جنت میں دیکھ لے۔

(۳۳۲) فرمایا جناب رسول خدا نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس
میں بادشاہوں کا حج بغرض تفریح ہوگا اور اغنیا کا حج بغرض تجارت
اور مساکین کا بغرض سوال۔

(۳۳۳) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے مکہ حرمِ خدا ہے اور مدینہ
حرمِ رسول اور کوفہ میرا حرم ہے جو کوئی جبار اس میں سے گزرنے کا
ارادہ کرے گا خدا اس کو توڑ دے گا۔

(۳۳۴) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اس بات کو جان لیں
کہ سجدہ کوفہ میں کیا چیز ہے (یعنی وہاں جانے کا کس قدر ثواب ہے تو البتہ
وہ دور دراز مقام سے نازد اور اجلہ ہوتا ہے کہ آئیں۔ نمازِ فریضہ کا میں ادا
کرنا ایک حج کی برابر ہے اور نافلہ ادا کرنا عمرہ کی برابر۔

(۳۳۵) امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مسجد کوفہ میں نماز نافلہ پڑھنا
ایک عمرہ کی برابر ہے جو حضرت رسول خدا کے ہمراہ کیا ہوا اور فریضہ ادا
کرنا اس حج کی برابر ہے جو آنحضرت کے ہمراہ کیا گیا ہو۔ اس مسجد میں ہزار
نبیوں اور ہزار وصیوں نے نماز پڑھی۔

(۳۳۶) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی عباد صالح یا نبی ایسا
نہیں جس نے مسجد کوفہ میں نماز نہ پڑھی ہو حتیٰ کہ شبِ معراج حضرت رسول
خدا وہاں پہنچے تو جبریل امین نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کون
مقام ہے۔ اے رسول اس وقت آپ مسجد کوفہ کے مقابل ہیں۔ یہاں
اترنے کی خدا سے اجازت طلب کیجئے اور دو رکعت نماز پڑھیے اور اس

(۳۴۸) جو شخص ایک رات مسجد میں چراغ جلانے گا خدا اس کے ستر برس کے گناہ بخش دے گا اور ایک برس کی عبادت اس کے نام لکھے گا۔ اور جنت میں اس کے لئے ایک شہر ہوگا اور جو ایک رات سے زیادہ جلانے کا توجہ دس راتیں تمام ہو جائیں گی تو خدا اس کو وہ ثواب کرامت فرمائے گا کہ تعریف کرنے والے اس کی تعریف سے عاجز رہیں گے اور اگر ایک ماہ جلانے کا تو خدا آتش دوزخ کو اس پر حرام قرار دے گا۔

(۳۴۳) فضیلت نماز پنجگانہ

(سورۃ المؤمنون) ان مومنوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔

(۳۴۹) فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ایک فرشتہ سجائیل نامے پیدا کیا ہے جو نماز پڑھنے والوں کے لئے طلب مغفرت کرتا ہے جب مومنین وضو کر کے نماز صبح ادا کرتے ہیں تو وہ فرشتہ خدا سے ان کے لئے برأت حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے۔ میں اللہ باقی ہوں اے میرے بندو اور اے میری کینز و تم میری حرز و حفاظت میں ہو اپنی عزت کی قسم میں نے تمہارے شہر تک کے گناہ بخش دیئے۔ اسی طرح جب ظہر کا وقت داخل ہوتا ہے اور مومنین وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں تو وہ فرشتہ خدا سے دوسری برأت کو حاصل کرتے ہیں جس میں لکھا ہوتا ہے میں خدا سے قادر ہوں اے میرے بندو میری کینز و میں نے تمہارے گناہ نیکیوں سے بد دیئے اور تمہارے گناہ بخش دیئے اور میں نے تم سے راضی ہو کر تم کو دے

(۳۴۲) فرمایا جناب رسول خدا نے مسجد میں بغاوت کی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح کھالیتا ہے جس طرح چوپایہ گھاس کو مسجدوں میں کبھی بہ و ن ہمارا داخل نہ ہو ورنہ روز قیامت مسجد اس کی شکایت کرے گی۔ جو شخص بغیر کسی عذر کے مسجد میں سوئے گا خدا اس کو کسی ایسے درد میں مبتلا کرے گا جس کا کوئی علاج ہی نہ ہو۔

(۳۴۳) فرمایا آنحضرت نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ میری امت کے لوگ مسجدوں میں آکر بیٹھیں گے اور وہاں دنیا اور مٹ دنیا کا ذکر کریں گے تم ان سے مجالست نہ کر دیکھو کہ ان کی کوئی حاجت اللہ کی طرف نہیں۔

(۳۴۴) فرمایا آنحضرت نے جس نے مسجد میں جا روپ کشی کی خدا اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جس نے مسجد سے اتنا کوڑا دور کیا جتنا آنکھ میں پڑ جاتا ہے تو خدا اپنی رحمت کے دوحصے اس کے لئے تحریک کرتا ہے۔

(۳۴۵) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جن گھروں میں رات کو نماز پڑھی جاتی ہے ان کی روشنی اہل آسمان کو ایسی نظر آتی ہے جیسے ستاروں کی روشنی زمین والوں کو۔

(۳۴۶) فرمایا حضرت رسول خدا نے تین چیزیں پیش خدا شکایت کریں گی ان میں ایک مسجد ہے جو بران ہو اور کوئی نماز نہ پڑھتا ہو۔

(۳۴۷) انس سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص مسجد میں چراغ جلاتا ہے ملائکہ اور حاملین وحش اس وقت تک اس کے لئے استغفار کرتے ہیں جب تک اس کی ضوابطی رہتی ہے۔

بزرگی میں جگہ دی جب رات عصر وہ نماز پڑھتے ہیں تو وہ فرشتہ تمیری برأت حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے میں خدا جلیل ہوں میرا ذکر بزرگ ہے اور میری شان بڑی ہے اے میرے بندو اور میری کینز و امیں نے تمہارے بدلوں پر آگ کو حرام قرار دیا اور تم کو مساکن ابراہیں جگہ دی اور اپنی رحمت سے شر اشرار کو تم سے دفع کیا اور جب وقت مغرب نماز پڑھتے ہیں فرشتہ چوتھی برأت حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے میں خدا کے جاہلوں اے میرے بندو اے میری کینز و امیں میرے ملائکہ تمہارے پاس سے خوش ہو کر آئے پس میرے لئے یہ سزاوار ہے کہ میں تم کو خوش کروں اور تمہاری مرادیں روز قیامت میں پوری کر دوں جب وقت عشا آتا ہے اور مومنین وضو کے لئے نماز پڑھتے ہیں تو فرشتہ پانچویں برأت ان کے لئے حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے میں اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی رب نہیں اے میرے بندو اے میری کینز و امیں نے اپنے گھہرے دل کو چھوڑا اور میرے گھروں کی طرف تم چلے اور میرے ذکر کو تم نے خاص کیا اور میرے حق کو تم نے پہچانا اور میرے فرائض کو تم نے ادا کیا اے سخیل اور اے ملائکہ تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں ان سے راضی ہو گیا پس سخیل بعد نماز عشا تین بار ندا دیتا ہے اے ملائکہ خدا کے تعالیٰ نے مصلحتیں موحدین کے گناہوں کو بخش دیا پس کوئی جگہ سبع سموات میں ایسی نہیں جو مصلحتیں کے لئے طلب مغفرت نہ کرتا ہو۔ مردوں اور عورتوں میں سے جسے نماز شب کی توفیق دیتا ہے اور وہ خلوص سے کامل وضو کرتا ہے اور نیت صادق قلب سلیم اور بدن خاشع اور دل آئینہ نماز پڑھتا ہے تو خدا اس کے پیچھے نو صفیں ملائکہ

کی قرارداد دیتا ہے جس کی ہر صف میں بے شمار ملائکہ ہوتے ہیں اور ہر صف کا ایک کنارہ مشرق میں اور ایک مغرب میں ہوتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو خدا بقدر ان فرشتوں کی تعداد کے ان کے درجات معین کرتا ہے۔

اس سے بڑھ کر کرم اور بخشش اور کیا ہو سکتی ہے بشارت ہو اس شخص کو جو اسے حاصل کرے اور وائے ہو اس پر جو اس سے محروم رہے۔ (۳۵۰) فرمایا آنحضرت نے نماز ستون دین ہے۔

(۳۵۱) فرمایا آنحضرت نے ہر شے کے لئے ایک زینت ہے اسلام کی زینت نماز پنجگانہ ہے نماز مرضات الہی اخت ملائکہ سنت انبیاء اصل ایمان۔ اجابت دعا۔ قبول اعمال۔ برکت رزق۔ راحت بدن دشمن سے بچنے کا بتیار اور شیطان سے کراہت کا ذریعہ ہے۔ یہ نماز والے اور ملک الموت کے درمیان شفیع ہوگی قبر میں چراغ بنے گی دونوں پہلوؤں کے نیچے فرش ہوگی منکر و نکیر کا جواب ہوگی۔ رنج و خوشی کی سوس ہے قبر سے لے کر قیامت تک ساتھ جانیوالی ہے۔

(۳۵۲) فرمایا آنحضرت نے نماز خدا سے قربت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ (۳۵۳) ہر شے کا ایک رکن ہوتا ہے مومن کا رکن نماز ہے ہر شے کا ایک چراغ ہے ہے قلب مومن کا چراغ نماز پنجگانہ ہے ہر شے کی ایک قیمت ہوتی ہے جنت کی قیمت نماز پنجگانہ ہے ہر شے کے لئے ایک برأت ہوتی ہے مومن کی برأت دوزخ سے نماز ہائے پنجگانہ ہیں نماز دین و دنیا کی بہتری ہے اس سے کافر و مومن اور مخلص و منافق میں امتیاز ہوتا ہے نماز ستون دین پناہ جسم اور زینت اسلام ہے و وحیہ

کی مناجات اپنے حبیب سے ہے وہ حاجتوں کے پورا کرنے کا ذریعہ ہے اور توبہ کرنیوالوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور احسان کا تذکرہ کتبمال میں برکت اور رزق میں وسعت کا سبب ہے اس سے دعائیں قبول ہوتی ہیں ملائکہ نماز پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ ملحدین کا اس علم انہماک ہوتا ہے شیائیں دے رہے ہیں وہ مومن کے لئے سرور ہے اور ان کے گناہوں کا کفارہ مال کی حفاظت کا سبب ہے۔ قبول شہادت، آبادی مساجد اور زینت بلد ہے، اس کی وجہ سے انسان اپنے خدا سے انظار تواضع کرتا ہے وہ کبر و غرور کو دور کرتی ہے اس سے خطا کے صدد دریں کمی آتی ہے وہ حورالعین کا بہرہ ہے وہ دل بے بیستہ بنانا کرنے والی ہے وہ نزول رحمت کا سبب ہے۔

(۳۵۴) فرمایا آنحضرت نے جس شخص نے اپنا کوئی فریضہ ادا کیا خدا اس کی دعا قبول کرنے والا ہے۔

(۳۵۵) ایمان کا نشان نماز ہے سب سے پہلے جس چیز کے متعلق روز حساب پر سسٹ ہوگی وہ نماز ہے خدا کا پہلا فریضہ نماز ہے اور موت کے وقت تک باقی رہنے والی چیز بھی یہی نماز ہے اور روز قیامت آخر میں جس چیز کا حساب ہو گا وہ بھی یہی نماز ہے جس نے اسے قبول کیا اس کے لئے مابعد کی منزلیں آسان ہو گئیں جس نے قبول نہ کیا وہ بعد کو سختی میں پڑ گیا۔

(۳۵۶) سلمان فارسی سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے اگر کوئی ایسا شخص نماز پڑھے جس کے سر پر گناہوں کا بار ہو تو جب وہ مسجد میں جائیگا تمام گناہ اس کے سر سے دور ہونے شروع ہو جائیں گے جیسا

تک کہ نماز سے فارغ ہوگا تو سب گناہوں سے بری ہو جائے گا۔
(۳۵۷) اگر کوئی علانیہ نماز پڑھے تو بہتر ہے خفیہ پڑھے تو بہتر ہے خدا فرماتا ہے یہی میرے نزدیک حق ہے۔

توضیح :- بعض کچھ نیم لوگ نماز سے بعد نالائظ آتے ہیں اور اس کو ایک احقانہ عمل سمجھتے ہیں اور نمازیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں لہذا ضرور ہے کہ اس فریضہ کو عقلی روشنی میں دیکھا جائے تاکہ ثابت ہو کہ نماز میں قیام و رکوع و سجد کس مصلحت کے تحت رکھے گئے ہیں اور یہ بھی پتہ چلے کہ نماز سے کیا فائدہ ہے۔

ترکیب نماز موافق عقل ہے :- اتنی بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ انسان بحیثیت اشرف المخلوقات ہونے کے تمامی مخلوق کا خواہ وہ جمادات ہوں یا نباتات یا حیوانات مرجع و مرکز ہے اور ان تمام اعلیٰ صفات کا جامع ہے جو بحیثیت الکلیت بطور خصائص ان میں پائے جاتے ہیں یہ تمام مخلوق اپنے کمال کی انتہا کو پہنچ کر اس قابل ہوتی ہے کہ اپنے کو انسان کے اندر سمو سکے یا اس کی نگاہ التفات کو اپنی طرف کھینچ لے جب پتھر و اجرات بننے ہیں تب انسان ان کو اپنے زیورات میں لگاتا ہے درختوں میں جب پھل پھلے ہیں تب انسان کھا کر اپنا جزو بدن بناتا ہے۔ حیوانات کی خلقت جب مکمل ہو جاتی ہے تب انسان اس کو کھاتا یا اپنے کام میں لاتا ہے۔ بہر حال یہ مسلم ہے کہ موالید ثلاثہ میں ہر ایک کا کمال ذات انسانی سے ملتی ہونے والا ہے یا بالفاظ دیگر وہ کہیں کہ جو کمالات ان سب میں من حیث المجموع پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب ذات انسان میں مجتمع ہیں۔

اس کا ثبوت ہے کہ ہم خدا کو اپنا معبود جانتے ہیں۔

دنیا کے تمام ادیان میں کوئی نہ کوئی طریقہ عبادت کا ہے جس سے اس دین کے پیرو اپنی اپنی عبادت کرتے ہیں کسی دین نے صرف قیام کو رکھا ہے کسی نے قنود اور کسی نے سجدہ کو کہیں قنود اور سجدہ دونوں ہیں اور اسلام نے جو طریقہ نماز تعلیم کیا ہے وہ تمام طریقے اس میں شامل ہیں جو دیگر ادیان نے تجویز کئے ہیں ان کے علاوہ ایک رکن خاص اور بھی ہے جو کسی دین کی عبادت میں نہیں یعنی رکوع۔

پس اب معلوم ہوا کہ دنیا میں جس قدر طریقے اظہار تذل اور تواضع کے ہو سکتے ہیں وہ سب کے سب اسلام اپنی اس عبادت عظمیٰ میں داخل کر دیے ہیں پس ایک نماز کا ادا کرنا اظہار عبدیت کے تمام طریقوں کو عمل میں لانا ہے۔ پس جو لوگ اس خام خیالی میں ہیں کہ تھوڑی دیر آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرنا عبدیت کے فرض سے سبکدوش ہو جانا ہے یقیناً وہ مقصد صلی سے دور ہیں کیونکہ مراقبہ میں عبادت کے یہ تمام ارکان ادا نہیں ہوتے۔

دوسرا فائدہ نماز ادا کرنے کا یہ ہے کہ انسان بالبطع اس کا خور ہے کہ دوسرے کی مثال سے جلد سبق لیتا ہے پس نماز میں خضوع و خشوع کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور وہ بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنی عبدیت کا اظہار نماز پڑھ کر کرتے ہیں برخلاف مراقبہ کے اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ مراقبہ ہے یا افیون کی پنک۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ نماز کے صدقہ میں ایک ہلکی سی ورزش بھی ہو جاتی ہے جبکہ صرف فریضہ ہی ادا کیا جائے اور اگر اس کے ساتھ سنن و نوافل بھی ادا کئے جائیں تو پھر خاصی ورزش ہے اس

پس اس بنا پر لازم آیا کہ جس قسم کی عبادتیں انسان کی ماتحت انواع میں پائی جاتی ہیں وہ سب من حیث المجموع انسان میں پائی جانی چاہئیں درجہ اشرف و اعلیٰ ہونے کا ادعا دیگر انواع کے مقابل درست نہ ہوگا ہماری شریعت نے خصوصیت سے اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان تمام ارکان کو شامل کر لیا ہے جو جمادات و نباتات و حیوانات میں یہ سلسلہ عبادت پائے جاتے ہیں اور وہ چار ہیں۔ قیام، قنود، رکوع، سجدہ۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پتھروں کی شان بتاتی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی جبین نیاز در گاہ خداوند کار ساز میں خاک پر رکھے ہوئے اپنی زبان میں اس کی تسبیح و تہلیل کرتے رہتے ہیں اور جب تک کوئی خاص زور نہ پڑے اپنا سر سجدے سے نہیں اٹھاتے۔ اسی طرح درخت بحالت قیام معبود کی عبادت کر رہے ہیں حیوانات میں جو پائے رکوع کی حالت ظاہر کرتے ہیں اور پرندے قنود کی۔ لہذا بحیثیت اشرف مخلوقات یہ سب رکن اس کی عبادت میں ہونے چاہئیں تاکہ دوسری نوع کو اس کے مقابل فقر کا موقع نہ ملے پس یہ نماز اٹھک بیٹھک نہیں ہے بلکہ ایک قابل غور حقیقت اس میں مخفی ہے۔ اب رہا یہ امر کہ جمادات و نباتات وغیرہ جو بے جان ہیں ان کی عبادت کیسی تو اس کے متعلق خدا خود فرماتا ہے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو تسبیح الہی نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔

نماز کا عقلی فائدہ :- یہ تو بدیہی بات ہے کہ شکر منعم واجب ہے کیا ہماری عقل اس کو یہ تجویز نہیں کرتی کہ اس منعم حقیقی کا اپنی زبان اور اعضا سے شکر یہ ادا کریں جس نے بے تعداد نعمتیں ہم کو عطا فرمائی ہیں اور ہمارا ہر نبی و مراد اس کے بے پایاں انعام کا منت کش ہے۔ ہماری نماز درحقیقت

(۳۶۰) فرمایا آنحضرت نے کفر و عبودیت کے درمیان مایہ الامتیاز ادا ئے نماز ہے۔

(۳۶۱) فرمایا آنحضرت نے نماز ہائے پنجگانہ کی حفاظت کرو۔ خدا روز قیامت سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال کریگا اگر وہ نماز کو بوری طرح بجا لائے ہوں گے تب تو خیر ورنہ ان کا مقام دوزخ ہوگا۔

(۳۶۲) فرمایا آنحضرت نے اپنی نمازوں کو ضائع نہ کر دوزخ ضائع کرے گا اور کو خدا عزوجل کا ساتھ مختور کرے گا اور خدا کے لئے سزاوار ہے کہ اس کو منافقین کے ساتھ دوزخ میں داخل کرے پس دلیل ہے اس کے لئے جو اپنی نماز کی حفاظت نہ کرے (دلیل جہنم کی ایک دلدی ہے)۔

(۳۶۳) فرمایا آنحضرت نے جب تک بنی آدم ہائے بیچکانہ ادا کرتے ہیں شیطان اُن سے مرعوب رہتا ہے اور جب نمازوں کو ضائع کر دیتے تو اُن کی جماعت پر قابو حاصل کرتا اور بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۳۶۴) امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ بدکاری کی طرف التفات کرنا نماز کو قطع کر دیتا ہے۔

(۳۶۵) فرمایا جناب رسولِ خدا نے نماز کو ترک کیا اور اس کے ثواب کی امید اور غدا کا خوف نہ رکھا تو اس کے متعلق کچھ پڑھا نہ نہیں بیوی ربے یا نصرائی یا مجوسی۔

سلسلہ میں مسجد تک آنے جانے میں بھی خاصی ورزش ہو جاتی ہے نماز خدائی فوج لی ایک فوجی ورزش ہے جس میں بدن کو حرکت دینے کی تمام ضروریات موزوں ہیں۔

چوتھا فائدہ لباس اور بدن کی صفائی ہے۔ ہر نماز کے لئے وضو میں منہ ہاتھ دھل جائے ہیں پاکیزہ لباس بھی پہننا پڑتا ہے۔ خذو زینتکم عند کل مسجد کی تعمیل میں نمازی کو لباس اور بدن کی بہت بھی کرنا پڑتی ہے جب نماز کی وجہ سے جلد غسل کر کے اپنی کثافت کو دور کرنا پڑتا ہے ورنہ بے نمازی کی کٹی رزق لیت جنات میں بہت کم پانچویں نماز کی وجہ سے بندہ کو کئی بار اس کا موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے معبود کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کی معافی پائے اور اپنی حاجت خدا سے طلب کرے۔

(۳۳) تارک الصلوة

(سورہ طہ) جس کسی نے میرے ذکر سے روگردانی کی اس کی
 معیشت تنگ ہوگئی اور وہ روز قیامت اندھا محسوس ہوگا وہ پہ
 گا خداوند اچھے اندھا کیوں محسوس کیا حالانکہ میں تو بینا تھا۔ خدا جواب
 دے گا اس وجہ سے کہ میری آیات تیرے پاس آئیں اور تو نے ان
 کو بھلا دیا اور آج جیسے دن کو بھول گیا۔

(سورہ مریم) انھوں نے نماز کو ضائع کیا اور شبوے میں
پسروہ گمراہ ہو گئے۔

(۳۵۸) فرمایا حضرت رسول خدا نے نمازین کا ستون ہے جس نے

(۳۶۶) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی نازک بصلوۃ کی مدد سے ایک قسم یا ایک کپڑے سے کریگا تو گویا دہ ستر نبیوں کا قاتل ہو جس میں اول آدم اور آخر محمد مصطفیٰ ہیں۔

(۳۶۷) فرمایا حضرت نے جس شخص کے لئے امانت نہیں وہ باایمان نہیں جس کے لئے عہد ایفاء وعدہ نہیں اور جو رکوع و سجود پوری طرح بجا نہیں لاتا اس کی نماز درست نہیں۔

(۳۶۸) سب سے زیادہ سرقہ میں حبیث وہ شخص ہے جو نماز میں سرقہ کرے۔ امیر المؤمنین نے پوچھا یا رسول اللہ نماز میں سرقہ سے کیا مطلب فرمایا نماز کا چور وہ ہے جو رکوع و سجود اچھی طرح بجا نہ لائے۔ پیش خدایہ شخص کے دیں میں برکت نہیں۔

(۳۵) فضائل نماز شب

(سورہ بنی اسرائیل) رات کو نماز تہجد بجالاؤ جو تمہاری نماز نافذ ہے کیا بعید ہے کہ تمہارا رب اس کے وسیلہ سے کسی اچھے مقام پہنچا دے۔ (سورہ مزمل) اے رسول! کھڑے رہا کرو آدھی رات تک (نماز پڑھا کرو) یا اس سے کم دشیں اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو۔ (۳۶۹) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور رات میں قرآن پڑھنے کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا بشارت ہو اس شخص کے لئے جو دس راتوں خالصاً بوجہ اللہ مرضی خدا کا خواستگار ہو کر نماز شب ادا کرتا تو خدا ملائکہ سے کہتا ہے اے میرے ملائکہ میرے اس بندہ کے نام اتنے حنات لکھو جتنے جنت

میں رات کو پڑھتے اور درخت پھوٹتے ہیں اور بقدران سے تازہ شاخوں کے جو درختوں میں پیدا ہوتی ہیں اور جو شخص نماز شب ادا کرتا ہے خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے اور روز قیامت اس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا۔

جو شخص آٹھ راتوں اس نماز کو پڑھتا ہے خدا اس کو شہید صابر صادق کا اجر کرتا ہے اور اپنے اہلبیت کا شفیع ہوتا ہے۔ جو شخص سات دن بجالاتا ہے وہ روز قیامت اپنی قبر سے اس طرح نکلے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح نمایاں ہوگا اور وہ بیچہ پل صراط سے گزر جائے گا۔

جو شخص چھ رات نماز شب پڑھتا ہے خدا اس کو اپنی طرف رجوع کرنے والوں میں شمار کرتا ہے اور اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ پانچ رات پڑھنے والا اپنی قبر میں حضرت ابراہیم کا ساتھی ہوگا اور چار رات پڑھنے والا آندھ کی طرح صراط سے گزر جائیگا اور بے حساب داخل مشیت ہوگا جو تین رات پڑھے گا فرشتے اس کی منزلت پر غبط کریں گے اور اس سے کہا جائیگا اٹھ اور جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوا اور جو نصف رات تک پڑھے گا تو اس کو بقدر زمین کی سعت کے شہزاد گنا سونا دیدیا جائے تو بھی اس کی جزا کی برابر نہ ہوگا اور اس کی یہ عبادت فضل ہوگی شرفلاموں کے آزاد کرنے سے اور چوتھائی رات پڑھتا رہے گا اس کے حسنات بقدر ذرات ریگ ہوں گے جو شخص تمام رات نماز پڑھے گا اور کتاب اللہ کی تلاوت کریگا اور رکوع و سجود بجالائے گا تو اس کا ثواب یہ ہے کہ وہ گناہوں سے اس طرح علیحدہ

(۳۶) نماز جماعت

(سورہ بقرہ) دو رکعت اور کعبہ کے ساتھ۔

(۳۷) فرمایا آنحضرت نے میری امت کی صفیں مثل ملائکہ کی صفوں کے ہیں آسمان میں جماعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھنا ۲۴ رکعتوں کی برابر ہے اور ہر رکعت خدا کے نزدیک چالیس رکعتوں سے زیادہ بہتر ہے۔

(۳۸) فرمایا میکہ پاس جبریل بعد نماز ظہر شریف ملائکہ کے ساتھ آئے اور کہا خدا نے بعد دو روز سلام دوہریے آپ کے لئے ایسے بھیجے ہیں جو کسی نبی کو نہیں بھیجے میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ کہا ان میں سے ایک نماز ہائے پنجگانہ کو جماعت پڑھنا ہے میں نے پوچھا میری امت کو جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا فائدہ ہو گا جبریل نے کہا اگر صرف دو روز

یسی جماعت میں ہوں گے تو خدا ہر ایک کو ایک ایک رکعت کے بدلے پچاس ہزاروں کا ثواب دیگا اور اگر تین ہوں گے تو ہر ایک کو دس سو پچاس ہزاروں کا ثواب دیگا اور اگر چار ہوں گے تو ایک ہزار کا پانچ کو دس ہزار چار سو ہزار کا ثواب دیگا اور اگر پانچ ہوں گے تو ایک سو ہزار آٹھ سو ہزاروں کا۔ سات کو نو ہزار ایک سو کا۔ آٹھ کو انیس ہزار ایک سو نو کو ۳۶ ہزار آٹھ سو کا۔ دس کو بیس ہزار آٹھ سو کا۔ اور جب اس سے زیادہ ہوں تو ثواب کا ٹھکانہ ہی کیا۔ اگر تمام آسمان زمین دریا بن کر بہا ہی ہو جائیں اور تمام شجر قلم بن جائیں اور تمام ملائکہ کاتب ہوں تب بھی اس بات پر قادر نہ ہوں گے کہ ایک رکعت کا ثواب لکھ سکیں۔ اگر کوئی مومن امام کے ساتھ تکبیرۃ الاحرام کہے تو وہ ساتھ ساتھ بار بار و عمہ سے بہتر ہے۔ اسے محمد مومن کی ایک رکعت امام کے ساتھ

کر دیا جائیگا گویا ان کے سپٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے جس قدر حنات خدا نے خلق فرمائے ہیں اس کے نام سب لکھے جائیں گے اس کی قبر میں روشنی ہوگی عذاب قبر سے پناہ ملے گی خداوند عالم فرمائے گا میکہ اس بندہ کی طرف دیکھو یہ تمام رات میری مرضی کا طاب بن کر بیدار رہا اس کو فردوس میں جگہ دے دو اس کے لئے وہ تمام چیزیں ہوں گی جن سے نفس اور جسم کو لذت حاصل ہوتی ہے۔

(۳۹) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول نے جو شخص دس آیتیں پڑھے گا وہ غافلین میں شمار نہ کیا جائیگا اور پچاس پڑھے وہ ذاکرین میں مندرج ہوگا۔ ساتھ ساتھ کرے گا۔ اور جو ستر پڑھے گا وہ قانتین اور جو دس پڑھے گا وہ خاشعین میں جو تین سو پڑھے گا وہ فائزین میں پانچ سو پڑھے گا وہ مجتہدین میں اور جو ایک ہزار پڑھے گا اس کے نام ایک قنطار سونے کا لکھا جائے گا اور قنطار پچاس ہزار مثقال سونے کا ہے اور مثقال ۲۴ قراط کا۔ یہاں مقول کو محسوس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے ان قراط میں چھوٹے سے چھوٹا حصہ جیسے پہاڑ کی برابر ہو گا اور بڑا بقدر اس فضا کے جو مابین زمین و آسمان ہے غالباً ہر چھوٹی اور بڑائی لوگوں کے اختلاف حالات کی بنا پر ہے۔

(۴۰) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص سو ذیتین (سورہ قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق) پڑھے گا اس سے کہا جائے گا اے عبد خدا تیرے لئے بشارت ہو تیری دعا قبول کی گئی اور تجھ کو بچایا جائے گا نارنجہم سے۔

لوگوں نے کہا رسول اللہ کیا تمام دن کی نماز مراد ہے فرمایا نہ ان ایک نماز (۳۷۸) فرمایا حضرت نے جب کوئی امام کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے تو خدا ان کو ایک لاکھ بیس ہزار درجے عنایت فرماتا ہے۔

(۳۷۹) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی حمامہ کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اس کی فضیلت بے حمامہ والے پر دی ہے جو میری فضیلت امت پر ہے یا جو دریا میں بہاؤ کرنے والوں کو خشکی میں بہاؤ کرنے والوں پر فضیلت ہے۔ ایک شخص حمامہ سر پر رکھ کر میری تمام امت کے ساتھ جن کے سر پر حمامہ نہ ہو نماز پڑھے گا تو خدا ان سب کی نمازوں کو اس کی بزرگی کی وجہ سے قبول کر لے گا جو کوئی حمامہ باندھ کر نماز پڑھتا ہے ستر ہزار فرشتے اس کے لئے حنات لکھتے ہیں اور اس کے گناہ محو کرتے اور درجات بلند کرتے ہیں۔

(۳۸۰) فرمایا آنحضرت نے عثمان بن عفان سے کہ جس نے نماز صبح کو جماعت کے ساتھ پڑھا پھر طلوع شمس تک ذکر الہی کرتا رہا تو اس کو فردوس میں شہ درجے ملیں گے اور جو نماز ظہر یا جماعت پڑھے گا اس کو سات عدن میں پچاس درجے ایسے ملیں گے جن کے درمیان اتنی مسافت ہوگی کہ ایک سرخ اسیر گھوڑا پچاس سال میں طے کر سکے اور جو نماز عصر یا جماعت پڑھے گا تو اس کو وہ ثواب ملے گا جو اولاد اسماعیل سے اسی غلام کے آزاد کرنے کا ہو اور جو مغرب کی نماز یا جماعت پڑھے اس کو ایک حج میرور اور عمرہ مقبول کا ثواب ملے گا اور جو نماز عشاء یا جماعت پڑھے گا تو اس کا ثواب اس شخص کی برابر ہوگا جو لیلۃ القدر کو خدا کی عبادت میں گزار دے۔

پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار صدقہ دے اور امام لیسوا ہے ایک سجدہ کرنا بہتر ہے ایک سال کی عبادت سے اور ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھنا سو غلام راہ خدا میں آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اسے نہ ہوس جماعت کی سنت پر قائم رہتا ہے۔ بعد مرگ اس پر غزب فرمیں ہوتا اور نہ قیامت کی سختی اسے پیش آتی ہے۔ اے خدا جو کوئی جماعت کو محبوب رکھتا ہے خدا اور ملائکہ اسے دوست رکھتے ہیں۔

(۳۸۱) ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت نے نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھو اور صبح کی نماز جماعت سے نہ مل سکے تو دن بھر اس کے تدارک میں روزہ رکھو اور اگر ظہر کی جماعت نہ ملے تو عصر تک رہو اور اگر عصر کی رہو اگر عصر کی نہ ملے تو غروب شمس تک ذکر خدا کرتے رہو۔ اور اگر مغرب کی نہ ملے تو عشاء تک نماز پڑھے جاؤ اور اگر عشاء کی نہ ملے تو شب بیدار کرو و تا سید اس تدارک سے نماز جماعت کا ثواب مل جائے۔

(۳۸۲) فرمایا حضرت نے امام کے ساتھ پہلی تحیہ کہنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۳۸۳) عبداللہ بن مسعود ایک روز ابتدائی تحیہ پڑھتے تھے اس کے تدارک میں انھوں نے ایک غلام آزاد کیا اور رسول خدا سے یہ یہ حال بیان کیا اور عرض کی یا رسول اللہ میری بیوی پوری ہوئی یا نہیں فرمایا نہیں اے ابن مسعود اگر روئے زمین بابتام ذخیرہ دے ڈالو تو یہ بھی یہ فضیلت نہ ملے۔

(۳۸۴) انس سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے مرد کی ایک نماز با آن جالین برس کی نذر سے بہتر ہے جن کو وہ اپنی گھر میں ادا کرے۔

لوگوں کی موت واقع ہوگی اور اقامت صورثانی سے مشابہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے "لپس سنوحس دن ندادیگانداوینے والامکان قریب" یوم یقوم الناس لرب العالمین لوگ اس روز رب العالمین کے حکم سے کھڑے ہوں گے اور تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانا مشابہ ہے روز قیامت لوگوں کے ساتھ اٹھانے سے جو اپنے نامہ اعمال لینے کے لئے اٹھیں گے اور قرأت نماز میں مشابہ ہے اس حالت سے جب لوگ اپنا اپنا اعمال نامہ خدا کے سامنے پڑھیں گے۔ اقرأ کتابک کفی بنفساک الیوم علیک حیا۔ اپنے نامہ اعمال کو پڑھ آج تیرا نفس ہی تیرے لئے حساب کرنے کو کافی ہے اور رکوع مشابہ ہے اس خضوع خلاق سے و روز قیامت پیش خدا ہوگا جیسا کہ فرماتا ہے و عننت الوجہ للخی القیوم اور سجدہ مشابہ ہے اس سجدہ سے جو روز قیامت تمام مخلوق کرے گی جیسا کہ فرماتا ہے یوم یکشف عن صاق ویدعون الی السجود اور شہد مشابہ ہے اس ذکر سے جو پیش خدا ہوگا جیسا کہ فرماتا ہے فیریق فی الجنة و فیریق فی السعیر الخ

(۳۸۲) فرمایا: تمہنت نے جو شخص بیت اللہ کے جوار میں رہتا ہو اور
تین دن متواتر جماعت میں حاضر نہ ہو اس پر ملائکہ اور انسانوں کی لعنت
ہوگی اگر وہ شادی کرنا چاہے تو اس کو لڑکی نہ دو اور بیمار ہو تو عیادت
نہ کرو اور اگر مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے پناہ نہ دو کہ نہ اس کی نماز
سے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ جہاد۔ اگر ایسا شخص مرجائے تو
گھر کی موت مرے گا۔

(۳۸۴) عبد اللہ بن سحر سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے

(۳۸) فرمایا جناب رسولؐ کو لکھوانے ایک شخص تو ایسا ہے کہ جماعت سے نماز ادا کرتا ہے مگر اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ ایک شخص ایسا ہے کہ نماز جمعہ عین جمعہ تو ادا کرتا ہے مگر ایک ہی نماز کا ثواب پاتا ہے اور جمعہ عین کا کوئی اجر نہیں ملتا ایک شخص ایسا ہے کہ نماز جمعہ عین نہ ادا کرتا ہے نہ ایک ہی نماز کا ثواب پاتا ہے اور جمعہ عین کا کوئی اجر نہیں ملتا ایک شخص جماعت سے نماز پڑھتا ہے اور ستر نمازوں کا ثواب پاتا ہے۔ پانچ نمازوں کا ثواب پاتا ہے۔ جو براہین عبد اللہ النزاری نے عرض کی یا رسول اللہ ہاں ہی سچے ہیں۔ یہ نہیں آئی فرمایا جو کوئی اپنا سر قبل امام کے اٹھاتا ہے یا قبل امام کے جھکنا ہے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی اور جو اپنا سر امام کے ساتھ اٹھاتا ہے اور امام کے ساتھ اٹھتا ہے اس کو ایک نماز کا ثواب ملے گا جماعت سے کوئی کہ سبب نہیں آ سکتا اور بعد امام کے سر جھکنا اور اٹھنا ہے اس کو ۲ نماز کا ثواب ملتا ہے اور مسجد کے اندر بیٹھنے میں جگہ نہ پائے نہ کھڑے ہو کر ایک شخص کو بیٹھنے سے لے کر اس کے ساتھ نماز پڑھنے سے اس کو چار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور جو مسواک کے بعد نماز جماعت پڑھتا ہے اس کو ستر نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور جو مؤذن ہو اور تمام اوقات میں اذان دیا کرتا ہو تو اسے دو سو نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص امام ہو اور حق امامت پوری شرح ادا کرے اس کو پانچ سو نمازوں کا ثواب ملے گا۔

کسی نے پوچھا یا حضرت یہ کیا بات ہے کہ صرف نماز ہی کے لئے اذان ہے اور کسی عبادت کے لئے نہیں۔ فرمایا نماز احوال روز قیامت سے مشابہ ہے لہذا اذان اس پہلی صور سے مشابہ ہے جس سے

کہ میکے پاس جبریل و میکائیل و اسرافیل اور عزرائیل آئے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اسی ہزار فرشتے تھے۔ انھوں نے کہا اے محمد خداوند عالم بعد تیرے درود و سلام ارشاد فرماتا ہے کہ اپنی امت کو یہ پیغام پہنچاؤ کہ جو شخص نماز جماعت سے دور رہنے کی حالت میں مرجائے گا وہ جنت کی بونہ سونگھے گا اگرچہ تمام روئے زمین کے لوگوں سے اس کے اعمال زیادہ ہوں اور نہ اس کی توبہ قبول ہوگی اور نہ فدیہ۔ اے محمد تارک جماعت میرے نزدیک اور میرے ملائکہ کے نزدیک ملعون ہے خدائے ان پر توریت و زبور و انجیل میں لعنت کی ہے۔ تارک جماعت کی کوئی دعا قبول نہ ہوگی اور نہ اس پر رحمت الہی کا نزول ہوگا ایسا شخص تمہاری امت کا یہودی ہوگا۔ ایسے لوگ بیمار ہوں تو ان کی حیات نہ کرو۔ اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ کی مشایعت نہ کرو۔ میں کسی زمین پر چلنے والے سے اتنی عداوت نہیں رکھتا جتنی تارک جماعت سے۔ اے محمد میں نے ہر ذی حیات کو حکم دیا ہے کہ وہ تارک جماعت پر لعن کریں نماز جماعت کا چھوڑنے والا بدتر ہے شراب پینے والے خوریزی کرنے والے اور سود کھانے والے سے ایسے شخص کو جنت سے کوئی حصہ ملنے والا وہ بدتر ہے نیا شہر کہو کہ مردہ ڈالنے والا سے بدتر یہی حدیث بیان کرنے والے اور جہنمی گواہی دینے والے سے بھی بدتر ہے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

توضیح۔ تارک الصلوٰۃ کے لئے احادیث میں جو شدید عذاب کا ذکر ہے وہ بظاہر مبالغہ معلوم ہوتا ہے لیکن اگر یہ پتہ چل جائے کہ اللہ نے جماعت قائم کرنے میں فلاح معاشرت و تمدن کا کیسا زبرد

پیلو مضر رکھا ہے تو پھر کسی عقل کو قبول کرنے میں انکار نہ ہوگا۔ جماعت کو ترک کرنے والا درحقیقت معاشرت و تمدن کے ایک نہایت مفید اور سودمند قانون کا توڑنے والا ہے۔ کیونکہ جماعت سے مقصود شارع یہ ہے کہ مسلمان ایک مقام پر جمع ہوں اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبر ہوں اس روزانہ اجتماع میں اور بھی بے فائدہ فواید مد نظر رکھے گئے ہیں۔

اول۔ یہ کہ اس اسلامی اجتماع کا دوسری اقوام پر ایک خاص اثر پڑتا ہے اور وہ ان کے روابط و اتحاد کو دیکھ کر ان کے افراد پر ظلم کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔

دوم۔ جب بہت سے لوگ مل کر کسی کام کو کرتے ہیں تو اس میں کامیابی کا پہلو زیادہ نمایاں رہتا ہے ہر شخص شوق و ذوق سے حصہ لیتا ہے جو اس سے علیحدہ ہوتے ہیں ان لوگوں کے دل میں بھی گدگدی پیدا ہوتی ہے اور اس جماعت میں شریک ہونے کو دل چاہتا ہے۔

سوم۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں عبادت کی عظمت اور بزرگی لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اور نماز میں دیکھا دیکھی لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔ چھام۔ جب لوگ بغرض نماز جماعت کسی مقام پر جمع ہوتے ہیں تو ان کو آپس میں تباہ خیال کا موقع ملتا ہے ایک کو دوسرے کے تجربے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ ایک کے اخلاق کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے۔ آپس میں انس و محبت کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے اور مواسات و ہمدردی کی بنیاد پڑتی ہے۔ دینی اور دنیوی مسائل میں تذکرہ کا موقع ملتا ہے اپنی قومی حالت کو ترقی دینے اور مفاسد کا سد باب کرنے میں جدوجہد کا بابا۔ بارموقع

میتا ہے۔

غرض اسی طرح کے بے شمار فوائد ہیں جو نماز جماعت سے وابستہ ہیں۔ آج تمام متمدن اقوام مسئلہ تنظیم پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں اور جا بجا مسلوں میں کانفرنس اور سوسائٹیاں قائم کی جاتی ہیں جن کے باعث نہ صرف شہروں میں بلکہ قصبوں اور قریوں میں بے شمار چھوٹی چھوٹی انجمنیں کام کرتی ہیں شارع علیہ السلام نے اسی تنظیم پر نظر رکھتے ہوئے نماز میں جماعت کا حکم دیا ہماری ان دینی انجمنوں کے دنیوی انجمنوں سے زیادہ فوائد ہیں۔ ہماری سالانہ کانفرنس حج بیت اللہ کے تحت جس کے تحت میں نماز عیدین اور نماز پنجگانہ چھوٹی بڑی جماعتیں ہیں جو قومی تنظیم کے بہترین ذرائع ہیں پس جو کوئی جماعت سے انحراف کرتا ہے خدا و رسول کی بہت سی دینی اور دنیوی مصلحتوں کو فوت کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ نماز جماعت میں بے شمار فوائد مضمر ہیں لہذا شارع نے تارک کے لئے سزائیں بھی ایسی ہی سخت تجویز کی ہیں۔

مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ہماری شیعہ جماعت نے نماز کو جماعت ادا کرنے میں انتہائی غفلت سے کام لیا ہے یہی وجہ ہے کہ شیعہ مساجد میں یا جماعت نماز کا انتظام بہت کم ہے۔ اہل سنت نے جس قدر مسئلہ امامت کو غلام کر دیا ہے اتنا ہی حضرات شیعوں نے اخص بنادیا ہے غرض کہ افراط و تفریط نے شارع کا اصلی مقصد کھو دیا۔ شیعہ حضرات اپنے پیش نماز کو ایک محضوم کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں اور صرف انہی شرائط تک محدود نہیں رہتے جو شارع نے امام جماعت کے لئے معین کر دی ہیں انہی سخت شرائط کی وجہ سے ان کے علما نماز پڑھانے سے گہرائی لگے جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ نماز پڑھانا تو آسان ہے مگر آپ کو فرشتہ

بنانا نہ صرف دشوار بلکہ محال ہے۔ یونین ایسا پیش امام چاہتے ہیں جو دنیوی معاملات سے اتنا الگ رہے کہ آٹے کھانے پینے کی خواہش ہو نہ لباس کی احتیاج نہ مکان کی ضرورت نہ مال کی حاجت سوائے نماز پڑھانے کے کسب معاش کے لئے کوئی پیشہ اختیار نہ کرنے حالانکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا لیس منّا من ترک الدنیا للآخرۃ والاخرۃ للدنیا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو آخرت کو دنیا کے لئے دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑے، بڑا غضب یہ ہو گیا کہ لوگ امام مفترض الطاعت کے اوصاف امام جمعہ و جماعت میں تلاش کرنے لگے حالانکہ مسئلہ شرعی یہ ہے کہ کونسا ہاں کبیرہ کا ترک نہ ہو اور کونسا ہاں صغیرہ پر مصر نہ ہو اور مسائل ضروریہ سے واقف ہو قرأت صحیح کر سکتا ہو مرد ہو کوئی قابل نفرت مرض نہ رکھتا ہو مگر یہاں تو اور بہت سے اوصاف دیکھے جاتے ہیں۔ مزدور نہ ہو۔ کسان نہ ہو۔ تاجر نہ ہو پیشہ ور نہ ہو انھوں میں شرم نہ لگائے سر میں تیل نہ ڈالنے لباس قیمتی نہ پہنے پھر سب کو خوش رکھے درستی بات کہی کے خلاف ہوئی اور اس کے سچے نماز پڑھنی چھوڑ دی گئی گویا پیش نماز پر ایک احسان تھا جسے ختم کر دیا گیا ایسے بے عقلوں کو کون سمجھلے کہ یہ تم نے اپنا ہی نقصان کیا کہ ثواب جماعت سے محروم ہو گئے نہ کہ اس عالم دین کا۔

(۳۶) فضیلت اداۃ زکوٰۃ

(سورہ بقرہ کون ہے جو خدا کو فرض حصہ دے خدا اس کو بدلے میں چند گنا عطا فرمائے گا۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے ان کے مالوں سے صدقہ لو کہ یہ صدقہ ان کے مال کو پاک صاف بنادے گا پھر فرماتا ہے

اذیت پہنچانے سے بچائے گا وہ روز قیامت انبیاء سے اتنا قریب ہوگا کہ خلیل خدا حضرت ابراہیم کے گھٹنے کو مس کرے گا اور عرشِ اوس کے درمیان فرسخ سے زیادہ فاصلہ نہ ہوگا۔

(۳۸۸) فرمایا آنحضرت نے جب تم روزہ رکھو تو اپنے کانوں اور آنکھوں کا بھی روزہ رکھو یعنی برسی بات سننے اور دیکھنے سے بچو تمہارے روزہ کا دن اور دنوں کی مانند نہ ہونا چاہیئے۔

(۳۸۹) جابر بن یزید جعفی نے ابو جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے اے جابر یہ ماہ رمضان ہے جو دن میں روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے اور اپنے بطن اور فرج کو گناہ سے بچائے اور زبان کو بد گوئی سے روکے تو اس کے گناہ دور ہو جائیں گے۔ جابر نے عرض کی یا رسول اللہ یہ حدیث کیسی اچھی ہے فرمایا اے جابر اور اس کی شرطیں کتنی سخت ہیں تو صبح۔ حضور سرور انبیاء نے جن شرائط کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ روزہ اس کا نام نہیں کہ روز دار دن بھر بھوکا پیاسا رہے بلکہ اس کا یہ عمل اس کو محرمات سے بچانے میں مددگار ثابت ہو اس کا ہر عضو بدن روزہ دار ہو۔ آٹھ سے ناجائز چیز کو دیکھنے نہیں کسی تا محرم عورت پر نظر نہ ڈالے۔ کان سے کسی کی غیبت نہ سننے۔ زبان سے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے چلنے نہ کھائے جھوٹی گو اہی نہ دے۔ جھوٹی قسم نہ کھائے۔ ناک سے ناجائز خوشبو نہ سونگھے۔ ہاتھوں سے نا محرم عورت کا بدن مس نہ کرے غصیبی کوئی چیز ہاتھ

جو لوگ اس چیز کے دینے میں بخل کرتے ہیں جو خدا نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دی ہے یہ گمان مت کرو کہ یہ عمل ان کا بہتر ہے بلکہ اس کے لئے بُرا ہے روز قیامت وہ مال ان کے گلوں میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا ہے۔

(۳۸۴) فرمایا آنحضرت نے زکوٰۃ دے کر اپنے کو محفوظ کرو اور صدقہ دے کر اپنے مریضوں کا علاج کرو۔

(۳۸۵) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خدائے اہل اغنیاء میں روزی نظر آکر فرض کر دیا ہے۔ خدا کا فرمان ہے مال میرا مال ہے فقرا میرے عیال ہیں اغنیاء میرے دکلا ہیں جو شخص میرے مال کو میرے عیال تک پہنچانے میں بخل کرے گا میں اس کو دوزخ میں داخل کر دوں گا اور کچھ پر دانہ کروں گا۔

(۳۸۶) کوئی مال خشکی یا تری میں ضائع نہ ہوگا مگر جب کہ اس کی زکوٰۃ کو روک لیا گیا ہو (مالداروں کو چاہیئے کہ اپنی زکوٰۃ کے نکالنے میں پس پیش نہ کریں کیونکہ اس سے مال بھی محفوظ رہتا ہے اور خود بھی محفوظ رہتا ہے اور خیابھی خوش رہتا ہے۔

(۳۷) صوم رمضان

(سورہ بقرہ) خدا نے تم پر روزوں کو اسی طرح فرض کیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا تھا مگر تم پر ہر روز گارن جاؤ۔

(۳۸۷) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی خاموشی کے ساتھ رمضان میں روزہ رکھے گا اور اپنے کان آٹھ زبان ہاتھ اور جوارح کو حرام جھوٹ اور

میں نہ لے۔ چوری کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے۔ چوری۔ زنا۔ یا اور کسی بدکاری کی طرف قدم نہ اٹھائے۔

۲۔ روزہ کی صحت کے جو شرائط ہیں ان پر صدق دل سے عمل کرے۔

۳۔ بھوک پیاس کی زبان پر شکایت نہ لائے۔

۴۔ روزہ کو خدا کی طرف سے اپنے اوپر ظلم نہ سمجھے۔

۵۔ اپنا دن عبادتِ خدا میں اور رات ذکرِ الہی میں گزارے۔

۶۔ روزہ کی سختی کو اپنے لیے رحمتِ الہی سمجھے۔

۷۔ قلیل غذا کھائے تاکہ بدن میں کسل پیدا نہ ہو اور عبادت میں کمی نہ آئے۔

۸۔ ہر قسم کی بدکاری سے اپنے کو بچائے رکھے۔

۹۔ امور خیر کی طرف متوجہ رہے۔

۱۰۔ راہِ خدا میں سکنیوں اور یتیموں اور یتیموں کو اپنا مال دے اور یہ سب کام قریبہ الی اللہ کرے۔

۱۱۔ نفس کو تقویٰ کی اور روح کو معرفت کی غذا دے۔

۱۲۔ ریاکاری کو روزہ میں دخل نہ دے جبر و اکراہ سے تعلق نہ ہو۔

جو لوگ اس صورت سے روزہ رکھتے ہیں وہ اس ثواب کے یقیناً مستحق ہوتے ہیں جن کا ذکر احادیث میں ہے۔

روزہ حضرت رسول خدا اور امیر المؤمنین علیہ السلام کی محبوب عبادت ہے حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے تین چیزیں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں الاکرام الضیف والجمہاد بالسیف

والصومہ فی الصیف راہے مہمان کا اکرام تلوار سے جہاد اور گرمی کے موسم میں روزہ۔

روزہ کا مذکورہ احادیث میں جو ثواب ہے ان لوگوں کو بہت

زیادہ نظر آتا ہے جو روزہ کی غرض صرف بھوکا پیاسا رہنا جانتے ہیں

لیکن جن کی نظر میں روزہ کے قواعد ہیں ان کے نزدیک خدا کا معین کردہ

اجر جو رسولؐ نے بیان فرمایا ہے بالکل درست ہے، روزہ معمولی

عبادت نہیں اس سے تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن بھی ہوتا ہے اور جسم

انسانی بھی ہزاروں آزاروں سے محفوظ رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ

معصومین علیہم السلام کی زندگی کا بیشتر حصہ روزہ کی حالت میں

گزرے۔ ہم لوگوں کو صرف ایک ماہ کے روزے گراں گزرتے ہیں حال

یہ حضرات پورے شوق کے ساتھ تمام سال روزے رکھتے تھے۔

(۳۹۰) فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خداوند عالم ماہ رمضان کے ہر دن

میں وقتِ افطار ہزار آدمیوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے اور روزہ

جمہ اور شب جمعہ ہر ساعت میں ہزار ہزار مستحقین ناک کو آزادی عطا

فرماتا ہے۔ سوال میں اور تمام مہینوں میں تین وقت کے روزے مستحب

ہیں عشرہ اول میں پہلے پانچ دن اور عشرہ ثانی میں پہلے چار اور عشرہ

آخر میں آخر کے پانچ اور اسی طرح ہر مہینہ میں اور یہ روزے برابر

ہیں صیام الدہر کے اور ہر ماہ ذیقعدہ کی ۲۵ ویں تاریخ کا روزہ

بھی جس میں زمین تحت کعبہ بچھائی گئی مستحب ہے یہ بھی مروی ہے جو

اس روزہ رکھے گا روزہ کا ثواب ساٹھ مہینوں کے روزہ کا

ہو گا نو ذی الحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے اگر اس پر قادر نہ ہو

توصرت پہلی ہی تاریخ کارکھ لے کیونکہ ولادت ابراہیم خلیل کا دن ہے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ روزہ رکھے گا اس کا روزہ عمر دنیا کے روزہ کی برابر ہوگا اور یہ بھی روایت ہے کہ خدا اس کو سوچ اور سو عمروں کا ثواب عطا فرمائے گا۔

فرمایا آنحضرت نے جو آدمی روز عاشورہ روزہ رکھے گا اس کو ساٹھ روزوں اور ساٹھ راتوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا اور جس کے یہاں روز عاشورہ کوئی مومن افطار کرے گا تو ایسا ہوگا گویا تمام امت محمدیہ نے افطار کیا اور جو کوئی اس دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا خدا اس کے ہر مال کے عوض ایک درجہ عطا فرمائے گا۔

توضیح۔ روز عاشورہ کے روزہ سے مہر افاتہ ہے جیسا دیگر اُمماد سے ثابت ہے مذہب شیعہ میں صوم عاشورہ حرام ہے۔

۱۔ ربیع الاول کا روزہ مستحب ہے کیونکہ روز ولادت باسعادت حضرت رسول خدا اس دن کے روزہ کا ثواب زیادہ ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس دن روزہ رکھنے والے کو ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اور اس دن صدقہ دینا اور مشاہد کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

۲۔ جمادی الاول کو حضرت علی بن الحسین پیدا ہوئے۔ لہذا اس روز بھی روزہ رکھنا مستحب ہے۔

۳۔ رجب کے دسویں روزہ رکھنا مستحب ہے امیر المومنین پورے مہینے روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رجب میرا مہینہ ہے شعبان رسول کا اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ نے جو شخص ماہ رجب میں تین دن روزہ رکھے خدا اس کو ہر روزہ کے بدلے ایک سال کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جو آٹھ دن روزے رکھے گا اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور جو پندرہ دن رکھے گا خدا قیامت میں اس سے بہت کم حساب لے گا اور جو پورے مہینے رکھے گا خدا اس کے لئے اپنی مرضی کو مخصوص فرمائے گا اور اس کو مغرب نہ کرے گا۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو ماہ رجب کی پہلی تاریخ ثواب کی طرف رغبت کرے روزہ رکھے جنت اس پر واجب ہوگی اور جو شخص تین روزے رکھے گا گویا اس نے اس خدا کی زیارت کی۔

(۳۹) جہاد

(سورہ بقرہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جہاد کی ہے اور اپنے مالوں اور نفسوں سے راہ خدا میں جہاد کیا ہے ان کے لئے عند اللہ بڑے بڑے درجات ہیں اور یہ لوگ فائزین ہیں ان کا رب ان کو اپنی رحمت و رضوان کی بشارت دیتا ہے اس کے لئے وہ جنتیں ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے بے شک خدا بڑا اچھا و لایعجز۔

۲۔ بے شک اللہ نے جو یہ دنیا مومنوں کے نفسوں اور مالوں کو جنت کے عوض فی سبیل اللہ قتال کرنے والے ہیں پس وہ لوگ قتل کرتے اور قتل ہو جاتے ہیں اس قتال پر ان سے ایک سچا وعدہ توریت و انجیل و قرآن میں کیا گیا ہے۔ اور خدا سے بڑھ کر وعدہ کا وفا کرنے

دونوں بڑے ہو جائیں تو ان سے اُن (کلمہ کو اہستہ) کہو۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر خدا کے علم میں اُن سے بھی ادنیٰ کوئی کلمہ ہوتا تو اس سے بھی منع فرماتا۔ اور ان کو کسی بات پر جھڑکومت ہمیشہ ان سے دل جوئی کی باتیں کرو اور ان کے سامنے مودب اور ذلیل بنے رہو اور اور خدا سے یہ دعا کرو دے دو درد گارا ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ انھوں نے شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا ہے۔

(سورہ لقمان) ہم نے انسان کو والدین کے احسان کرنے کی وصیت کی وہ انسان جس کو اس کی ماں نے حالت حمل میں اس طرح رکھا کہ اسے ضعف پر صنعت عارضی ہو رہا تھا اور اس کی دودھ بڑھانی کی مدت دو سال تھی (ہم نے اس کو بتایا) میرا شکرا داکر و اور اپنے والدین کا میری طرف اس کی بازگشت ہونیوالی ہے۔

(۳۹۷) فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ والدین پر احسان کرنے کے لئے ان کے فرش پر پہلو بدنایتہر ہے راہ خدا میں جہاد یا لیسف کرنے سے۔

(۳۹۸) فرمایا آنحضرت نے اے علی جس کلمہ سے والدین راضی ہوں خدا بخیر اس سے ناراض ہوتا ہے اور جس سے وہ ناراض ہوں خدا بھی اس سے ناراض ہوتا ہے۔

(۳۹۹) فرمایا آنحضرت نے خدا فرزند عاق سے کہتا ہے کہ میں تجھ کو بخشے والا نہیں اور والدین سے نیکی کرنے والے سے کہتا ہے جو بڑائی چاہے کر میں تجھے ضرور بخش دوں گا۔

(۴۰۰) فرمایا آنحضرت نے والدین اور اولاد کے نافرمان ہونے پر ضرور

والا کون ہے پس تم کو اس سیح کی بابت بشارت ہو جس کا معاملہ تم نے خدا سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

احادیث - (۲۹۲) امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی علیہ السلام ایک روز خطبہ بیان فرما رہے تھے اور لوگوں کو جہاد کی ترغیب دے رہے تھے کہ ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المؤمنین راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے فضائل بیان فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا میں ایک دن حضرت رسول خدا ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھا آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ راہ خدا میں ایک جنگ کرنا اور اپنی جان دینا بہتر ہے دنیا مانع ہے۔

(۳۹۳) فرمایا حضرت نے ہر نیکی سے بڑھ کر ایک نیکی ہے لیکن راہ خدا میں مقتول ہونے سے بالاتر کوئی نیکی نہیں اسی طرح ہر گناہ سے بڑھ کر ایک گناہ ہے مگر اپنے والدین میں کسی کو قتل کرنے سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔

(۳۹۴) فرمایا آنحضرت نے جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

(۳۹۵) فرمایا آنحضرت نے ایک رات ثغور اسلام کی محافظت جو محض قرآن الی اللہ ہو بہتر ہے ایک ماہ کے روزے رکھنے اور تمام رات عبادت کرنے سے۔

۴۰ والدین سے نیکی کرنا

(سورہ بقرہ) جب ہم نے بنی اسرائیل سے اس بات کا عہد لیا کہ تم سوئے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے نیکی کرو اگر ان میں سے ایک

مسلم بنائے جائیں گے اور ولد صالح اپنے والدین کی بنا پر مسلم نہ بنے گا۔
(۴۰۰) فرمایا آنحضرت نے پانچ چیزیں گناہاں کبیرہ میں ہیں اول شرک
باللہ دوسرے وہ قسم جو شہرہوں کو ویران کرنے کے متعلق ہو۔

(۴۰۱) جو شخص اپنے والدین کو مارتا ہے وہ دلد الزنا ہے اور جو اپنے
ہمسایہ کو اذیت دیتا ہے وہ ملعون ہے اور جو کوئی عترت سے بغض
رکھتا ہے وہ ملعون منافق اور خاسر ہے۔ اے علیؑ ہمسایہ کا اکرام کرو
اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ بہان کا اکرام کرو اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔
والدین کی اطاعت کرو اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ سائل کو زد نہ کرو اگرچہ
وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اے علیؑ میں نے جنت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ
جنت حرام ہے بخل پر عاق پر خلیج پر اور جھگڑا لو پر۔

(۴۰۲) معرفت مومن

دوسرہ المومنون، فلاح پائی ان مومنین نے جو اپنی نماز میں خضوع و
خشوع کرنے والے ہیں اور لغویات سے بچنے والے ہیں زکوٰۃ کے دیے
والے ہیں وہ سوائے اپنی ازواج اور کنیزوں کے دوسرے سے اپنی
فروج کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(۴۰۳) فرمایا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے مومن کی
علامتیں چار ہیں بیمار کی طرح کھاتا ہو (کم اور احتیاط سے) کم اور مجبور
کی مانند سوتا ہو اور زن سپر مردہ کی طرح روتا ہو (محبت الہی میں)
اور اس کا سرور تھوڑی دیر کے لئے ہو۔

(۴۰۴) فرمایا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے مومن دنیا

میں صادق القول ہوتا ہے۔ دوسرے کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے حد
شرع کی حفاظت کرتا ہے۔ علم کا طرف ہوتا ہے۔ عقل کا مل کرم کا مرکز
قلب کا سلیم اور عقل کا پکا ہوتا ہے راہ خدا میں دینے کے لئے اس کے
ہاتھ کھلے ہوتے ہیں۔ مال کو راہ خدا میں خرچ کرتا ہے اس کے احسان
کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے اس کی زبان میں نرمی پائی جاتی ہے
ہمیشہ مسکرا کر بات کرتا ہے آخرت کے خیال میں محزون رہتا ہے اعمال
خیر کے لئے ہمیشہ فکر میں گزارتا دنیا کا سامان اس کے پاس کم ہوتا ہے۔
ہنسا کم ہے طبیعت کا پاک و صاف ہوتا ہے۔ طمع و خواہش کا مارنے والا
ہوتا ہے۔ بہان سے محبت کرتا ہے یتیم کا اکرام کرتا ہے چوٹے پر مہربانی کرتا
ہے بٹے سے بہ نرمی پیش آتا ہے سائل کو دیتا ہے مریض کی عیادت کرتا ہے
جنانہ کی مشایعت کرتا ہے۔ حرمت قرآن کو سچا پیتا ہے اپنے رجب سے
مناجات کرتا ہے اپنے گناہوں پر روتا ہے۔ نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے بُرائی
کرنے سے روکتا ہے۔ بھوک میں کھاتا ہے پیاس میں پانی پیتا ہے اس کی حرکت
ادب کے ساتھ ہوتی ہے اور کلام نصیحت کے ساتھ۔ اس کا موعظہ نرمی
لے ہوتا ہوتا ہے وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور اللہ ہی سے
رجوع کرتا ہے بجز بیماری اس کا اور کوئی کام نہیں ہوتا وہ نہ سستی
کرتا ہے نہ بکتر نہ مال دنیا پر فخر کرتا ہے وہ اپنے نفس کے عیب شمار
کرنے میں مشغول رہتا ہے دوسروں کے عیوب سے بے خبر ہوتا ہے۔
نماز اس کی آنکھوں کو خشکی بخشتی ہے۔ روزہ اس کا محبوب ہوتا ہے حد
اس کی عادت اور شکر اس کا مشغلہ ہوتا ہے دنیا اس کے نزدیک ایک
شراب فروش کی دکان کی مثل ہے عقل اس کا رہنما اور تقویٰ اس کا گوشہ

ہوتا ہے۔ جنت اس کی جائے پناہ ہوتی ہے قرآن اس کی بات ہوتی ہے اور محمدؐ اس کے شفیع ہوتے ہیں ذکر خدا اس کا مونس ہوتا ہے۔
 ۴۴۔ فرمایا آنحضرت نے مومن کی مثال خدا کے نزدیک ملک مقرب کی سی ہے بلکہ مومن کا مرتبہ پیش خدا ملک مقرب سے زیادہ ہے۔ خدا کے نزدیک مومن تائب اور مومنہ تائبہ سے زیادہ محبوب کوئی نہیں۔

۴۵۔ فرمایا حضرت رسولؐ نے ایک دن میکہ میں جبریلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ بشارت دو جنت کی ان مومنوں کو جو عمل صالح کرتے ہیں اور تم پر اور تمہارے اہلیت پر ایمان رکھتے ہیں ان لوگوں کے لئے میکہ پارس اچھی جزا ہے اور وہ عنقریب جنت میں داخل ہوں گے۔
 ۴۶۔ فرمایا آنحضرت نے مومن مومن کا آئینہ ہے۔ مومن مومن کا بھائی

ہے مومن مومن کا پردہ ہے۔ مومن عقلمند ہے۔ مومن سریع الفہم ہے مومن سے لوگوں کی جانیں اور مال امن میں رہتے ہیں۔ مومن عزت والا اور کریم ہے اور فاجر بد بخت و لئیم ہے ایک مومن دوسرے مومن کے لئے مثل ان گواہوں کے ہے جن میں ایک کا بیان دوسرے سے مستحکم ہوتا ہے مومن اہل ایمان سے وہی نسبت رکھتا ہے جو سر کو جسد سے ہے۔ مومن روز قیامت

اپنی صداقت کے سایہ میں ہوگا۔ مومن ایک انتری میں کھاتا ہے اور کافر سات انتری میں (یعنی مومن) اپنے زہد کی بنا پر مال دنیا سے بہت ہی کم لیتا ہے اور جس قدر لیتا ہے وہ حلال ہوتا ہے اور کافروں کی وجہ سے کچھ پر دانی نہیں کرتا اسے حلال و حرام سے غرض نہیں ہوتی۔

راحت مومن کی فروخت کردہ شے ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ نماز نور ہے۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔ حکمت

مومن کی گم کردہ چیز ہے۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے اچھی ہے خدا کا ہر یہ مومن کو پہنچتا ہے۔ موت مومن کے لئے شرف ہے۔ مومن اپنی رات حالت قیام میں گزارتا ہے۔ مومن کی عزت اس میں ہے کہ وہ لوگوں سے مستغنی رہے۔

(۴۲) مومن کا حق مومن پر

(۴۰۔) فرمایا رسول خداؐ نے مومن کے مومن پر سات حق خدا کی طرف سے واجب ہیں (۱) مومن کی نظر میں مومن کی بزرگی (۲) سینہ میں اس کی محبت (۳) اپنے مال سے اس کی مدد کرنا (۴) اس کی غیبت کو حرام سمجھنا (۵) بیلہ میں اس کی عیادت کرنا (۶) مرنے پر اس کے جنازے کی شایعت کرنا (۷) مرنے کے بعد نیکی سے اس کا ذکر کرنا۔

(۴۳) مدد مومن

خداوند عالم فرماتا ہے وہ دوسروں کے لئے ایثار کرتے ہیں۔ اگرچہ خود ان کو تنگ دستی لاحق ہو اور جو لوگ اپنے کو بخل سے بچائیں گے وہی فلاحیت باپو الے ہوں گے۔

(۴۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے اور انھوں نے اپنے چچا و بھائیوں سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی کسی حاجت کو پورا کرے یا خدا اس کی بہت سی حاجتیں پوری کرے گا اور جو بغیر برائی کے برادر مومن کو لباس دیگا تو جب تک وہ لباس اس بندہ

گھر جا کر بیکسی مطلب کے ملاقات کی خدا اس کو اپنے زائرین میں تحریر فرماتا ہے اور اس کو بہت دیر کی بختیائے فرمایا آنحضرت نے کسی مومن کو غیب و طعن کو دیکھ کر خوش ہونا ذنوب کا کفارہ ہے اور فرمایا آنحضرت نے جس نے عالم غربت میں کسی مومن مسافر کا اکرام یا اس کا غم مٹایا یا کھانا کھلایا اور پانی پلایا اس کو دیکھ کر خوش ہوا تو اس کے لئے جنت ہے۔

(۴۵) توبہ

(سورہ نور) اے ایمان والو! خدا سے خالص توبہ کرو (یعنی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹو۔)

(سورہ آل عمران) وہ لوگ جب کوئی گناہ یا ظلم کرتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور اس سے اپنے گناہوں کے متعلق طلب مغفرت کرتے ہیں اور گناہوں کا بخشنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں اور اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے (وہ جانتے ہیں کہ گناہ پر اصرار کسی بُری بات ہے۔)

(۱۱) فرمایا جب رسول خدا نے مومن جب توبہ کر لیتا ہے تو پھر اپنے گناہ پر اصرار نہیں کرتا اور جانتا ہے کہ گناہ پر اصرار کسی بُری بات ہے۔

(۱۲) فرمایا جناب رسول خدا نے مومن جب توبہ کر لیتا ہے اور اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتا ہے تو خدا اس پر ہر دروازے رحمت کے کھول دیتا ہے اور وہ صبح و شام مرضی الہی کے اندر بسر کرتا ہے اور ہر

اس رکعت کے بدلے میں جو وہ قطعاً و تبرعاً پڑھتا ہے خداوند عالم اس کو ایک سال کی عبادت کا ثواب کرامت فرماتا ہے اور ہر

اس آیت کے بدلے میں جس کو وہ پڑھتا ہے صراط پر ایک نور علی

مومن کے بدن پر رحمت کا مرضی الہی اس کو چاروں طرف سے گھیرے ہے گی جو کسی برادر مومن کو سبالت گرتگی کھانا کھلائے گا تو خدا سے انوار جنت عطا فرمائے گا جو کوئی برادر مومن کو پانی پلائے گا خدا اس کو حق مغموم سے سیراب کرے گا جو شخص کسی مومن بھائی کی خدمت کرے گا اور اس کے بازو کو قوت پہنچائے گا خدا اس کا خدمت کار غلمان جنت کو بنائے گا اور اس پر ملائکہ کے مقابل نھر کرے گا اور جو کوئی اپنے برادر مومن کی تزویج ایسی عورت سے کرے گا جو اس کی مدد مانوس ہو تو خدا اس کی تزویج حوالین سے کرے گا اور اس کا اس کی قبر میں موتیوں سے گھرا دے گا اور اس کے گھر والوں یا رشتہ داروں میں سے قرار دے گا اور جو کوئی بادشاہ جابر کے مقابل اپنے برادر مومن کی مدد کرے گا خدا اس کی مدد صراحت سے کرتے وقت کرے گا۔

(۱۰۹) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی اپنے برادر مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے اور پیاس بھر پانی پلائے خدا اس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندق کی دوری قرار دے گا جن میں سے ایک کی دوری دوسرے سے پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔

(۴۶) قلبے من کا خوش کرنا

(۱۰) فرمایا امیر المومنین نے جس شخص نے اپنے برادر مومن کو مسرور کیا اس نے ہم اہل بیت کو مسرور کیا اور جس نے ہم کو مسرور کیا اس نے رسول اللہ کو مسرور کیا اور جس نے رسول اللہ کو مسرور کیا اس نے خدا کو مسرور کیا اور جس نے خدا کو مسرور کیا وہ اس کا مستحق ہوا کہ خدا اس کو خوش کرے اور اپنی جنت میں اس کو جگہ دے جس نے کسی مومن کے

فرماتا ہے اور ہر دن اور رات میں ایک نبی کا ثواب عنایت کرتا ہے اور اس کے بارے میں خفا کے ہر حرف اور تسبیح کے عوض ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور قرآن کی ہر آیت کے بدلے ایک شہر عطا فرماتا اور ہر نبی کی قبر کو منور کرتا ہے اور اس کے چہرے کو روشن بناتا ہے اور اس کے بدن کے ہر بال میں ایک نور قرار دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے اپنے وزن بھر صدقہ دیا ہے یا ستاروں کی تعداد کے موافق غلام آزاد کئے ہیں ایسے شخص کو قیامت کی سختی کوئی ضرر نہ پہنچائے گی اس کی قبر کی وحشت اُس سے بدل جائے گی۔ وہ اس میں ایک باغ ریاض جنت سے پائے گا۔ اس کی زیارت ہر روز ہزار فرشتے کریں گے اور اپنی قبر سے اس طہر منور ہوگا کہ اس پر ستر چلے ہوں گے اور سر پر رحمت کا تاج ہوگا اور وہ عرش کے سایہ میں بیویوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا اور اپنی کے ساتھ اکل و شرب رکھے گا تاہم لوگ حساب سے فادغ ہوں پھر جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۴۴) فرمایا آنحضرتؐ نے توبہ کرنے والے پر اگر توبہ کا اثر ظاہر نہ ہو تو وہ تائب نہیں ہے اثر توبہ ہے کہ اپنے دشمنوں کو راضی کرے نماز کا اعادہ کرے۔ بین المخلوق تواضع کرے۔ شہوات سے اپنے نفس کو بچائے دنوں کو روزہ رکھ کر اپنی گردن کو دبلا بنائے راتوں کو عبادت الہی میں کھڑے ہو کر اپنے رنگ کو زرد بنائے اپنے شکم کو قلت غذا سے مخصوص کرے اور خوفِ نارے اپنی کمر کو کمان بنائے اور محبت کے شوق میں اپنی ہڈیوں کو گھلا دے اور خوفِ ملک الموت سے اپنے قلب کو رفیق بنائے اور فکرِ آخرت میں اپنی جلد بدن کو

سکھادے جب تم کسی بندہ کو اس صورت میں پاؤ تو سمجھو وہ خدا سے توبہ کرنے والا ہے۔

(۱۴۵) جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت رسولؐ کے پاس آئی اور کہا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا ہے آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر وہ ستر بیویوں کو قتل کر دیتی اور نادام ہوتی اور خدا کو اپنے دل سے پہچانتی اور پھر وہ معصیت کی طرف نہ لوٹتی تو خدا اس کی توبہ قبول کر لیتا اور اس کے گناہ کو بخش دیتا ہے۔

(۱۴۶) فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کہ تائب کون ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں فرمایا جیب کوئی بندہ توبہ کرے اور اپنے دشمنوں کو راضی نہ کرے اور اپنی مجلس اور اپنے طعام میں کوئی تبدیلی نہ کرے تو وہ بھی تائب نہیں اور جو شخص توبہ کرے اپنے فرش اور تکیہ میں تبدیلی نہ کرے وہ بھی تائب نہیں توبہ کر کے اپنے مال اور ہاتھ کو وسیع نہ کرے (یعنی سخاوت اختیار نہ کرے) وہ تائب نہیں البتہ جو ان فضیلتوں پر قائم رہے وہ تائب ہے۔

(۱۴۷) سلام

(سورۃ نساء) جب کوئی تم کو سلام کرے تو اس سے بہتر طریقہ سے اس کو سلام کر دیا اس کا جواب دو۔
(سورۃ النعام) جب تمہارے پاس لوگ آئیں جو

ہماری آیات پر ایمان لائے ہیں تو ان سے کہو سلام علیکم تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو فرض قرار دیا ہے۔

(سورہ نور) جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے نفسوں پر سلام بھیجوں اس کے جواب میں خدا کی طرف سے تم کو مبارک و طیب تحفہ سلام ملے گا۔

توضیح۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب تم دوسرے لوگوں کے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو۔ اگر اس گھر میں کچھ لوگ ہوں گے تو تمہارے سلام کا جواب دیں گے۔ اور اگر کوئی جواب دینے والا نہ ہو گا تو تمہارا سلام کا جواب خدا دیگا اور یہ سلام تمہارا تمہارے ہی اوپر ہوگا۔ جب کوئی مکان کے اندر نہ ہو تو داخل ہونیوالے کو کہنا چاہیے السلام علینا من عند ربنا۔ خداوند عالم جواب میں فرماتا ہے تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ۔ سورہ مجادلہ میں ہے اے رسول جب وہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو اس طرح سلام نہیں کرتے جس طرح سلام کرنا خدا کو پسند ہے لوگ کہا کرتے تھے انعم صبا حاء والعم مساء اور خدا کہتا ہے۔ السلام علیکم۔

سورہ توبہ ہے اے ایمان والو جب تک تم اچھی طرح مازیں نہ ہو جاؤ اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں (بے تکلفی سے) داخل مت ہو اور جب داخل ہو تو گھروں پر سلام کرو یہ امر تمہارے لئے بہتر ہے شاید تم اسے یاد رکھو۔

(۱۷۱) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے سلام میں ابتدا کرنے والا خدا و رسول کے نزدیک اولیٰ ہے۔

(۱۷۸) فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے سلام میں ستر تنکیاں ہیں ان میں سے انتہر ابتدا کرنے والے کے لئے اور ایک جواب دینے والے کے لئے۔

(۱۷۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تواضع کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب کسی سے ملاقات ہو تو اس پر سلام بھیجو اور پھر فرمایا سلام علیکم در حمتہ اللہ کہنا نیکی ہے۔

(۱۸۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے جب تم میں سے کوئی جلسہ میں سے اٹھے تو سلام کر کے وہاں سے رخصت ہو۔

(۱۸۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے صلہ رحم کرو اگرچہ سلام ہی سے ہو۔ تم لوگوں پر سلام کرو وہ تم پر سلام کریں گے۔ مغفرت کے اسباب میں سے ایک سبب سلام کرنا اور حسن کلام ہے۔

(۱۸۲) فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم گھر میں داخل ہو تو بسم اللہ واللہ کہو اور اپنے اہل پر سلام بھیجو اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو کہو سلام علی رسول اللہ و اہلبیتہ والسلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین جب یہ فقرات کہو گے تو شیطان اس گھر سے بھاگ جائیگا۔

(۱۸۳) فرمایا آنحضرت نے جب کوئی اپنے اہل میں داخل ہو تو اس کو سلام کرنا چاہیے اور داخلہ کے وقت قدم کو دروازہ سے رکھنا چاہیے اور کھانا کھنکارنا بھی چاہیے تاکہ گھر والے جان جائیں کہ وہ آ رہا ہے اور اس کو اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز دیکھنے کا موقع نہ ملے۔ جسے وہ مکر وہ جانتا ہے (مطلب یہ ہے کہ جب گھر والے اس کے آنے سے یا خبر ہو جائیں گے تو بے تکلفی کی نشست و برخاست کو ترک کر کے ٹھیک طور سے پیچیں گے اور آنے والے کو اپنی طبیعت کے خلاف کوئی

بات فطرہ آئے گی۔

(۲۲۲) فرمایا آنحضرت نے ہماری ملت کا سلام ہمارے اوپر امان کو لازم کرتا ہے۔

(۲۲۵) فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راکب کو چاہیے کہ پیادہ پر سلام کرے اور کھڑے کو چاہیے بیٹھے پر سلام کرے اس کے بعد کلام شروع کرے۔

(۲۲۶) روز جمعہ

(سورہ جمعہ) اے ایمان والو جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو اگر تم جانتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

(۲۲۶) فرمایا جناب رسول خدا نے جمعہ تمام ایام کا سردار ہے اس میں نیکیاں دو چند ثواب رکھتی ہیں درجات بلند ہوتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں سختیاں دور رہتی ہیں۔ بڑی بڑی حاجتیں برآتی ہیں۔ اس دن خدا زیادہ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جس نے اس کی حرمت کو پہچان کر دعا کی خدا نے اس کو نار دوزخ سے آزاد کر دیا جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں مرے گا اس کی موت شہیدوں کی سی ہوگی اور وہ روز قیامت بے خوف اٹھایا جائیگا جس نے اس کی حرمت کو دلیل کیا یا اس کے حق کو ضائع کیا خدا ضرور اس کو آتش جہنم میں ڈالے گا مگر ہاں تو یہ کرے تو دوسری بات ہے۔ (۲۲۷) فرمایا امیر المومنین نے جو دن بھی قوم کے لئے آتا ہے یہی کتاب

ہے کہ میں ایک نیا دن ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور اس تم مجھ میں نیکی کرو اور عمل خیر بجالاؤ میں روز قیامت تمہاری گواہی دوں گا۔ یاد رکھو کہ اس کے بعد تم مجھے اب تک نہ دیکھو گے۔

(۲۲۸) فرمایا امیر المومنین نے خدا نے ہر جمعہ کے دن ایک گھر طوسی قرار دی ہے جس میں سات لاکھ عورتیں حاملہ ہوتی ہیں اور سات لاکھ عورتیں بچے جنتی ہیں اور سات لاکھ لڑکے مرتے ہیں اور سات لاکھ غریب لیل ہوتے ہیں اور سات لاکھ گنہگار دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔

(۲۲۸) ایام ہفتہ

(۲۲۸) امام علی نقی علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا معنی ہیں رسول اللہ کے اس قول کے "ایام ہفتہ سے دشمنی نہ رکھو۔ وہ تم سے دشمنی رکھیں گے" حضرت نے فرمایا سبت (شنبه) حضرت رسول خدا کا نام ہے اور کیشنبہ سے کنایہ امیر المومنین سے ہے اور (دوشنبہ) سے کنایہ حسن و حسین سے ہے سہ شنبہ سے علی بن حسین محمد بن علی اور جعفر بن محمد ہیں اور چہار شنبہ سے موسیٰ بن جعفر علی بن موسیٰ محمد بن علی اور میں ہوں اور پنجشنبہ سے میرا بیٹا حسن اور جمعہ سے میرا پوتا مراد ہے جس کے پاس ایک حق پرست جماعت جمع ہوگی اور وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی پس دنیا میں ان کو دشمن نہ رکھو ورنہ وہ تم کو آخرت میں دشمن رکھیں گے۔

(۲۳۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یوم السبت ہمارے

لئے ہے اور یوم الاحد (یکشنبہ) ہمارے شیعوں کے لئے اور یوم الاثنين ہمارے دشمنوں کے لئے اور یوم الاربعاء (سہ شنبہ) نبی اُمیہ کے لئے اور یوم الازار (چار شنبہ) دوا کے لئے اور یوم الخمیس قضائے حاجت کے لئے اور یوم الجمعہ نہانے دھونے اور پاکیزگی اور خوشبو کے لئے اور وہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ چار شنبہ شیعان ابن عباس کا دن ہے روز جمعہ روز عبادت ہے اور یہی یوم القیامت ہوگا۔

(۴۹) زندگانی دنیا

(۴۳۲) کسی نے حضرت علی بن الحسین سے پوچھا یا بن رسول اللہ آپ نے کس حال میں صبح کی؟ فرمایا آٹھ حالتوں میں۔ خدا مجھ سے اپنے فرائض چاہتا ہے اور رسول اپنی سنت پر عمل۔ خیال اپنا وقت طلب کرتے ہیں نفس اپنی خواہش کو ڈھونڈتا ہے شیطان موصیت کی طرف لے جاتا چاہتا اور محافظین کرام کا تسنن، میرے اعمال لکھنے میں ملک الموت روح مانگتے ہیں اور قبر میرا جسد طلب کرتی ہے میں ان سب کے درمیان ایک مظلوم کی حیثیت سے ہوں

(۴۳۳) کسی نے حسین بن علی علیہ السلام سے پوچھا اے فرزند رسول کیا حال ہے فرمایا میرا رب میرے اوپر ہے آگ میرے سامنے ہے موت مجھ کو ڈھونڈتی ہے حساب کی تیز نظری طرف ہے میں اپنے عمل میں رہن ہوں نہ تو اپنی محبوب شے کو پاتا ہوں نہ مکر وہ کو دفع کر سکتا ہوں۔ معاملات دوسرے کے اختیار میں ہیں چاہے وہ عذاب دے چاہے بخش دے پس کون سا فقیر مجھ سے زیادہ محتاج ہے۔

اسی طرح کسی نے امیر المومنین سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے فرمایا کیا حال پوچھتے ہو اس شخص کا جس کے اوپر خدا کی طرف سے دوزخراں ہوں اور وہ یہ جانتا ہو کہ اس کی خطائیں دفتر میں لکھی جاتی ہیں مہی حالت میں اگر اس کا رب رحم نہ کرے تو دوزخ کے سوا اس کا مقام اور کہاں ہوگا۔

جب حضرت فاطمہؑ سے یہ سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا مہاری دنیا کو ترک کرنے والی ہوں اور تمہارے مردوں میں شامل ہونے والی ہوں۔ جب سے رسولؐ نے وفات پائی اور ان کے اہل پر ظلم شروع ہوئے میں نہایت کرب و بے چینی میں بسر کر رہی ہوں۔

منہال سے مروی ہے کہ میں ایک روز علی بن الحسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مولا کیا حال ہے فرمایا اے منہال باوجود تم اپنے کو ہمارے شیعوں میں سے کہتے ہو پھر بھی ہمارا حال پوچھتے ہو کیا تم نہیں جانتے کہ میں اپنی قوم میں بنی اسرائیل کی مانند آل فرعون میں ہوئی کہ وہ ان کے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے اور لڑکیوں کو چھوڑ دیتے تھے ایسی قوم اسے بنی کے بعد خیر البریہ بن گئی.... بکھلم بکھلاؤ

اب مغربوں پر لعن ہوئی ہے اور گالیاں دینے والوں کو بہت سماں دیا جاتا ہے جو لوگ ہم سے محبت رکھتے ان کو محض ہماری محبت کی بنا پر حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے قریش نے تمام عوب پر محض اس وجہ سے فضیلت حاصل کی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے تھے وہ ہمارے حق کی بنا پر اور دل سے طلب کرتے ہیں لیکن ہمارے حق کو خود نہیں چاہتے حالانکہ ہمارا بڑا حق ہے پس اے منہال اس

حالت میں بہاری صبح و شام گزرتی ہے۔

جابر ابن عبد اللہ انصاری خدمت امیر المومنین میں حاضر ہوئے اور استفسار حال کیا فرمایا بس اپنا رزق کھا رہا ہوں۔ جابر نے عرض کی آپ دار دنیا کے متعلق کیا فرماتے ہیں فرمایا ایسے گھر کے متعلق میں کیا کہوں جس کے اوّل میں غم ہو اور آخر میں موت۔ جابر نے عرض کی مولا سب سے زیادہ قابل غیظ کون ہے فرمایا وہ جسے تحت تراب عذاب سے محفوظ ہو اور ثواب کا امید دار بنے۔

سلطان فارسی سے پوچھا گیا آپ کا کیا حال ہے فرمایا کیا حال پوچھتے ہو اس کا جس کی غایت موت ہو اور قبر اس کی منزل ہو کیڑے اس کے پڑوسی ہوں اور اگر نہ بخشا جائے تو دوزخ اس کا مسکن ہو خلیفہ یمانی سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے فرمایا اس شخص کا کیا حال جس کا نام عبد ہو اور کل کو قبر میں تنہا دفن کیا جائے اور خدا کے سامنے اکیلا ہی محشور ہو۔

ابن سبیر مروی ہے کہ ایک دن امیر المومنین اپنے گھر سے برآمد ہوئے تو سلمان نے آپ کا استقبال کیا فرمایا ابو عبد اللہ آپ کا کیا حال ہے کہا میں چار غموں میں ہوں پوچھا وہ کیا ہیں کہا اوّل عیا کا غم وہ کھانا مانگتے ہیں اور اپنی خواہشات کو پورا کرنا۔ چاہتے ہیں دوسرے خدا اپنی اطاعت چاہتا ہے تیسرے شیطان نصیحت کی طرف حکم کرتا ہے چوتھے ملک الموت روح کو طلب کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابو عبد اللہ آپ کو بشارت ہو کہ ان میں سے ہر ایک کے عوض تمہارے لئے پیش خدا درجات ہیں۔ میں ایک دن حضرت

رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے علی کیا حال ہے میں نے عرض کی صبح کی ہے اس حال میں کہ میسر ہاتھ میں پانی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اپنے بچوں حسن و حسین کی طرف سے مخموم ہوں فرمایا اے علی عیا کا غم نار سے پناہ دلاتا ہے خدا کی اطاعت عذاب سے امان ہے اور فاقہ پر صبر جہاد ہے اور ساتھ برس کی عبادت سے بہتر ہے اور موت کا غم ذنوب کا کفارہ ہے اے علی آگاہ ہو کہ لوگوں کے رزق خدا کے اوپر ہیں ان کے لئے تمہارا غم کرنا مضر ہے نہ نافع البتہ اس کی وجہ سے تم مستحق اجر ہو جاؤ گے اور بے شک غموں سے بڑھ کر غم عیا ہے۔

(۵۰) پیری

(سورہ روم) خدا وہ ہے جس نے تم کو کمزوری سے پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد تم کو قوت بخشی پھر قوت کے بعد تم کو کمزور اور بوڑھا بنا دیا۔ خدا جیسا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ بڑا جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

(سورہ الحديد) کیا وہ وقت نہیں آیا کہ ایمان والوں کے تلوے یاد خدا میں گڑ گڑائیں۔

(۴۴) فرمایا حضرت رسول خدا نے خداوند عالم مومن پیر کی طرف صبح شام نظر کرتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے بندے اب تیری عمر زیادہ ہو گئی اور پیری بڑیاں سست ہو گئیں اور تیری جلد رقیق ہو گئی اور تیری موت قریب پہنچی اور مجھ تک پہنچنے کا وقت قریب آیا۔ لہذا

تو مجھ سے حیا کریں تیرے بڑھاپے سے شرم کرتا ہوں کہ تجھ کو دوزخ کا عذاب چکھاؤں۔

(۴۲۵) فرمایا حضرت رسولؐ کو خداوند عالم فرماتا ہے بڑھاپا میرا نور ہے پس میں اپنے نور کو نار سے نہ جلاؤں گا۔

(۴۳۶) فرمایا حضرت رسولؐ کو خداوند عالم فرماتا ہے جو اس سے بڑھا مگر جبکہ خدا بڑھاپے میں صاحب بزرگی رکھے

(۴۳۷) فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ برکت بڑھوں کے ساتھ ہے۔

(۴۳۸) فرمایا آنحضرت نے بڑھا تمہارے درمیان ایسا ہے جیسے کوئی نبی اپنی امت میں۔

(۴۳۹) فرمایا آنحضرت نے جس نے پیغمبر کا اکرام کیا اس نے جلال الہی کا اکرام کیا۔

(۴۴۰) انس سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ نے پانچ خصلتوں کی مجھ سے وصیت کی ایک ان میں سے یہ تھی کہ بڑھوں کی عزت کرو تم روز قیامت میں سب ساتھیوں میں سے ہونگے۔

(۴۴۱) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص شبیبہ الہندی نامے آیا اور کہنے لگا یا نبی اللہ میں بڑھا ہوں اور میرا سن زیادہ ہو گیا۔ میرے قوا میں ضعف آ گیا اور مجھ میں ناز و روزہ و حج و جہاد کے بار بار بجالانے کی طاقت نہ رہی پس آپ کوئی چیز بتے تعلیم فرمائیے۔ فرمایا تیرے گرد جتنے پتھر اور ڈھیلے ہیں وہ آرزوئے رحم تجھ پر در رہے ہیں۔ پس نماز صبح کے

بعد دس مرتبہ کہا کہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بے شک اللہ تعالیٰ تجھے غم۔ جذام۔ فقر و فاقہ سے محفوظ رکھے گا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ تو دنیا کے متعلق فرمایا آخرت کے متعلق بھی فرمائیے۔ فرمایا ہر زمانہ کے بعد پڑھ۔ اللہم ما ارزقنی من عندک وغنی من فضلك وانشغلنی من ساحتک واثقل لی قلبی من بدکاتیک۔

(۵) نظر

فرمایا خداوند عالم نے اے رسولؐ مومنوں سے کہدو کہ اپنی آنکھوں کو جھکالیں اور اپنی فروج کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے ازکی و اطہر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس کو جانتا ہے اور مومنات سے کہدو وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی فروج کی حفاظت کریں۔

(۴۴۲) فرمایا جناب رسولؐ کو خداوند عالم اس کو روز قیامت آگ کی سیخیں ٹھونک کر اندھا کر دے گا۔ اور ان میں آگ بھردے گا یہاں تک کہ سب لوگ خوف سے کھڑے ہو جائیں گے پھر اس کو دوزخ کی طرف بجانے کا حکم دیا جائے گا۔

(۴۴۳) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی اپنے پڑوسی کے گھر کی طرف سے گزے اور مرد کی شرمگاہ یا عورت کے بال یا اس کے جسم کے اور کسی عضو پر نظر ڈالے تو خدا کے لئے سزاوار ہے کہ وہ ان منافقین کے ساتھ دوزخ میں ڈالے جو دنیا میں مسلمانوں کی شرمگاہوں کا تجسس کرتے تھے، ایسا آدمی سے نہ اٹھے گا سب تک خداوند عالم اسے رسوا نہ کر دے اور خدا اس کی

کے محفوظ رکھنے میں ہے۔

(۴۵۵) جناب رسول خدا نے فرمایا اے علیؓ جس کی زبان سے لوگ خائف رہیں وہ اہل نار سے ہے۔
منقول ہے کہ نوح علیہ السلام ایک کریمہ النظر کتنے کی طرف سے گزرے فرمایا یہ کتا کس قدر بد صورت ہے یہ سن کر وہ کتا دو زانو ہو بیٹھا اور غصہ میں کہنے لگا اگر تم خلقت خدا پر راضی نہیں ہو تو مجھے بدل دو حضرت نوح یہ سن کر اس درجہ نادام ہوئے کہ چالیس سال روتے رہے تب خدا نے کہا کہ اے نوح کب تک روتے جاؤ گے میں نے تمہاری توبہ قبول کی پس نوح ایک لغزش مغفورہ پر جو ان کے نفس معصوم سے ہوئی تو اتنا روتے تو اے خافل انسان تو اپنے گناہان کبیرہ اور نفس نافرمان پر بھی نہیں روتا۔

(۴۵۶) فرمایا آنحضرت نے اپنی زبان اپنے شکم اور اپنی فرج کو تاروا استعمال سے بچاؤ تاکہ مستحق جنت ہو۔

(۴۵۷) فرمایا آنحضرت نے جس نے راہ خدا میں زیادتی سے روپیہ خرچ کیا اور زیادہ گوئی سے زبان کو روکا اس کو خوش خبری ہو۔

(۴۵۸) جس نے اپنی زبان کو روکا عتبات پائی۔

(۴۵۹) بے شک خدا ہر قائل کی زبان کے پاس ہے۔

(۴۶۰) جو شخص دنیا میں دو سانس بنا خدا روز قیامت آگ کی

دو زبانیں اس کے لئے پیدا کر لگا (دو زبانوں والا وہ ہے جو دشمنوں

سے ملتا ہو اور ہر ایک سے اس کے موافق مزاج بات کہتا ہے دوسرے

سے دوسرے کے موافق یا ایک کی بات دوسرے سے کہتا ہے یا

تسرا گاہ کو ناظرین پر ظاہر کر دے گا۔

(۴۶۱) فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جس نے اپنی آنکھوں کو مطلق چھوڑ دیا ہر طرف نظر ڈالی اس نے اپنے دل کو تعجب میں ڈالا اور جس نے بے درپے خطائیں کیں اس کی سرسبز دنیا ہوئیں۔

(۴۶۲) فرمایا حضرت رسول خدا نے نظر ایک زہراؤ تیرے شیطان کے تیروں میں سے۔

(۵۲) زبان

(سورہ ق) جب بیان کریں گے تو وہ دونوں فرشتے جو اس کے دائیں بائیں ہمیشہ رہنے والے ہیں کوئی بات ایسی نہیں لکھیں گے جو اس کے نامہ اعمال میں نہ ہو وہ تیرے سخت محافظ ہوں گے۔

(۴۶۳) فرمایا حضرت رسول خدا نے انسان کی راحت زبان کے روکنے میں ہے۔

(۴۶۴) طلاق سنان راس المال ہے۔

(۴۶۵) سکوت سنان انسان کے لئے سلامتی ہے۔

(۴۶۶) بلا گویائی کی شیردگی میں ہے۔

(۴۶۷) انسان پر بلا اس کی زبان کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔

(۴۶۸) زبان کا فتنہ تلوار کے فتنے سے زیادہ سخت ہے۔

(۴۶۹) فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے زبان کی مارتلوار کی مار سے زیادہ سخت ہے۔

(۴۷۰) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انسان کی نجات زبان

اس حقیقت کی سہی ہے جس کے سر نہیں اور اس مومن کی مثال جو اپنے مومن بھائی کی رعایت نہیں کرتا اس شخص کی سہی ہے جس کے تمام حواس صحیح ہوں مگر وہ اپنی عقل سے کام نہ لے آنکھ سے دیکھے نہیں کان سے سنے نہیں زبان سے اپنی حاجت بیان نہ کرے اور اظہارِ حجت کے ساتھ اپنی ذات سے سختیوں کو دور نہ کرے اپنے ہاتھوں سے اپنی کوئی شے نہ لے اپنے پیروں سے کسی چیز کی طرف نہ چلے پس درحقیقت وہ ایک گوشت کا لوتھڑا ہے کہ جس کے تمام منافع فوت ہو گئے ہیں اور مصائب کا آماجگاہ بن گیا ہے اس طرح جو بندہ مومن اپنے برادرانِ ایمانی کے حقوق سے جاہل ہے وہ بھی ان کے حقوق کا فوت کر بیٹھتا ہے وہ مثل اس پیاسے کے ہے جو ٹھنڈے پانی کا کنواں کھودتا ہے مگر اس سے پانی نہیں پیتا یا مثل اس صاحبِ حواس آدمی کے ہے جو اپنے کسی دوست سے امرِ مکروہ مے رفح کمنے میں یا کسی محبوب سے شے لینے کی سہی نہیں کرتا۔ بس ایسے شخص کو تم یہ سمجھو کہ تمام نعمتیں اس سے سلب ہو گئی ہیں اور وہ ہر آفت میں مبتلا ہے۔

(۴۶۴) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے تقیہ مومنین کے بہترین اعمال سے ہے کیونکہ وہ اس سے اپنے نفس کو بھی ظلم سے بچاتا ہے اور اپنے بھائیوں کو بھی اور حقوقِ اخوان کا ادا کرنا اشرفِ اعمالِ تقیین ہے جو ملائکہ مقربین کی محبت کو کھینچے والا اور اور العین کو شائق بنانے والا ہے۔

(۴۶۵) فرمایا امام حسین علیہ السلام نے تقیہ سے اللہ نے امت کی اصلاح چاہی پس تقیہ کا ثواب مثل ثوابِ اعمالِ امت ہے اور ترک کرنا عیب کی سزا امت کے ہلاک کرنے والے کی سزا ہے کیونکہ تقیہ کا تارک ان کو ہلاک کرنے میں شریک ہے اس میں شک نہیں کہ حقوقِ اخوان کا پہچانا خدا کا

ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکاتا ہے۔
(۴۶۱) جو شخص چاہے روزِ خدا کا نالہ بننا ہے گا اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہوں گے۔
(۴۶۲) جب تک کسی بندہ کا قلب راستی اختیار نہ کرے اس کا ایمان قائم نہیں رہ سکتا اور دل اس وقت تک مستقیم نہیں ہو سکتا جب تک زبان مستقیم نہ ہو۔

(۵۳) تقیہ

ہر زمانہ میں زیادہ تر لوگ مشرک و گمراہ رہتے ہیں اور اہل ایمان سے ان کو خصومت قلبی ہوتی ہے لہذا خداوندِ عالم نے خوف کے وقت مسلمانوں کو تقیہ کا حکم دیا یعنی اقوالِ افعال میں حق سے سکوت کرنے کا تاکہ ان کی جان و مال و آب و دشمنوں سے محفوظ رہے۔ اگر تقیہ نہ ہوتا تو دینِ الہی پر سخت مصیبت آتی اور اہل ایمان تباہ و برباد ہو جاتے۔ (سورہ آل عمران) مومنوں کو اپنا دوست مومنوں کو بنانا چاہیے کافروں کے دوست نہیں اور جو کافروں کو دوست بنائیگا اس کا تعلق کسی معاملہ میں خدا سے نہیں۔ ہاں ایسے وقت کفار سے دوستی کا اظہار کر سکتے ہیں جب کہ ان سے پورا پورا خوف ہو۔ خدائے مہربان اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ کی طرف تہاری بازگشت ہے۔ (سورہ التمل) ایمان کے بعد اللہ سے کون کفر کرے گا مگر وہ جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔

(۴۶۳) فرمایا حضرت رسولِ محمد نے اس مومن کی مثال جس کے لئے تقیہ نہیں

دوست بنانے والا اور پیش خدا تقرب بڑھانے والا ہے اور ان حقوق کا ترک خدا کی عداوت کا سبب ہے اور اس کے نزدیک رتبہ کم کرنے والا ہے۔
(۴۶۱) فرمایا امام حسین علیہ السلام نے اگر تقیہ نہ ہوتا تو ہمارا دوست ہمارے دشمن سے پہچانا نہ جاتا اور اگر حقوق اخوان کی معرفت نہ ہوتی تو براہیوں سے کسی ایک پر عذاب نہ ہوتا بلکہ سب کو مل کر عذاب نہ ہوتا خداوند عالم فرماتا ہے جو مصیبت تم پر پڑی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی حاصل کردہ ہے خواتمہائے بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(۴۶۲) فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے خدا مومنین کا ہر گناہ روز قیامت معاف کر دیا سوائے دو گناہوں کے ایک ترک تقیہ (کیونکہ اس سے اللہ تعویج دین کا سلسلہ رک جاتا ہے یعنی جو شخص دشمنان دین کے سامنے ظہار حق کر دیا اور وہ اس کے جانی دشمن ہو جائیں گے اور پھر تعصب میں آکر استیصال دین کرنے لگیں گے تو اس ایک شخص کی ناقصیت اندیشی سے دین اور قوم کو عظیم الشان نقصان پہنچ جائیگا دوسرے حقوق اخوان کا ضائع کرنا۔
(۴۶۳) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تقیہ کا استعمال ہمارے براہِ دران ایرانی کی حفاظت کی غرض سے ہے پس اگر وہ حفاظت کرے خلیف کی تو خصال کرام میں سے اشراف ہے اور معرفت حقوق اخوان افضل صدقات زکوٰۃ و جہاد ہے۔

(۴۶۴) فرمایا امام علیہ السلام نے جس نے تقیہ قبل ظہور ہمارے قائم کے ترک کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(۴۶۵) فرمایا حضرت نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے عہد کا دین ہے۔

(۴۶۶) فرمایا حضرت نے جس کے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

(۴۶۷) فرمایا حضرت رسول خدا نے تارک تقیہ مثل تارک صلوٰۃ ہے۔
(۴۶۸) فرمایا آنحضرت نے جس نے تقیہ میں منافقین کے پیچھے ناز پڑھی اس کو یا ائمہ کے پیچھے ناز پڑھی۔

(۴۶۹) فرمایا صادق آل محمد نے جس نے ہاری باتوں میں سے ایک کو بھی فشا کیا گویا اس نے ہم کو عمداً قتل کیا نہ کہ خطاؤ۔

(۴۷۰) فرمایا حضرت نے تقیہ کی ضرورت کو صاحب تقیہ خوب جان سکتا ہے کہ کس محل پر اس سے کام لینا چاہیے۔

(۴۷۱) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے راوی حدیث سے فرمایا اگر کوئی تمہارے سامنے علی علیہ السلام کو گالی دے تو کیا اس بد بخت کی ناک نہ کاٹ لو گے؟ اُس نے کہا ضرور میں اور میرے گھروالے ایسا ہی کریں گے فرمایا نہیں ایسا نہ کرو میں نے ایسے شخص کے منہ سے علی پر شب و شتم کو سنا ہے کہ میرے اور اس کے درمیان ایک ستون بیچ میں تھا سگریں نے صبر کیا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو اس کی طرف سے گزرا اور اُس پر سلام کیا اور مصافحہ کیا۔

(۴۷۲) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا وہ شیعہ ان علی سے نہیں جو تقیہ نہیں کرتا۔

(۴۷۳) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں بے شک تقیہ وسیع تر ہے اس چیز سے جو آسمان و دین کے درمیان (۴۷۴) فرمایا آنحضرت نے جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے آیا وہ کبھی دولت باطل کا کام نہ کرے گا مگر تقیہ سے۔

(۴۷۵) فرمایا حضرت نے تم اپنے دین پر قائم رہو جو اُس کو چھپا کر رکھنا خدا اُس کو عزت دے گا اور جو اُس کو ظاہر کرے گا خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

۱) امام علیہ السلام نے یہ حکم اس وقت کے متعلق دیا ہے جبکہ لفظ شیعہ زبان سے نکالنا جرم تھا اور فوراً ایسے شخص کو تہ تیغ کر دیا جاتا تھا۔

(۲۸۱) فرمایا حضرت نے جن کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے بہتری نہیں۔
(۲۸۲) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے میسرے پر بزرگوار فرمایا کرتے تھے تمہارے باپ کے لئے کوئی شے تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانی والی نہیں بیشک تقیہ مومن کے لئے جنت ہے۔

(۲۸۳) فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جن کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے اسلام نہیں اور جن کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔

(۲۸۴) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا تقیہ اس لئے ہے کہ خون نہ بہا جائے اور جب اس کا خون نہ ہو تو ضرورت نہیں۔

(۲۸۵) ابوبصیر نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ تقیہ دین خدا ہے۔

راوی نے کہا ہے کیا دین خدا ہے فرمایا واللہ دین خدا ہے کیا تم نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی قال یوسف ایہا الحیرانکھ

لستارقون (اے قافلہ والو بیشک تم چور ہو) جبکہ بردارین یوسف نے کچھ بھی نہ چرایا تھا دوسری قول ابراہیم نقل کیا گیا ہے قال انی سقیم

(میں بیمار ہوں) حالانکہ وہ بیمار نہ تھے۔

(۲۸۶) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرت قائم منظر کا وقت ظہور تو تقیہ شدت سے ہوگا۔

(۲۸۷) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم اہل بیت کا راز افشا کیا خدا اس کو دوزخ میں پتے ہوئے لوہے سے غلاب کرے گا۔

توضیح۔ پہلی دو آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت

ابراہیمؑ اور حضرت یوسفؑ نے جھوٹ بولا لیکن وہ جھوٹ نہ تھا بلکہ تقیہ تھا جو سب کے نزدیک وقت مصلحت روارکھا گیا ہے حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی حالت چوروں سے مشابہ تھی کیونکہ انھوں نے حضرت یوسفؑ کو حضرت یعقوبؑ سے چرایا تھا۔ لہذا اللہ کی اس حالت پر نظر رکھتے ہوئے حضرت یوسفؑ نے سارق کہا۔ حضرت ابراہیمؑ نے جو اپنے کو بیمار کہا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارے کفر اور شرک کو دیکھ کر میرا دل بیمار ہے۔

توضیح دوم۔ ہمارے سلمان بھائی مسئلہ تقیہ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ شیعہ مذہب میں جھوٹ بولنا روا ہے جب مسئلہ کی حقیقت کو سمجھایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس آزادی کے دور میں اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ شیعیت کے دشمن ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں پہلے کھلم کھلا تیغ آزمائی ہوتی تھی۔ اب ٹی کی گٹھ میں شکار کھیلا جاتا ہے اور جہاں موقع ملتا ہے وہاں خوزیری کے لئے بے نقاب ہو کر بھی سامنے آجاتے ہیں۔ ہمارے آئمہ نے اسی لئے شد و مد سے تقیہ کی تاکید کی ہے۔ اگر تقیہ کی سپر نہ ہوتی تو بنی امیہ اور بنی عباس کے دور میں جس بُری طرح شیعوں کا قتل عام کیا گیا آج ایک شیعہ بھی روئے زمین پر نظر نہ آتا۔

(۵۴) خوف

(سورہ آل عمران) اگر تم ایمان والے ہو تو لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔

(سورہ مائدہ) لوگوں سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو۔
(سورہ النحل) وہ اپنے رب سے خوف کرتے ہیں اور سوء حساب سے ڈرتے ہیں۔

(سورہ انقصص) اتر اومت خدا اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورہ النجم) کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو۔ ہنستے ہو رہے نہیں اور کھیل میں مشغول ہو۔
(۴۸۸) فرمایا جناب رسول خدا نے جو شخص جتنی خدا کی معرفت زیادہ رکھتا ہے اتنا ہی اس سے زیادہ ڈرتا ہے۔

(۴۸۹) فرمایا جناب رسول خدا نے جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔

(۴۹۰) مروی ہے کہ جب رسول اللہ ناز پڑھتے تھے تو آپ کا دل خوفِ خدا سے دیگ کی مانند جوش مارتا تھا۔ خدا فرماتا ہے وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوف سے کانپ جاتے ہیں۔

(۴۹۱) انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ چار شخصوں پر ملائکہ کے مقابل خداوند عالم مبارکات کرتا ہے اول مجاہدین دوسرے متواضع فقرا تیسرے وہ مال دار جو بہت سا مال فقیروں کو دیتے ہیں اور پھر ان پر احسان نہیں رکھتے چوتھے وہ شخص جو تنہائی میں خوفِ خدا سے روتا ہے۔

(۴۹۲) فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے خدا

دو دو اور یاد رکھو کہ اگر تم دنیا کی نیکیاں بھی اکٹھا کر لو تو یہ ضرور نہیں کہ خدا ان کو منظور بھی کر لے اور خدا سے اُمید مغفرت کئے رہو کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ اگر تم تمام دنیا بدیاں جمع کر لو تو وہ تم کو عذاب ہی دے گا بلکہ تم کو بخش سکتا ہے۔

(۴۹۳) لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا خدا سے ڈرتے رہو اگر بقدر دو پہل بھی نیکیاں کرنی ہوں تب بھی وہ عذاب دے سکتا ہے اور اس سے اُمید کئے رہو اگر وہ جہاں کے گناہ بھی سر دھرائے ہوں تو بھی وہ رحم کرے والا ہے۔
(۴۹۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خدا سے اُمید کئے کہ جو تم کو مصیبت پر جرات نہ ہوگی اور خدا سے ڈرتے رہو تم کو اپنی رحمت سے مایوس نہ کریگا۔

(۴۹۵) فرمایا حضرت نے نہیں امان پائی مگر اس نے جو خدا سے ڈرا۔
(۴۹۶) فرمایا حضرت نے خوفِ خدا میں رونا نانا سے نجات کا سبب ہے۔
(۴۹۷) فرمایا حضرت نے خوفِ خدا میں رونا رحمتِ خدا کا باعث ہے۔
(۴۹۸) فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کوئی مومن خوفِ خدا سے روئے گا خدا اس کے گناہ بخش دے گا۔ اگرچہ وہ ستاروں اور قطراتِ بحر کی تعداد سے زیادہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
وَلَيُضْحِكَنَّ قَلِيلًا وَلَيَبْكُنَّ كَثِيرًا (کم ہنسوا اور زیادہ روئے)
(۴۹۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر مومن کی اُمید دہم کوڑن کیا جائے تو دونوں برابر ہوں گے۔

(۵۰۰) امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا تاؤ قصبہ خائف و راجی نہ ہو اور اُمید و بیم میں نہ ہو گا مگر جب کہ اس چیز کا

(۵۰۶) امام جعفر صادق نے اپنے پسر بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے خوشخبری ہو اس صورت کے لئے جس کی طرف خدا اس حالت میں دیکھے کہ اس کی آنکھ اپنے گناہ پر خوف خدا میں روئی ہو اور وہ کسی دوسرے کے گناہ پر اطلاع نہ رکھتا ہو۔

(۵۰۷) فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن مسعود غیب کی حالت میں خدا سے ایسا ڈرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے مگر وہ تم کو دیکھتا ہے خدا فرماتا ہے مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ جَاءَ بِقَلْبٍ غَنِيٍّ أَدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ۔

(۵۰۸) فرمایا آنحضرت نے خداوند عالم فرماتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ میں اپنے بندوں پر دو خوفوں کو نہ جمع کروں گا اور نہ دو امنوں کو۔ جب وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف ہوں گے تو میں قیامت میں ان کو ڈراؤں گا اور دنیا میں مجھ سے ڈریں گے تو میں قیامت کے دن ان کو بے خوف بناؤں گا۔

(۵۰۹) فرمایا حضرت نے ہر آنکھ قیامت کے دن رونے والی ہوگی مگر تین آنکھیں ایک وہ جو خوف خدا میں روئی ہوگی دوسرے وہ آنکھ جو حرام الہی سے بند ہے کی یعنی حرام چیز کی طرف نہ دیکھا ہوگا تیسرے وہ آنکھ جو یاد خدا میں جاگی ہوگی۔

(۵۱۰) فرمایا آنحضرت نے جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے اتنا روئے کہ اس کے آنسو ڈاڑھی تک بہ جائیں تو خدا اس کے رخسارہ پر آتش دوزخ کو حرام کر دیگا۔

(۵۱۱) فرمایا آنحضرت نے جس کی آنکھ سے مثل پرنگس کے خوف خدا

جاننے والا ہوجس سے خوف اور امید کی جاتی ہے۔

(۵۰۱) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے خدا سے اس طرح خوف کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تو تم کو دیکھ رہا ہے اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تم کو نہیں دیکھ رہا تو تم نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تم کو دیکھتا ہے تم مخلوق سے چھپ کر گناہ کرو اور خدا پر وہ سب ظاہر ہوں تو تم نے سب دیکھنے والوں سے زیادہ ذلیل اسے سمجھا دیونکہ مخلوق سے تو تم کو پردہ ہوا اور خدا سے شرم نہ آئی۔

(۵۰۲) فرمایا حضرت رسول خدا نے جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کے ہر شے ڈرتی ہے اور جو خدا سے خوف نہیں کرتا اس کے ہر شے ڈرتی ہے۔

(۵۰۳) فرمایا حضرت رسول خدا نے حرام ہے آگ اس آنکھ پر جو خوف خدا میں روئی ہو۔

(۵۰۴) فرمایا حضرت نے کوئی قطرہ زمین پر خدا کے نزدیک اس قطرہ اشک سے زیادہ محبوب نہیں ٹپکا جو اندھیری رات میں کسی کی آنکھ سے ایسی حالت میں گرا ہو کہ کوئی اس کو خدا کے سوا دیکھنے والا نہ ہو۔

(۵۰۵) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی شے ایسی نہیں جس کا پیمانہ یا وزن نہ ہو سوائے اشک کے کہ اس کا ایک قطرہ آگ کے ایک دریا کو بجھا دے گا اگر کسی کی آنکھ میں آنسو ڈبڈبا آئے تو اس کا چہرہ روز قیامت غبار آلود نہ ہوگا اور ذلت نصیب نہ ہوگی اور اگر خوف خدا میں آنسو خسارہ پر بہہ جائے تو خدا اس پر نار جہنم کو حرام کر دیگا اور اگر کسی گمراہ میں سے ایک شخص خوف خدا میں روئے گا تو سارے گمراہ پر خدا رحم کرے گا۔

میں انس و جن کا روبرو قیامت خدا اس کو ہر خوف سے امان میں رکھے گا۔
(۵۱۲) فرمایا حضرت نے جب مومن کا دل خوف خدا سے گرفتہ ہو جاتا ہے تو اس کی خطائیں اس طرح کرنے لگتی ہیں جیسے خزاں میں درخت سے پتے۔
(۵۱۳) امام حسن علیہ السلام ایک ایسے جوان کی طرف سے گزرے جو ہنس رہا تھا فرمایا تو صراط پر سے گزر چکا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا تجھے اس کا علم ہے کہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں نہیں کہا نہیں فرمایا پھر یہ ہنس کیا کہتے ہیں کہ اس کے بعد کسی نے اس جوان کو ہنسنے نہ دیکھا۔

(۵۵) حَسَنُ ظَنِّ

(سورہ الاحقاق) جس کے داہنے ہاتھ میں کتاب اعمال ہوگی وہ کہے گا اُو میری کتاب کو پڑھو میں گمان کرتا تھا کہ مجھے حساب دینا ہوگا پس ایسا شخص جنت عالیہ کے اندر پسندیدہ عیش میں ہوگا۔
(سورہ بقرہ) لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ اپنے خدا سے ملنے والے ہیں بہت سے کم گروہ بڑے گروہ پر غالب آجاتے ہیں اور خدا صابر و کے ساتھ ہے۔

(۵۱۲) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم نے کتاب علی بن ابی طالب میں لکھا دیکھا کہ رسول اللہ نے برسرِ منبر فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی مومن کو دنیا و آخرت کی بہتری نہیں عطا کی گئی مگر اللہ کے ساتھ حَسَنُ ظَنِّ رکھنے والے اس سے اُمید کرینے والے۔ حَسَنُ ظَنِّ رکھنے اور غیبتِ مومنین سے بچنے والے سبب کے۔ قسم خدا نے وحدہ لا شریک کی خدا نے کسی مومن کو بعدِ توبہ اور استغفار کے

مہذب نہیں کیا۔ مگر خدا کے ساتھ سوء ظن رکھنے والے خدا سے اُمید قطع کر لے۔ یہ خلقی اختیار کرنے اور غیبتِ مومن کرنے والے کو۔ قسم خدا کی جس نے خدا سے حَسَنُ ظَنِّ رکھا خدا نے اُس کے ظن کو پورا کیا کیونکہ اللہ کریم ہے اس کے قبضہ میں نیکیاں ہیں اس کو حیا آتی ہے کہ کوئی بندہ مومن اُس کی طرف حَسَنُ ظَنِّ رکھے اور وہ اس کی اُمید کو پورا نہ کرے۔ پس اے لوگو خدا کی طرف اچھا گمان رکھو اور اُس کی طرف راغب ہو۔

(۵۱۵) فرمایا حضرت نے جس نے خدا کی طرف اچھا گمان کیا خدا نے اُس کا گمان پورا کیا اور اس کو ایسا ہی بدلا ملا۔ بدگمانوں سے خداوند عالم فرماتا ہے یہ تمہارا وہی گمان ہے جو تم نے اپنے رب کی نسبت کیا تھا کہ اُس نے تم کو عبادت میں ڈالا ہے تم خاص ترین میں سے ہو گئے۔

فرمایا حضرت رسول خدا نے نہ مرے تم میں سے کوئی مگر اس وقت کہ خدا کے ساتھ حَسَنُ ظَنِّ رکھتا ہو۔ اللہ سے حَسَنُ ظَنِّ رکھنا جنت کی قیمت ہے۔ (۵۱۶) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ زمانہ حضرت موسیٰؑ

میں دو شخص قید خانہ میں تھے جب وہ نکالے گئے تو ایک ان میں خوب موٹا تازہ تھا اور دوسرا ڈبلا۔ حضرت موسیٰؑ نے موٹے تازے سے پوچھا اس نے بھی کاسبب کیا ہے اس نے کہا میرا حَسَنُ ظَنِّ اللہ کے ساتھ۔ دوسرے سے پوچھا تیری لاغر کی کاسبب کیا ہوا۔ کہا اللہ کا خوف موسیٰؑ نے اپنے ہاتھ خدا کی طرف اٹھا کر کہا پروردگار میں نے دونوں کی بات جیت سنی۔ اب تو ہی بتا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے خدا نے وحی کی حَسَنُ ظَنِّ رکھنے والا۔

(۵۱۸) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک بندہ کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا جائیگا پس وہ خدا کی طرف متوجہ ہوگا خدا

فرمائیے گا اُسے لوٹا لاؤ پھر پوچھیے گا اے میرے بندے تو کیوں متوجہ ہوا وہ کہے گا اے میرے سپرد کار کیا میرا گمان تیری طرف ایسا نہ تھا۔ خدا پوچھیے گا کیا وہ کہے گا۔

میرا گمان تیری نسبت یہ تھا کہ تو میری خطا کو بخش دے گا اور مجھے جنت میں جگہ دے گا۔ خدا کہے گا۔ اے میرے ملائکہ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی اس نے میرے متعلق کبھی نیکی کا گمان نہیں کیا، اگرچہ اب خوفِ نار سے اس نے میرے متعلق یہ گمان کیا مگر اسے اجرِ دو اور جنت میں داخل کر دو۔

(۵۱۹) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس شخص نے خدا کی طرف حسن ظن کیا اس کا ظن دیا ہوا اور جس نے سو ظن کیا اس کا ظن دیا ہوا۔

(۵۴) اخلاص

(سورہ البینہ) لوگوں کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس خدا کی خلوص سے عبادت کریں جس کا دین ہے وہ حق کی طرف مائل ہوں نمازوں کو قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں یہی دین حق ہے۔

(۵۲۰) فرمایا جناب رسول خدا نے خدا کی طرف سے دو حافظ ہر شخص پر معین ہیں پس ملائکہ سے کہتا ہے تم گواہ رہنا میں نے اپنے بندہ کو اس وجہ سے بخش دیا کہ اس کے صحیفہ کے دونوں طرف نیکی ہے۔

(۵۲۱) جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے کفر شتہ نامہ اعمال کے اوّل روز نازل ہوتا ہے اور پھر اوّل شب وہ اس میں اعمال کو لکھتا ہے لہذا تم کو

چاہئے کہ اس کے اوّل و آخر میں نیکی کرو تاکہ خدا تمہارے درمیان فی گناہ معاف کر دے وہ کہتا ہے اَذْكُرْ نِي اَذْكُرْ كَمْ تَمْ مَجِي يَادُ كَرْوِي تَحِي يَادُ كَرْوِي كَا اُورِي يَهِي فَرْمَاتَا هِي لَنْ كُنْ اللّٰهُ اَكْبَرُ خُذَا كَا ذَكْرُ سَبْتِ بَرَّاهِي۔

(۵۲۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ حنیفاً مسلماً کی تفسیر میں فرمایا خالصاً مخلصاً لا یشوبہ شیء یعنی خدا کی عبادت ایسے خلوص سے کرو کہ اس میں کسی شے کا شائبہ ہی نہ ہو پھر فرمایا حضرت نے جو خدا سے خلوص رکھتا ہے خدا ہر شے کو اس سے ڈراتا ہے یہاں تک کہ حشرات الارض، جنگل کے درندے اور فضا کے پرندے اس سے ڈرتے ہیں۔

(۵۲۳) فرمایا جناب رسول خدا نے خدا تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے (۵۲۴) فرمایا حضرت رسول خدا نے صدق نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف۔

(۵۲۵) وہ جھوٹا نہیں جو آدمیوں میں اصلاح کی غرض سے جھوٹ بولے یا بدی سے روکے۔

(۵۲۶) فرمایا امام جعفر صادق نے لوگوں کی کثرت نماز و روزہ و حج و نیکی اور شب بیداری کو نہ دیکھو بلکہ ان کی راست گفتاری اور ادائے امانت پر نظر کرو۔

(۵۷) اجتہاد

(العنکبوت) جن لوگوں نے ہمارے بارہ میں کوشش کی ہے ہم ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کریں گے۔

نکاح کر دو اگر تم فقیر ہو تو اللہ اپنے فضل سے مالدار بنا دیگا۔ اللہ بڑی
دست والا ہے اور بڑا جاننے والا ہے۔

(سورۃ النساء) نکاح کر دو جو پسند آئے تم کو عورتوں میں سے دو۔
تین اور چار تک لیکن اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان عدل نہ کر سکو
گے تو صرف ایک سے نکاح کرو اور اپنی کینزوں کو اپنے تصرف میں رکھو۔

۵۳۲، فرمایا حضرت رسول خدا نے جس نے شادی کی اس نے نصف
دین کی حفاظت کی پس نصف باقی میں اس کو اللہ سے دینا چاہیے۔

۵۳۳، فرمایا حضرت رسول خدا نے نکاح میری سنت ہے پس جس نے
میری سنت سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں۔

۵۳۴، فرمایا حضرت رسول خدا نے باہم نکاح کرو تاکہ تمہاری تعداد بڑھ
میں روز قیامت سب امتوں کے سامنے تم پر فخر کروں گا اگرچہ وہ
عمل ساقط شدہ ہی ہو۔

۵۳۵، ایسی عورت سے محبت کرو جو زیادہ بچے پیدا کر نیوالی ہو۔
۵۳۶، فرمایا آنحضرت نے زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سیاہ رنگ
کی بہتر ہے۔ خوبصورت بانجھ سے۔

۵۳۷، کتنا سونے والا افضل ہے خدا کے نزدیک اس صائم النہار اور
قائم الیل سے جو ناکتنا ہو۔

۵۳۸، فرمایا آنحضرت نے آسمان کے دروازے رحمت الہی کے ساتھ
چار موقعوں پر کھلتے ہیں اول میزہ برسنے کے وقت دوسرے جب کوئی
فرزند اپنے والدین کے چہرہ پر نظر ڈالتا ہے۔ تیسرے در کعبہ کھلتے وقت
چوتھے نکاح کے وقت۔

(والنار عات) جو اپنے رب کے مواخذے سے خوف کریگا اور
نفس کو خواہش سے روکے گا تو جنت اس کا مقام ہے۔
۵۲۷، فرمایا حضرت رسول خدا نے ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر (نفس)
کی طرف لوٹے۔

۵۲۸، فرمایا حضرت نے جس کا علم اس کی خواہش پر غالب آیا وہ علم نافع
ہے اور جس نے اپنی خواہش کو قدموں کے نیچے ڈالا شیطان اس کے سایہ
سے بھاگتا ہے۔

۵۲۹، فرمایا حضرت نے خدا کہتا ہے کہ جو بندہ میری اطاعت کرے گا میں اس
کو غیر کی سپرد نہ کروں گا اور جو میری نافرمانی کرے گا میں اس کو اسی کے حال
پر چھوڑ دوں گا اور مطلق اس کی پروا نہ کروں گا کہ وہ کس دادی میں لگا
۵۳۰، فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کہتا ہے مجھے قسم ہے اپنی عزت و
بلندی کی جو بندہ اپنی خواہش پر میری خواہش کو ترجیح دے گا میں اسے غنی کر دوں گا۔
اور آخرت کے بارے میں اس کو صاحب ہمت بنا دوں گا اور جو اس سے
ضایع ہو گیا ہے اسے پورا کر دوں گا۔ اور آسمان وزمین اس کے رزق کے
ضامن ہوں گے اور ہر تجارت میں اس کا مددگار ہوں گا۔

۵۳۱، فرمایا حضرت نے میری امت تین قسم کی ہے ایک گروہ انبیاء سے
مشابہت رکھتا ہے دوسرا ملائکہ سے اور تیسرا بہائم سے جو انبیاء سے مشابہ
ہیں ان کی تسبیح و تہلیل و تکبیر ہے جو بہائم سے مشابہ ہیں ان کی ہمت کھانا
پینا سونا ہے۔

(۵۸) تزویج

(سورۃ النساء) اپنی بیوہ عورتوں اور صالح غلام اور کینزوں سے

(۵۴۹) حضرت نے ایک شخص عکاف نامے سے پوچھا کیا تیری بی بی ہے کہا نہیں۔ فرمایا کوئی کینز ہے، کہا نہیں، فرمایا تو مالدار بھی ہے۔ عرض کی ہاں فرمایا تو شادی کر ورنہ تیرا شمار گنہگاروں میں ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ شادی کر ورنہ تو نصاریٰ کے راہبوں میں شمار ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا تیرا شمار اخوان الشیاطین میں ہوگا۔

(۵۴۰) فرمایا حضرت امام حسنؑ نے دوستوں کی بیاں رکھ سکے ہو مگر ایک وقت میں چار ہی عقد میں رہیں گی۔

(۵۴۱) فرمایا آنحضرتؐ صلعم نے اسے جوانوں جو تم میں استطاعت عقد رکھتا ہو اس کو شادی ضرور کرنی چاہئے اور جو اس پر قادر نہ ہو اس کو بچا ہے کہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ خواہشات کو روکتا ہے اور نکاح کے لئے صرف یہ شرف کافی ہے کہ وہ سنت نبویؐ اور عادت مصطفویؐ ہے۔

(۵۴۲) فرمایا آنحضرتؐ نے بدترین تم میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے شادی نہیں کی ایسے لوگ اخوان الشیاطین ہیں۔

(۵۴۳) فرمایا آنحضرتؐ نے میری امت کے نیک لوگ عیالدار ہیں اور بدترین لوگ نکاح نہ کرنے والے۔

(۵۴۴) فرمایا آنحضرتؐ نے زید بن ثابتؓ صحابی سے نکاح کر لو کیوں کہ نزدیک میں برکت ہے اور پاک دامنی کا سبب ہے مگر بارہ قسم کی عورتوں سے عقد نہ کرنا۔

۱۔ ہنقہ پوشیدہ رہنے والی۔

۲۔ عنقہ رکھ کر کھلا کر رہنے والی

۳۔ شہیرہ (زیادہ سن والی)

- ۴۔ ملہلقہ (کثیر المھیض)
- ۵۔ مذیومہ (جس نے ایک شوہر کو ترک کر دیا ہو۔)
- ۶۔ مذمومہ (مذمت کی ہوئی۔)
- ۷۔ حنّانہ (بہت بخشش کرنے والی۔)
- ۸۔ متانہ (بہت احسان رکھنے والی۔)
- ۹۔ میلی کچیلی رہنے والی۔
- ۱۰۔ بدبرہ (بہودہ گو)
- ۱۱۔ لمبی ٹھوری والی۔

۱۲۔ لغوتا (جو دوسرے شوہر سے بچہ رکھتی ہو)

ایک اور روایت میں دو قسم کی عورتوں سے اور منع کیا گیا ہے اور امیرہ (لمبی اور دہلی)، دوسرے نسیرہ (بدنہ)

(۵۴۶) فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے اس کی تزویج حور العین سے کر دیے گا اور ان تمام خطوط کے بدلے جو اس معاملہ میں لکھے گئے ہوں گے ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(۵۹) خدمتِ عیال

(۵۴۷) امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک روز جنابؐ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے۔ فاطمہؑ اس وقت ہانڈی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اور میں تو رخصت کر رہا تھا فرمایا اے ابوالحسنؑ میری بات سنو اور اور جو کچھ میں کہتا ہوں حکم خدا سے کہتا ہوں۔ جو اپنے گھر کے کاروبار میں اپنی عورت کی مدد کرے گا تو خدا اس کے ہر موئے بدن کے عوض ایسے

ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کریگا جس کے دنوں میں روزہ رکھا ہو اور راتوں کو عبادت کی گئی ہو اور خدا اس کو صابریں کا ثواب بھی بخشے گا اور داؤد یعقوب و عیسیٰ علیہم السلام کا ثواب عطا فرمایگا۔ اے علی جو شخص اپنے اہل و عیال کی خدمت سے شرم نہ کرے گا خدا اس کے ہر قدم پر ایک حج و عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا اور بقدر اس کے جسم کی رگوں کے جنت میں شہر عطا فرمائے گا اے علی ایک گھڑی اپنے گھر کا کام کرنا بہتر ہے ہزار برس کی عبادت ہزار حج ہزار عمرہ۔ ہزار غلام آزاد کرنے ہزار جہاد کرنے اور ہزار برصوں کی عیادت کرنے ہزار جمعہ پڑھنے ہزار جنازوں کی مشایعت کرنے ہزار بھوکوں کو کھانا کھلانے ہزار برہمنوں کو لباس پہنانے ہزار گھوڑے راہ خدا میں دینے اور ہزار دینار اونٹ مساکین کو صدقہ دینے توریت و زبور و قرآن کے پڑھنے ہزار قیدی آزاد کرنے ہزار اونٹ مساکین کو دینے سے ایسا آدمی دنیا سے نہ اٹھے گا جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے۔ اے علی جو کوئی خدا عیال سے دریغ نہیں کرتا وہ بے حساب جنت میں داخل ہوگا۔ اے علی خدمت عیال گناہان کبیرہ کا کفارہ ہے۔ خدا کے غضب کو فرو کرنے والا کام حورالعین کا ہر ہے اس سے درجات و جنات میں زیادتی ہے۔ اے علی خدا عیال وہی کرتا ہے جو صدیق و شہید ہو یا وہ جسے خدا دنیا و آخرت میں بہتری دینا چاہتا ہو۔

(۶۰) جماع کے مستحبات

۵۴۸، فرمایا حضرت رسولؐ کو کہ انے اے علیؑ جب تم اپنی عروس کے پاس جاؤ اپنے منہ سے آواز اور دونوں پیروں کو دھو۔ اپنے دروازہ سے مکان کی آخری حد تک پانی چھڑک دو۔ ایسا کرنے سے خدا تمہارے گھر سے شر قسم کی نفیر

کو دور رکھے گا۔ اور جنتیں نازل کر لیا جو عروس کے سر پر سایہ فگن ہوں گی اور تم اس کو مکان کے ہر گوشہ میں پاؤ گے۔ تمہاری عروس جنوں برص اور جذام سے محفوظ رہے گی اور جب تک اس گھر میں رہے گی تکلیف نہ اٹھائے گی۔

اے علیؑ اپنی عروس کو چار چیزوں کے کھانے سے روکو اول دودھ دوسرے سرکہ تیسرے کشنیز چوتھے تھنچا سیب۔ امیرالمومنینؑ نے پوچھا آپ ان چیزوں سے کیوں منع فرماتے ہیں فرمایا دودھ رحم کو سرد کر دیتا ہے اور سرکہ کھانے کی حالت میں عورت اگر حائض ہوتی ہے تو پھر کبھی طاہر نہیں ہوتی اور کشنیز حیض کو روک دیتا ہے اور اس پر دلاد سخت ہو جاتی ہے اور تھنچا سیب حیض کو قطع کرتا ہے۔

اے علیؑ اپنی زوجہ سے تین وقتوں میں مجامعت نہ کرو اول ماہ و وسط ماہ اور آخر ماہ کیونکہ اس سے بچہ کیلئے جنون جذام اور فساد خون پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور بعد نظر بھی مجامعت نہ کرو ورنہ بچہ اقول (دھینکا) پیدا ہوگا اور شیطان انسان کے اس عیب سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اے علیؑ وقت جماع کلام نہ کرو ورنہ لڑکا کو نگا پیدا ہوگا۔ مرد کو وقت جماع عورت کی شرنگاہ پر نظر نہ کرنی چاہیے کہ یہ بچہ کے اندھا پیدا ہونے کا سبب ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی عورت سے جماع نہ کرنا چاہیے جبکہ کسی غیبر کی عورت کی خواہش دلیں ہو ورنہ بچہ تپ زدہ پیدا ہوگا اور جب زن و شوہر جنب ہوں تو قرآن نہ پڑھیں ورنہ آسمان سے آگ نازل ہوگی اور جلا دے گی۔ وقت ہم بستری مرد اور عورت دونوں کے پاس علیحدہ کپڑا ہونا چاہیے ایک کپڑا استعمال نہ کریں کیونکہ یہ عمل باہمی عداوت میں ہوتا ہے ممکن ہے کہ طلاق تک نومت آجائے بحالت قیام بھی جماع نہ کیا جائے ورنہ لڑکے کے بوال

(زیادہ پیشاب کرنیوالا) پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ بعد الفطر کی شب میں جماعت نہ ہو کہ بچے کے جلا دیا قتال پیدا ہونے کا خوف ہے۔ دھوپ میں بھی جماع نہ کر ورنہ ہمیشہ کی سختی رہے گی۔ مابین اذان و اقامت بھی نہ ہو ورنہ بچوں ریزی پر حریص ہوگا۔ زن حاملہ سے بغیر وضو جماعت نہ کی جائے ورنہ بچہ بے بصیرت و عمیل ہوگا۔ نصف شعبان میں بھی ہم بستر نہ ہو ورنہ لڑکا بے نصیب ہوگا اور اس کے چہرے پر بال ہوں گے۔ زوجہ کی بہن کے نقص میں جماعت نہ کی جائے ورنہ لڑکا ظالم ہوگا شب میں محبت کی جائے تو لڑکا حافظ کتاب اللہ اور قسمت الہی پر راضی ہونے والا پیدا ہوگا۔ باہر جب تک ایک دو دن باقی رہے پر بھی جماع نہ کیا جائے ورنہ لڑکا سرکش پیدا ہوگا۔ شب سہ شنبہ میں جماع کرنے سے جو لڑکا پیدا ہوگا توحید و رسالت کا مقرر ہوگا۔ رحیم القلب سخی غیبت جھوٹ اور بہتان سے پاک و صاف ہوگا۔ شب پنجشنبہ میں جماع سے جو لڑکا پیدا ہوگا شیطان اس کے قریب نہ جائیگا اور خدا اس کو دنیا آخرت کی سلامتی بخشے گا شب جمعہ میں جماعت پیدا ہونے والا بچہ فقیہ و عالم بن ہوگا اور روز جمعہ بعد عصر کے جماع سے جو بچہ پیدا ہوگا کیا بعید ہے کہ ابدال ہو (ایک قوم ہے صالحین کی جن سے دنیا خالی نہیں رہتی جب ایک مرتد ہو تو خدا اس کی جگہ دوسرا بھیج دیتا ہے) رات کو اول ساعت میں جماع نہ کرو ورنہ لڑکا ساجد پیدا ہوگا اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دیگا اے علی میری وصیت کو یاد رکھنا جیسا کہ میں نے جبریلؑ سے یاد رکھا ہے۔

(۶۱) طلب فرزند

(۵۶۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے یہاں سپر پیدا ہو اس کو وقت جماع اپنا داہنا ہاتھ نان کے داہنی طرف رکھ کر

سورہ انا انزلنا سات مرتبہ پڑھتا چاہئے اور اس کو ہر روز صبح و شام ستر مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ استغفر اللہ اور نو مرتبہ سبحان اللہ العظیم اور دس مرتبہ استغفر اللہ ان اللہ کان علیکم غفاراً یُرسل السماء علیکم صرراً سرّاً و یمیددکم باموال و بنین و یجعل لکم انہا پڑھنا چاہئے۔

(۶۲) اولاد

(مسوئہ تغابن) ایمان والو تمہاری ازواج اور تمہاری اولاد تمہاری دشمن ہے پس تم ان سے بچتے رہو اگر تم ان سے درگزر کرو گے اور ان کی خطاؤں کو بخش دو گے تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے بے شک تمہارے اموال اور اولاد فتنہ ہیں اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔

(۵۵۰) فرمایا جناب رسول خداؐ نے ہماری اولاد ہماری جگہ کے ٹھکڑے ہیں ان میں سے بچے ہمارے حاکم ہیں (یعنی بچوں کا جس چیز کو دل چاہتا ہے وہ ہم ان کو دیتے ہیں پس اگر ہم ان کی خواہشوں کو پورا کر دیتے ہیں تو خیر ورنہ وہ ہم پر اسی طرح عذاب کرتے ہیں جیسے امرا اپنے ماتحتوں کو کرتے ہیں لیکن جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی خواہشوں کو ہم سے پورا ہوتا نہیں دیکھتے تو ہمارے دشمن ہو جاتے ہیں) اور ان میں سے بڑے ہمارے دشمن ہیں اگر زندہ رہتے ہیں تو ہم کو فتنہ میں ڈالے ہیں اور اگر مر جاتے ہیں تو ہم کو غم دیتے ہیں۔

(۵۵۱) فرمایا جناب رسول خداؐ نے پانچ آدمی ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کا ثواب ان کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ ایک وہ جس نے درخت بویا دوسرا جس نے کنواں کھودا تیسرا جس نے مسجد بنائی چوتھا جس نے قرآن لکھا

پانچواں جس نے فرزند صالح بھڑا۔

(۵۵۲) جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین شخصوں کے اول ولد صالح جس کے لئے دعا کرے دوسرے عالم جس سے لوگ فائدہ حاصل کریں تیسرے وہ صدقہ جو جاری رہنے والا ہو۔

(۵۵۳) فرمایا آنحضرت نے اولاد ماں باپ کو بزدل بنانے والی ہے بخیل بنانے والی ہے مال جمع کرانے والی ہے۔

(۵۵۴) فرمایا آنحضرت نے خدا رحم کرے ان ماں باپ پر جو اصول نبی میں اپنی اولاد کی مدد کرے۔

(۵۵۵) فرمایا حضرت لڑکیاں محنت ہیں اور لڑکے نعمت ہیں اور اللہ تعالیٰ جنت کو محنت کے بدلے عطا کرتا ہے نہ کہ نعمت کے بدلے بیشک خدا کی نعمت ہے لڑکوں کا زندہ رہنا اور لڑکیوں کا ہونا نعمت ہے۔

(۵۵۶) فرمایا آنحضرت نے لڑکیوں کا پیدا ہونا مکرمات سے ہے۔

(۵۵۷) امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے نقل فرمایا ہے کہ جو اپنی اولاد کو پہلے بھیجے گا تو باذن خدا اس کو دوزخ میں جانے سے روکیں گے۔

(۵۵۸) فرمایا حضرت رسول خدا نے جو بندہ مومن اپنی تین نابالغ دانا درنے سے پہلے بھیجے گا یا زن مومنہ کے لئے ایسا اتفاق ہوگا تو وہ بچے نار دوزخ اور اپنے والدین کے درمیان حجاب ہو جائیگے۔

(۵۵۹) ابوذر سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو بچہ یا بچی نابالغ اولاد کو پہلے سے بھیجیں گے خدا اپنی رحمت انکو داخل جنت کریگا۔

(۵۶۰) فرمایا آنحضرت نے ایک لڑکا جو شخص پہلے سے بھیجے وہ فضیلت

ان ستر لڑکوں سے جو اس کے بعد باقی رہیں اور قائم آل محمد کو پالیں۔

(۵۶۱) ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جس گھر میں لڑکیاں ہیں اس میں ہر روز بارہ رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں گی اور ملائکہ ہمیشہ اس گھر کی زیارت کرتے رہیں گے اور ان کے باپ کے لئے ہر روز ایک برس کی عبادت کا ثواب لکھا۔

(۵۶۲) انس سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو شخص دو کنبڑوں کو ان کے بالغ ہونے تک نفقہ دیگا میں اور وہ جنت میں اتنے فاصلے سے ہوں گے جتنا انگشت سبابہ اور انگشت وسطیٰ میں ہے۔

(۵۶۳) مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے ایک لڑکے کی طرف نظر کی اور فرمایا افسوس ہے آخر زمانہ کی اولاد پر ان کے آباء کی طرف سے لوگوں نے پوچھا کیا اس سے مراد آجائے مشرکین ہیں فرمایا نہیں آجائے مومنین ہیں وہ لوگ اپنے فرشتوں کو کچھ بھی نہ جانتے ہوں گے جب وہ اپنی اولاد کو تعلیم دیں گے تو بجائے دینی تعلیم کے دنیوی تعلیم دیں گے اور تھوڑے سے متاع دنیا پر راضی ہو جائیں گے میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے۔

(۵۶۴) فرمایا آنحضرت نے چار باتیں مرد کی سعادت میں داخل ہیں زوجہ صالحہ اولاد ابراہیم احباب صالحہ۔ اچھے شہر میں رہنا۔

(۵۶۵) فرمایا آنحضرت نے ہمارے ڈور بچانہ ہیں حسن و حسینؑ۔

(۵۶۶) فرمایا حضرت رسول خدا نے اپنے بیٹے کا نام رکھو تو اس کا اکرام کرو اور مجلس میں اس کو جگہ دو اور اس کے چہرے کو برا نہ سمجھو۔

(۶۳) صلہ رحم

(۵۶۷) فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم اور باہمی تعلق خوش

185

(۶۴)، اخلاق

(۵۷۲) فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو میرے لیے سر کی خصلت کا ضامن ہو گا میں اس کے لئے چار کا ضامن ہوں گا اور جو کوئی صلہ رحم کا ضامن ہو گا۔ میں ضامن ہوں گا اس کے اپنی کی محبت اس کے مال کی کثرت اور اس کے طول عمر اور اس کے جتنے جتن میں داخل ہونے گا۔ (۵۷۳) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلہ رحمی سے

طرح بھاگے جیسے موت تو رزق اسی طرح اُسے پالے گا جیسے موت اس کو پالیتی ہے۔
(۵۹۱) فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے دنیا کی حرص چھوڑ دو اور عیش کی طمع
مت کر و مال کو جمع نہ کرو کیونکہ تم کو کیا معلوم کس کے لئے جمع کر رہے ہو تم
کو تو یہ بھی نہیں معلوم اپنے گھر میں مرو گے یا کسی دوسری جگہ۔ رزق مقسوم ہے
آدمی کی کوشش اس میں بیکار جو طرح کرتا ہے وہ فقیر ہے اور جو قناعت کرتا ہے وہ غنی ہے۔

(۶۶) نہ ملے

(سورہ یونس) حیات دُھیا کی مثال اُس پانی کی سی ہے جسے ہم نے
آسمان سے نازل کیا اور اس میں نبات ارض مخلوط ہو گئی جس کو آدمی اور
پو پائے کھایا کرتے ہیں تا انکو جب زمین اپنی سب زینت دکھا چکی اور اہل ارض
نے یہ خیال کر لیا کہ ہم اس سے نفع حاصل کرنے پر قادر ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن میں
جاری ہونا شروع ہوا اور ہم نے اس تمام سبزی کو سکھا دیا اور وہ ایسی ہو گئی گویا
کہ تھی ہی نہیں ہم اپنی نشانیاں لوگوں کے سامنے پیش کیا کرتے ہیں۔

(۵۹۲) امام رضا علیہ السلام نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے فرمایا
حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ ایک روز جبریل امینؑ میرے پاس آئے اور کہا خدا فرماتا
ہے کہ اگر تم چاہو تو تمام مہم کے پہاڑ تمہارے لئے سونا بنادوں حضرت نے
سر آسمان کی طرف اٹھا کہ فرمایا اے میرے رب میں چاہتا ہوں کہ ایک
مجھے سیر کرے اور دو روز بھوکا رکھے۔ تاکہ جب سیر ہوں تو تیری حمد کروں
اور جب بھوکا ہوں تو تجھ سے سوال کروں۔

(۵۹۳) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا
اے علیؑ جس پر دنیا و آخرت دونوں پیش کی جائیں اور وہ دنیا چھوڑ کر آخرت کو

شہر اس کو دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔
(۵۸۰) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا صلہ رحم اور حسن خلق یا
زیادتی پیدا کرنے والے ہیں۔
(۵۸۱) فرمایا حضرت رسولؐ نے حسن خلق بد عمل کو اسی طرح برباد کرتا ہے
جیسے سرکہ شہد کو۔

(۵۸۲) امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا زیادہ رنج میں کون ہے
فرمایا جو خلق میں سب سے بُرا ہو۔

(۵۸۳) فرمایا حضرت نے صحیفہ مومن کا عنوان حسن خلق ہے۔
(۵۸۴) فرمایا حضرت رسولؐ نے لوگ حسن خلق کی وجہ سے صائم کا درجہ پائیں گے۔
(۵۸۵) میزان میں روز قیامت حسن عمل سے دوزخی کوئی شے نہ ہوگی۔
(۵۸۶) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے حسن خلق بہترین ساتھیوں میں سے ہے۔

(۶۵) رزق

(سورہ ہود) کوئی زمین پر چلنے والا ایسا نہیں جس کا رزق اللہ پر نہ ہو۔
(۵۸۷) فرمایا حضرت رسولؐ نے بندہ کا رزق اُس کی موت سے زیادہ
اس کا ظہار ہے۔

(۵۸۸) فرمایا حضرت رسولؐ نے رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈنا ہے
جیسے اُس کی موت۔

(۵۸۹) فرمایا حضرت نے اگر تم میں سے کوئی اپنے رزق سے بھاگے تو وہ
موت کی طرح تمہارے پیچھے بھاگے گا۔

(۵۹۰) آنحضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا اگر آدمی اپنے رزق سے اس

اختیار کر لے تو اس کے لئے جنت ہے اور جو شخص دنیا کو اختیار کرے گا اور بہ عزت کو سبک سمجھے گا وہ دوزخی ہے۔

(۵۹۴) فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جس شخص میں چھ خصلتیں جمع ہوں گی وہ نہ جنت سے مطلب کھے گا نہ دوزخ سے بھاگے گا۔ اول جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی اطاعت کی دوسرے جس نے شیطان کو پہچانا اور اس کی نافرمانی کی تیسرے جس نے دنیا کو پہچانا اور اس کو ترک کیا چوتھے جس نے آخرت کو پہچانا اور اس کو طلب کیا پانچویں جس نے باطل کو پہچانا اور اس سے پرہیز کیا چھٹے جس نے حق کو پہچانا اور اس کا اتباع کیا۔

(۵۹۵) جبریل امینؑ ایک روز حضرت رسولؐ خدا کے پاس آئے اور عرض کیا اے محمدؐ جب تک چاہو زندہ رہو مگر ایکن مرو گے ضرور جس چیز کو چاہو پسند کر لو اس حیثیت سے کہ تم اسے چھوڑنے والے ہو اور جمع کرو چاہو اس حیثیت سے کہ تم اسے چھوڑنے والے ہو اے محمدؐ جان لو کہ انسان کا بہترین کام رات کا قیام ہے اور عزت اس کی لوگوں سے بے پروا ہونے میں ہے۔ (۵۹۶) محمد بن علیؑ سے پوچھا گیا اذروئے قدر سب سے بڑا آدمی کون ہے فرمایا جو اس کی پروا نہیں کرتا کہ دنیا کس کے ہاتھ میں ہے جس نے اپنے نفس کو بزرگ بنایا دنیا اس کی نظر میں ذلیل ہو گئی اور جس نے اپنے کو ذلیل کیا دنیا اس کی نظر میں بڑی بن گئی۔

(۵۹۷) فرمایا حضرت علیؑ نے جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے خیرات کا طرف جلدی کی اور جو دوزخ سے ڈرا اس نے شہوت سے کنار کیا جس نے موت کا خیال کیا اس نے لذات کو ترک کیا اور جس نے زہد اختیار کیا اس نے مصائب کو آسان سمجھا۔

(۵۹۸) فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے تعجب ہے اس شخص پر جس نے دنیا کو اختیار کیا۔

(۵۹۹) فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے زہد میں تین حروف ہیں زہ سے مراد ترک لذت ہے سے ترک ہوس اور د سے مراد ترک دنیا۔

(۶۰) فقر

(سورہ بقرہ) دینداری ان فقر کے لئے ہے جو راہ خدا میں ممنوع من التصاف ہیں۔ (مرض) حاجت یا خوف سے) اور زمین پر چلنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ترک سوال کی وجہ سے جاہل ان کو اغنیاء سمجھتے ہیں تم ان کی پیشانی دیکھ کر ان کو پہچان لو گے وہ الحاح کے ساتھ لوگوں سے سوال نہیں کرتے۔ (سورہ انعام) ان لوگوں کو سامنے سے مت ہٹا دو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کے ثواب کو طلب کرتے ہیں۔

(۶۰) جناب رسولؐ خدا سے سوال کیا گیا فقر کیا شے ہے۔ فرمایا اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے پھر پوچھا فقر کیا ہے، فرمایا خدا کی ایک کرامت ہے۔ پھر پوچھا فقر کیا ہے، فرمایا ایک ایسی شے ہے جسے خدا نے مجزبی مرسل یا مومن کریم اور کسی کو غطا نہیں کیا۔

(۶۰۱) فرمایا آنحضرتؐ نے فقر قتل سے زیادہ سخت ہے (جب کہ خدا سے قطع تعلق کر کے صرف بندوں تک احتیاج ہو۔)

(۶۰۲) فرمایا جناب رسولؐ خدا نے خداوند عالم نے حضرت ابراہیمؑ کو دنیا کی میں نے تم کو پیدا کیا اور نار ضرور دیں مبتلا کیا پس اگر میں تم کو فقر میں مبتلا کرتا اور صبر کو تم سے ہٹا لیتا تو تم کیا کرتے۔ عرض کی خداوند فقر میرے لئے

نہ غمزدہ سے سخت ہوتا۔ فرمایا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے آسمان و زمین میں کوئی شے فقر سے زیادہ سخت پیدا نہیں کی۔ عیوض کی خداوندانہ جوسی بھوکے کو کھانا کھلائے اُس کی جزا کیا ہے فرمایا اُس کی جزا انصرفت ہے اگرچہ اُس کے گناہوں سے آسمان و زمین کا درمیان پر ہو۔

آنحضرت نے فرمایا اگر میری امت کے فقرا پر خدا کی نظر رحمت نہ ہوتی تو قریب تھا کہ فقر کفر ہو جاتا کیونکہ فقرا پر قصائے امور ہیں جب تنگی واقع ہوتی ہے اور ہر طرف سے مصائب ہجوم کرتے ہیں تو وہ غنیمت میں پڑ جاتے اور ہر مذہب کی طرف دڑنے لگتے ہیں اور وہ باتیں کہنے لگتے ہیں جو مومنین کی شان کی لائق نہیں ہوتیں ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا جزا ہے اس مومن کی جو اپنے فقر پر صبر کرے فرمایا جنت میں ایک غزہ ہے یا قوت سرخ کا جس کی طرف اہل جنت اسی طرح دیکھا کرتے ہیں جس طرح اہل ارض نجوم فلک کی طرف اُس میں سوائے نبی فقیر یا شہید فقیر یا مومن فقیر دوسرا شخص داخل ہوگا (۶۳) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے کرم سلامت کرو انسان کو طلب روزی پر کیونکہ جس کی روزی معدوم ہوتی ہے اس سے خطرات زیادہ ہوتی ہیں۔ فقیر حقیر ہوتا ہے کوئی اُس کی بات نہیں سنتا کوئی اُس کے مقام کا پس پچانتا اگر فقیر سچا بھی ہوتا ہے تو لوگ اُسے جھوٹا جانتے ہیں اگر زاہد ہوتا ہے تو لوگ اُس کا نام جاہل رکھتے ہیں جو فقر میں مبتلا ہوا وہ چار خصلتوں میں مبتلا ہو: ضعف یقین میں۔ نقصان علم میں نقصان عمل میں۔ رقت دین میں۔ قلت حیا میں۔ پس ہم ایسے فقر سے پناہ مانگتے ہیں۔

(۶۴) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے فقر بمنزلہ شہادت ہے جس کو خدا چاہتا ہے دیتا ہے۔

(۶۵) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس کا حصہ دنیا میں زیادہ ہوا اُس کا حصہ آخرت میں کم ہوا اگرچہ وہ کریم ہو۔

(۶۶) ایک بار فقر نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے کہا کہ جنت تو اغنیاء کے حصہ میں آئے گی کیونکہ وہ حج و عمرہ کرتے ہیں صدقہ دیتے ہیں اور ہم اس پر قادر نہیں فرمایا صبر کرو فقرا کے لئے تین باتیں ہیں کہ اغنیاء کو ان میں حصہ نہیں ملا اول جنت میں ایک غزہ ہے جس کو اہل جنت اسی طرح دیکھتے ہیں جیسے اہل ارض نجوم سما کو اس غزہ میں سوائے نبی فقیر یا شہید فقیر یا مومن فقیر اور کوئی داخل نہ ہوگا۔ دوسرے فقرا یا پختو برس پہلے اغنیاء سے داخل جنت ہوں گے تیسرے غنی کہتا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور اسی طرح فقیر بھی کہتا ہے تو غنی ہرگز فقیر کا مہاجر نہیں پاسکتا اگر وہ دنیا ہزار درہم بھی راہ خواہیں خرچ کر دے اسی طرح اور اعمال میں بھی فقیر کا اجر اغنیاء سے زیادہ ہے۔ اُن فقیروں نے کہا یا رسول اللہ ہم راضی ہو گئے۔ (۶۷) اُس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے فقرا کو در قیامت اس طرح کھڑے ہوں گے کہ ان کا لباس سبز ہوگا اور ان کے بالوں میں درو یا قوت پڑے ہوئے ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں نذر کی چھڑیاں ہوں گی اور وہ مناہر پر چڑھ رہے ہوں گے انبیاء جب اُن کی طرف سے گزریں گے تو کہیں گے کیا یہ لوگ ملائکہ سے ہیں ملائکہ جواب دیں گے یہ انبیاء سے ہیں کہیں گے نہ ہم ملائکہ میں سے ہیں نہ انبیاء میں سے بلکہ فقرائے امت محمد مصطفیٰ ہیں۔ وہ پوچھیں گے کس وجہ سے تم نے یہ بزرگی حاصل کی وہ جواب دیں گے ہمارے اعمال بہت سخت تھے نہ ہم نے عمر بھر سونہ رکھا نہ راتوں کو عبادت کی تھی مگر نماز ہائے پنجگانہ پکالتے رہے اور جب ذکر محمد سنتے تھے تو آنسو بہا

رخساروں پر جاری ہوتے تھے۔

(۶۰۸) فرمایا جناب رسول خدا نے کچھ سے میرے رب نے کہا ہے محمد جب تم کسی کو دوست رکھو تو تین چیزیں اس میں دیکھ لو۔ اس کا قلب محزون ہو اس کا بدن سقیم ہو اس کا گھر متاع دنیا ہے خالی ہو اور جب تم کسی سے عداوت رکھو تو تین چیزیں اس میں دیکھ لو اس کا قلب سرور ہو اس کا بدن صیح ہو اور اس کا ہاتھ مال دنیا سے پر ہو۔

(۶۰۹) فرمایا آنحضرت نے جو آدمی گرسنہ اور محتاج ہو اور لوگوں سے اپنی حالت کو چھپائے اور خدا پر ظاہر کرے تو خدا کے لئے ضرور ہے کہ اس کو ایک سال کا رزق حلال عطا فرمائے۔

(۶۱۰) فرمایا آنحضرت نے فقر موت اکبر ہے۔
(۶۱۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے خداوند مجھ کو مسکین زندہ رکھ اور مساکین کے زمرہ میں محذور کر۔

(۶۱۲) فرمایا آنحضرت نے فقرا اہل جنت کے بادشاہ ہیں تمام لوگ جنت کے شتاق ہیں اور جنت فقر کی شتاق ہے۔
(۶۱۳) فرمایا آنحضرت نے فقیر میرا خیر ہے۔

(۶۱۴) فرمایا حضرت نے مسکینوں کے نزدیک عجیب ہے اور روز قیامت خدا کے نزدیک زینت ہوگا۔

(۶۱۵) جس شخص نے کسی مومن یا مومنہ کو ذلیل سمجھا یا اس سے فقر اور قلت مال دنیا پر حقیر جانا خدا اس کو روز قیامت رسوا کرے گا۔

(۶۱۶) فرمایا حضرت نے انبیاء و اولیاء اور تابعین انبیاء برتین حصلوں سے مخصوص ہیں بدن کی کمزوری، خوف سلطان اور فقر۔

(۶۱۷) فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی کسی فقیر مسلم سے ملے اور اس پر مالداروں سے کم تعظیم کے ساتھ سلام کرے تو خدا روز قیامت اپنا غضب اس پر نازل کریگا۔

(۶۱۸) ایک صحابی نے رسول اللہ سے اپنے فقر و سقم کی شکایت کی فرمایا صبح و شام پڑھا کرو لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو کلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ لہ صاحبة ولا ولد اولم یکن لہ شریک فی الملک وہ صحابی کہتے ہیں خب میں نے چند روز اس کو پڑھا خدا نے میرے فقر اور سقم کو دور کر دیا۔

توضیح

فقر تین قسم کا ہوتا ہے۔ اول بندوں کی طرف احتیاج نہ رکھنا۔ اس کے متعلق آنحضرت نے فرمایا۔ الفقیر فخری۔ دوسرے خدا اور بندوں دونوں سے احتیاج وابستہ رکھنا۔ کاذا فقر ان یکن کفرا (قریب ہے کہ فقری کفر ہے یعنی ممکن ہے کہ زندقہ خدا سے ترک تعلق ہو کر صرف بندوں ہی تک احتیاج وہ جائے تیسرے صرف بندوں ہی تک احتیاج کا رہنا آنحضرت نے فرمایا ہے۔ (الفقر سواد الوجه فی الدار اس میں) فقری کا دونوں جہاں میں نہ کالا

(۶۱۸) کتمان فقر

(۶۱۹) حضرت رسول خدا نے فرمایا اے علی فقر خدا کی ایک آیت ہے اس کی مخلوق کے پاس جو اس کو چھپائے گا وہ مثل صائم قائم کے ہوگا اور جو ایسے شخص پر ظاہر کرے گا جو اس کی قضاے حاجت پر قادر ہو اور

وہ ایسا نہ کرے تو اس نے اس کو قتل کیا۔ . . . یہ قتل تلوار سے نہ ہوا بلکہ انکا قلب سے ہوا۔

(۶۲۰) فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روز قیامت خدا کی طرف سے ایک منادی ندادے گا کہاں ہیں فقراء؟ اس وقت ایک گروہ گھڑا ہو گا ان کو جنت کی طرف پہنچانے کا حکم دیا جائے گا۔ جب وہ باب جنت پر پہنچیں گے تو وار و عتبت کہے گا قبل حساب کیسے داخل ہوتے ہو وہ کہیں گے ہم کو کچھ دیا ہی نہ تھا کہ حساب دینی خدا فرمایا اے میکے بند و تم نے سچ کہا ہے میں نے تم کو ذلیل کرنے کے مقصد سے بنایا تھا بلکہ اس دن حسنات کا ذخیرہ کرنے کے لئے اب تم اپنا اجر دیکھو جس نے تمہارے ساتھ نیکی کی ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جاؤ۔

(۶۲۱) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو مرضی الہی پر فروش رہ کر کسی شے کی تمنا کر لیا خدا اس کو وہ شے ضرور عطا کریگا۔

(۶۲۲) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے فقر پیش خدا مثل شہادت کے محفوظ ہے وہ سوائے ان مومن بندوں کے جن کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور کسی کو عطا نہیں کرتا۔

(۶۹) سخا و ایشار

سورہ ایل: لیکن جس نے عطا کیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور خصلت حسن کی صدیق کی اس کو ہم مغفیر و رحیم بنیت عطا فرمائیں گے جو جس نے بخل کیا اور خدا سے بے پروا ہی ظاہر کی اور خصلت حسنی کی تکذیب کی عتق و عیب ہم اس کو تنگ بنادیں گے (سورہ حشر) وہ اپنے نفسوں

پر اپتار کرتے ہیں اگرچہ ان کو تنگ دستی عارض ہو جو لوگ اپنے نفس کو بخل سے دور پائیں گے وہی فلاح پانے والے ہیں۔

(۶۲۳) فرمایا حضرت رسولؐ نے جنت سخا کا گھر ہے۔

(۶۲۴) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سخی اور کریم وہ ہے جو راہ خدا میں اپنا مال صرف کرے۔

(۶۲۵) فرمایا ابو عبد اللہ نے جاہل سخی افضل ہے عالم بخیل سے۔

(۶۲۶) بروایت حضرت ابو عبد اللہ فرمایا جناب رسولؐ نے جو ان سخی گنہگار خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے شیخ عابد و بخیل سے۔

(۶۲۷) فرمایا امام رضا علیہ السلام نے سخی قریب اللہ سے قریب جنت سے قریب ہے آدمیوں سے اور بعید ہے نار سے اور بخیل بعید ہے اللہ سے بعید ہے جنت سے بعید ہے آدمیوں سے اور قریب ہے نار سے۔

(۶۲۸) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ مرد چار قسموں کے ہیں سخی، کریم، بخیل اور لیسیم۔ سخی وہ ہے جو کھاتا ہے اور دیتا ہے۔ کریم وہ ہے جو خود نہیں کھاتا اور دوسروں کو دیتا ہے۔ بخیل وہ ہے جو خود کھاتا ہے اور دوسروں کو نہیں دیتا۔ اور لیسیم وہ ہے جو نہ خود کھاتا ہے اور نہ اوروں کو دیتا ہے۔

(۶۲۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سخاوت ایک درخت ہے جنت میں جس کا شاخ و برگ سب کو ملتا ہے کسی شاخ کو بچو اور

(۷۰) بخل

(سورہ بقرہ) ہم البتہ متبلا کریں گے کچھ خوف بھوک مالوں کی کمی

جانوں کی کمی اور اولاد کی کمی میں اور بشارت دو ان صابروں کو جو وقت مصیبت
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ راجعون کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوات ہے
اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

(سورہ الملک، خدا نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تم کو آزمائے اور کون اندوے عمل کرتے
(۶۳۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے جتنی مصیبت سخت ہوگی اتنی ہی جزا زیادہ ہوگی۔
خدا جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو ان کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے پس جو اس کو
راضی ہوتا ہے خدا اس کو راضی ہوتا ہے اور جو اس کو ناراض ہوتا ہے خدا اس سے ناراض ہوتا ہے
(۶۳۱) فرمایا حضرت امیر المومنین نے مصیبت کے وقت جزا انہماکی لکھی ہے۔
(۶۳۲) فرمایا حضرت رسول خدا نے بلا ظالم کے لئے ادا بار ہے اور مومن کے
لئے امتحان انبیاء کے لئے درجہ ہے اور اولیاء کے لئے کرامت۔

(۶۳۳) فرمایا حضرت نے جس نے بلا میں صبر کیا اور نعمت میں شکر ادا کیا۔
اگر کسی نے ظلم کیا تو معاف کیا اور اگر کسی پر ظلم کیا تو اس سے معافی چاہی
تو ایسا شخص امن میں ہے اور ہدایت یافتہ ہے۔

(۶۳۴) فرمایا حضرت نے خدا اپنے ولی اور دوست کی غمخواری بلا کے ساتھ
اسی طرح کرتا ہے جس طرح مریض کی تیمارداری اس کے عزیز طعام سے کرتے ہیں اور
اللہ اپنے دوست کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جسے طبیب اپنے مریض کو طعام سے
(۶۳۵) فرمایا حضرت رسول خدا نے جب خدا ارادہ کسی قوم کو نیک بنانے کا ہوتا
ہے تو ان کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔

(۶۳۶) فرمایا حضرت نے مومن و مومنہ کے جسم و مال و اولاد کے ساتھ
موتے دم تک ہمارے گے اور اس کی خطا اس کو ضرر نہ دے گی۔

(۶۳۷) فرمایا آنحضرت نے روز قیامت اہل عرش جب صاحبان بلا و مصیبت

ثواب کو دیکھیں گے تو اس کی خواہش کریں گے کہ چاہے ان کی جلدوں کو مٹا دوں
سے کاٹا جائے مگر یہ ثواب ان کو مل جائے۔ خداوند عالم نے داؤد کو وحی کی ہے
داؤد تم میرے بندوں سے کہلو جو میرے حکم پر راضی نہ ہو اور میری بلاؤں پر صابر
نہ ہو اس کو چاہیے کہ میرے سوا اپنا دوسرا رب تلاش کرے۔

(۶۳۸) فرمایا آنحضرت نے آدمیوں میں سب سے زیادہ سخت بلا میں مبتلا
وہی اول انبیاء ہیں پھر اوصیاء پھر مثل فلا مثل یہ مومن بقدر اعمال مبتلا
کیا جاتا ہے پس جس کا دین صحیح ہوگا اور عمل اچھا ہوگا اس کی بلا بھی سخت ہوگی
اور جس کا دین کمزور اور عمل ضعیف ہوگا اس کی بلا بھی کم ہوگی۔ مومن پر سبز گار
کی طرف بلا اس تیزی سے بڑھتی ہے جیسے بارش نشیب ارض کی طرف۔ خدا
نے دنیا کو مومن کے ثواب پانے اور کافر کو عذاب دینے کی جگہ قرار دیا۔
(۶۳۹) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے ایسی بلا کو لوگوں سے چھپایا
جس میں لوگ مبتلا ہوتے ہیں اور خدا سے شکایت کی تو خدا کے لئے سزاوار
یہ ہے کہ اس کو اس بلا سے نجات دے۔

(۶۴۰) فرمایا حضرت رسالتاب نے انسان بقدر محبت خدا کے مبتلا
بلا کیا جاتا ہے۔

(۶۴۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے خداوند عالم نے کہا ہے کہ میں جس بندہ
کو جنت میں داخل کرنا چاہتا ہوں اس کے جسم کو مبتلا کرتا ہوں پس اگر یہ
اس کے ذنوب کا کفارہ ہو جاتا ہے تب تو خیر ورنہ اس کی روزی تنگ کر دی
جاتی ہے۔ پس اگر یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے تب تو خیر
ورنہ موت اس پر سخت کر دی جاتی ہے تا انیکہ وہ میرے پاس اس حال
میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا پھر اس کو جنت میں داخل

آپ کو اپنے مقام پر لیگیا آپ وہاں ظہر کے وقت تک رہے اس کے بعد چلے تو آپ نے اس سے فرمایا تم یہاں بیٹھو میں آتا ہوں پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا۔ پروردگار میں اپنے ساتھی کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہاں چل دئے اور خدا سے جو چاہتے تھے مناجات کی جب لوٹے تو دیکھا ان کے ساتھی پر شیر نے حملہ کیا ہے اور اس کے پیٹ کو پھاڑ ڈالا ہے، جوڑے جوڑے علیحدہ کر دیا ہے اور خون پی لیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر عرض کی خداوند اے تیرے سپرد کر گیا تھا اور تجھ سے بہتر قابل سپردگی اور ہو کون سکتا تھا۔ تو نے اپنے ایک بدترین کتے کو اس پر مسلط کر دیا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ ندا آئی اے موسیٰ تمہارے ساتھی کو جنت میں ایک منزلت ایسی ملی ہے جو بغیر اس طرح مرے مل ہی نہ سکتی تھی۔ اچھا اب اس کی طرف دیکھو اس وقت حضرت موسیٰ کے سامنے سے تمام پردے ہٹائے گئے آپ نے دیکھا کہ وہ ایک نہایت اعلیٰ مقام پر ہے عرض کی خداوند اب میں راضی ہو گیا۔

(۶۴۷) ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب خدا کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو سخت بلاؤں میں اسے مبتلا کرتا ہے جب بندہ مصیبت کے وقت اسے پکارتا ہے تو خدا کہتا ہے اے میرے بندے تو مجھ سے سوال کریں تیری مصیبت کو دور کرنے پر قادر ہوں مگر میں نے تجھے اس لئے مبتلا کیا ہے کہ تیرے لئے حنات کا ذخیرہ مہیا کر دوں پس جو کچھ میں نے تیرے لئے ذخیرہ کر لیا ہے وہ بہتر ہے۔

(۶۴۸) فرمایا حضرت نے مومن مغل پلہ میزان کے ہے جس قدر اسی کے ایمان میں زیادتی ہوگی اسی قدر اس کی بلاؤں میں زیادتی ہوگی۔

(۶۴۹) امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا تم اس وقت تک ہرگز مومن نہیں

کر دیتا ہوں اور جس بندہ کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں اس کا جسم صحیح رکھتا ہوں پس اگر یہ کسی مطلوب کے لئے پورا ہو جاتا ہے تب تو خیر ورنہ میں اس کو اپنے قبر و غلبہ سے بے خوف بنادیتا ہوں پس اگر اس سے میرا مطلب پورا ہو جاتا ہے تب تو خیر ورنہ موت کو اس پر آسان کر دیتا ہوں تا انکہ وہ کسیے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی نیکی اس کے پاس نہیں ہوتی پس میں اس کو دوزخ میں داخل کر دیتا ہوں۔

(۶۴۲) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام اگر خدا کسی بندہ کو جسم کے مرض میں مبتلا نہیں کرتا یا مصیبت اہل و مال وغیرہ میں نہیں پھانتا تو یہ اس کا احسان ہے اور اس غرض سے ہے کہ وہ راتوں کو کھڑے ہو کر اپنی عبادت کرے تاکہ اللہ اس کو اجر عطا کرے۔

(۶۴۳) فرمایا حضرت نے کوئی مومن ایسا نہیں کہ چالیس دن میں کسی دن وہ کسی مصیبت کے ساتھ یاد نہ کیا جاتا ہو چاہے وہ مصیبت اس کے مال میں ہو یا اولاد میں یا اس کی ذات میں یہ اس لئے ہے کہ اس پر اجر دیا جائے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں سے ملا۔

(۶۴۴) فرمایا حضرت رسولؐ نے بندہ کے لئے پیش خدا ایک منزلت ہے جس کو وہ دو خصلتوں میں سے کسی ایک کے سوا نہیں پاسکتا یا مال کے جانے سے یا جسم کے کسی بلا میں مبتلا ہونے سے۔

(۶۴۵) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت میں ایک درجہ ہے جو بغیر جسم کے بلا میں چھنے حاصل نہیں ہو سکتا۔

(۶۴۶) حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰؑ جو اپنے گھر سے نکلے تو بنی اسرائیل میں سے ایک شخص سے ملاقات ہوئی تو وہ

ہو سکتے جب تک بلا کو نعمت اور (عیش) کو مصیبت خیال نہ کرو اس لئے کہ بلا میں صبر کرنا بزرگ تر ہے اس غفلت سے جو عیش میں ہوتی ہے۔

(۶۵۰) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مومن دنیا میں بقدر اپنی دین کی محنت کے مبتلائے بلا کیا جاتا ہے۔

(۶۵۱) فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن وہ ہے کہ جو بلا کو نعمت اور رخسار کو مصیبت خیال کرے کیونکہ دنیا کی بلا آخرت میں نعمت ہے دنیا کا عیش آخرت میں محنت ہے۔

(۶۵۲) ابو جعفر سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے اور فقر میں مبتلا ہو جاتا ہے تو یہ بلا کے ذلوت کا کفارہ ہو جاتی ہے اور جب صرف کفارہ پورا نہیں ہوتا تو کسی مرض میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس سے پورا کفارہ نہیں ہوتا تو خوف سلطان میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس سے بھی پورا نہیں ہوتا تو اس کے دم نکلنے کے وقت سختی ہوتی ہے اور وہ خدا سے اس حال میں ملتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ باقی نہیں رہتا اور وہ جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے کا فرد منافق پر دم نکلنے کے وقت آسانی ہوتی ہے اور وہ خدا کی طرف اس حال میں لوٹتے ہیں کہ کوئی نیکی ان کے پاس نہیں اور وہ بلکہ خدا درخ میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔

(۶۵۳) فرمایا حضرت نے جتنا کسی کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اتنا ہی اس کی معیشت میں تنگی ہوتی جاتی ہے۔

(۶۵۴) فرمایا امام موسیٰ کاظمؑ نے مومن کی مثال میزان کے دو پلوں کی ہے جس قدر اس کے ایمان میں زیادہ ہوتی ہوگی اسی قدر اس کے اختیار

میں زیادتی ہوگی اور وہ خدا کی طرف اس حال میں باز گشت کریگا کہ کوئی خطا اس کی نہ ہوگی۔

فی ضیاع۔ (از مترجم) عموماً لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں جو مصیبت بھی آتی ہے وہ کسی گناہ کی بنا پر آتی ہے مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں جیسا کہ احادیث مذکور بالا سے معلوم ہوتا ہے اگر ابتلا کا کلیہ صد و مذہب پر موقوف ہوتا۔ تو حضرات انبیاء و اولیاء جو معصوم عن الخطا ہیں کبھی کسی بلا میں مبتلا نہ ہوتے حالانکہ سب سے زیادہ بلا میں انھیں حضرات پر نازل ہوتی رہیں لہذا معلوم ہوا کسی مومن کا کسی مصیبت میں پھنسنا اس غرض سے بھی ہوتا ہے کہ خدا اس کے مراتب میں اضافہ فرمائے چونکہ بغیر ترجیح کسی کو کوئی مرتبہ عطی عطا فرما دینا عدل الہی کے خلاف ہے اور دوسروں پر اتمام حجت نہیں ہوتا مقربان بارگاہ ایزدی نہایت خندہ پیشانی سے مصائب و آلام کو برداشت کرتے ہیں اور ہر حال میں مرضی الہی کو مقدم جانتے ہیں۔ لہذا ان کے مدارج کا اضافہ ترجیح بلامرجع قرار نہیں پاتا ہم اس کو ایک دو مثال سے واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ جو کسی پر مصیبت آئے وہ کسی گناہ ہی کی وجہ سے ہو۔ بچہ جب تک پوری طرح چلنے پر قادر نہیں ہوتا۔ ماں باپ اس کو چلانے کی کوشش کرتے ہیں اور بلکہ بارہوی عمل اس سے کرتے ہیں جو اس کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے یہ کیوں کیا بچہ کا کوئی قصور ہے نہیں محض اس لئے کہ وہ ان مصائب کو محصل کر آئندہ اچھی طرح چلنے پھرنے لگے اور دنیوی کام انجام دینے کے قابل بن جائے۔

دوسری مثال۔ ایک شہسوار اپنے گھوڑے سے سخت سے سخت محنت لیتا ہے۔ خندق کھدواتا ہے۔ میدان میں اتنا دوڑاتا ہے کہ وہ

پسینہ پینہ ہو جاتا ہے۔ کیوں؟ کیا گھوٹے کا کوئی قصور ہے؟ محض اس لئے کہ وہ میدان جنگ میں ہستقلال سے کام کرنے کے قابل ہو جائے اور اس کی جھجک نکل جائے کیونکہ بچہ مصلوب کو برداشت کئے وہ ایک جنگی گھوڑا نہیں بن سکتا اور اس کے فضائل اور مدارج میں اضافہ کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔

تیسری مثال۔ ایک سارونے کو اس لئے نہیں تیار کیا کہ اس کے نزدیک سونے کا کچھ قصور ہے بلکہ اس غرض سے کہ وہ آگ میں تپنے کے بعد جھک اٹھے گا اور اس قابل ہو سکے گا کہ لوگوں کی نظر خواہش اس پر پڑنے لگے گی۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر مصائب تین طرح سے واقع ہوتے ہیں اول بغرض از دیاد مناصب دوسرے بغرض کفارہ ذنوب تیسرے خود اس کی ذات بہت سے مصائب میں مبتلا ہونے کا سبب بنتی ہے چنانچہ جب کوئی قانون طب کی مخالفت کرتا ہے یا غفلت سے اپنے معاملات میں کام لیتا ہے تو اسباب صبح اور تداویر صادقہ کے منقطع ہو جانے سے وہ مصائب و آلام کا شکار ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اس کے مصائب دوسروں کی طرف منجر ہو جاتے ہیں چنانچہ کم سن بچے جو امراض و اسقام میں مبتلا ہوتے ہیں ان کا تعلق ایک بڑی حد تک والدین کی غفلت و رزی سے ہوتا ہے۔

(۷۱) صبر

(سورہ آل عمران) خدا صابرین سے محبت رکھتا ہے۔

(سورہ الانفال) صبر کرو۔ خدا صابرین کے ساتھ ہے۔

(سورہ مزمل) بے شک خدا صابرین کو بے حساب اجر دیتا ہے۔

(۷۵۵) امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت بن عباس

نے صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسم سے جس کو صبر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ (۷۵۶) فرمایا علی علیہ السلام نے کہ فرمایا جناب ابو بکرؓ نے صبر تین طرح کا ہوتا ہے۔ صبر مصیبت پر۔ صبر طاعت پر۔ صبر مصیبت پر۔ یعنی قوت شہوانیہ سے نفس کا مقابلہ کرنا۔ پس جو شخص مصیبت پر صبر کرے گا خدا اس کو ایسے تین سو درجوں کا ثواب عطا فرمائے گا جن میں سے ایک درجے کو دوسرے درجے سے اتنا ہی فاصلہ ہو گا جو ما بین آسمان و زمین ہے اور جو آدمی طاعت پر صبر کرے گا اس کو چھ سو ایسے درجوں کا ثواب ملے گا جن میں سے ایک درجہ کا فاصلہ دوسرے سے بقدر فاصلہ غرض و زمین ہو گا جو مصیبت پر کرے گا۔ خدا اس کو سات سو ایسے درجوں کا ثواب دیگا جن میں سے ایک کے درمیان وہ فاصلہ ہو گا جو دو گنا ہو گا انتہائی عرش و زمین کے فاصلہ۔ (۷۵۷) فرمایا امیر المؤمنین نے یا ایہا الناس صبر کو اختیار کرو کیونکہ صبر جس کے لئے نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

(۷۵۸) فرمایا حضرت نے اگر تم نے صبر کیا تو مقادیر الہیہ تم پر جاری ہوں گی اور تم اجور رہو گے۔ ورنہ تم ثواب سے محروم رہو گے۔

(۷۵۹) فرمایا حضرت ابو عبد اللہؓ نے صبر اور ایمان میں وہی تعلق ہے جو سر اور جسم میں جس طرح سر کٹ جانے سے جسم باقی نہیں رہتا اسی طرح صبر جانے سے ایمان کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(۷۶۰) فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ فرمایا پروردگار عالم نے جہی میں سے بندوں میں سے کسی بندے کے بدن و مال یا اولاد پر مصیبت آتی ہے اور وہ صبر جمیل سے اس کا استقبال کرتا ہے تو مجھے حیا آتی ہے کہ اس کے لئے روز قیامت میزان کو نصب کروں اور اس کے نامہ اعمال

کو نشر کروں۔

(۶۶۱) امام محمد بن علی علیہ السلام سے پوچھا کہ صبر کیا ہے فرمایا وہ چیز جس میں شکایت نہ کی جائے پھر فرمایا کہ شکایت میں فائدہ ہی کیلئے وہ دوست کو محزون کرنے والی اور دشمن کو خوش کرنے والی چیز ہے۔

(۶۶۲) فرمایا امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے صبر حین خلق یعنی اور علم اخلاق انبیاء سے ہیں۔

(۶۶۳) فرمایا حضرت نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ نہ قائم رہے گا ملک مگر قتل اور جور سے اور نہ قائم ہوگی مالدارسی مگر بخل سے اور نہ قائم ہوگی صحبت مگر اتباع خواہشات اور استخراج من الدین سے (یعنی ان باتوں سے جو دین سے خارج کر نیوالی ہیں پس جو ایسا شخص میں زمانہ میں ہو کہ صبر کرے فقر پر حالانکہ وہ مال پر قادر ہو اور صبر کرے ذلت پر حالانکہ وہ عزت پر قادر ہو۔ اور صبر کرے لوگوں کے بغض پر حالانکہ وہ محبت پر قادر ہو تو خدا اس کو پچاس صدیقیوں کا ثواب عطا فرمائے گا غالباً حضرت کی مراد اسی زمانے سے ہوگی جس میں سلطنت کا قیام قتل اور جور ہے اور مالدارسی کا قیام بخل سے ہے کوئی کسی کا پرسان حال نہیں بظاہر قوم پرستی کی تمام دنیا میں آگ لگی ہوئی ہے مگر حقیقتاً ہر انسان اپنے فائدہ کا جو یا ہے۔ اسی طرح آج کل کی صحت کا دار و مدار اتباع خواہشات و سہیات پر ہے مثلاً شراب پیتا۔ نو ایجاد باجے بجانا، تماشا گاہوں میں جانا وغیرہ وغیرہ جو اس زمانے کی تفریح گاہیں اور صحت بخش اثرات ہیں۔

(۶۶۴) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مومن میں سے کسی بلا میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہیدوں کا اجر ملتا ہے

(۶۶۵) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت بلا بے قراری ظاہر کرنا اول مصیبت ہے۔

(۶۶۶) فرمایا حضرت نے ہر نعمت جنت کے سامنے چھوٹی ہے اور ہر بلا دوزخ کے مقابلہ میں کم ہے۔

توضیح۔ (خود از مو غلط حسنہ علامہ ہروی مرحوم) صبر کے معنی ہیں کف النفس عما لا ینبغي یعنی نفس سے وہ باتیں صادر نہ ہوں جو مناسب نہیں ہیں۔ صبر کے یہ معنی سمجھنا غلط ہیں کہ انسان مصائب و شدائد و بلیات میں چپ چاپ خاموش بیٹھا رہے اور کچھ نہ بولے کیونکہ نصوص دین اس کی نفی کرتی ہیں۔ دیکھو قصہ حضرت یعقوبؑ جس وقت بن یاسین کو حضرت یوسفؑ نے اپنے پاس رکھ لیا اور برادران یوسفؑ نے حضرت یعقوبؑ سے یہ حال بیان کیا تو حضرت یعقوبؑ نے فرمایا ”قصیدہ جمیل“ یعنی میرا صبر جمیل ہے یا بن صبر جمیل کرتا ہوں۔ اور ان کے پشت پھرتے ہی فرمایا یا اصفیٰ علیٰ یوسف ہائے یوسف پر دہا، حرف ندا ہے اور سطنیٰ میں الف حرف ندا یہ ہے اور یہ بہ آواز بلند دئے اور فریاد کرنے کو کہتے ہیں لہذا یہ لفظ ولادت کرتا ہے کہ حضرت یعقوبؑ با آواز بلند دئے اور پھر اس کو صبر جمیل فرمایا پس معلوم ہوا کہ رونا اور اپنے حزن و ملال کو پروردگار کے سامنے عرض کرنا عین صبر نہیں بلکہ صبر جمیل ہے چنانچہ اس آیت میں حضرت یعقوبؑ سے متعلق قول ہے قَالُوا تَاللّٰهِ نَعْتَدُكَ نَذْكُرُ يٰيُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حُرًّا بِرَبِّكَ مِنَ اسْهَابِكُمْ قَالَ اِنَّمَا اسْهَابُكَ نَذْكُرُ حَتَّىٰ اِلَى اللّٰهِ فَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ یعنی اس رونا پر بیٹوں نے کہا کہ تم برابر یوسف کو یاد کئے جاؤ گے یہاں تک کہ عشق میں

گھل کر لاغی قریب ہلاکت یا ہلاک ہو جاؤ آپ نے فرمایا کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں اپنی پریشانی اور اپنے خزن و مال کی اپنے اللہ ہی سے شکایت کرتا ہوں اور میں من اللہ وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ پس رونا اور اپنے خدا سے اپنی تکالیف کا ذکر کرنا بے صبری نہیں بلکہ عین صبرِ جمیل ہے۔

اسی طرح حضرت ایوب کا رونا مشہور ہے مگر حضرت کو قرآن پاک میں صابر کہا گیا ہے لہذا اگر رونا خلاف صبر ہوتا یا ثمر کام ہوتا تو انبیاء سے ہرگز صادر نہ ہوتا کیونکہ ان کا ہر فعل خیر ہوتا ہے نہ کہ شر۔ معنی بے صبری۔ بے صبری اور اصل یہ ہے کہ جب انسان پر کوئی مصیبت پڑے تو وہ خدا پر اعتراض کرے کہ تو نے ایسا کیوں کیا یا تو نے برا کیا یا مجھ پر ظلم کیا یا سوائے خدا کے کسی دوسرے سے شکایات کرے یعنی فعل فاعل پر اعتراض کرنے کا نام بے صبری ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے سے پوری تصدیق ہوتی ہے قال کہ موسیٰ هل انت تعلم علی ان تعلمنی مِمَّا عَلَّمْتَ رَسُولًا (یعنی حضرت موسیٰ نے کہا کیا اس شرط پر تمہارے ساتھ چلوں کہ تم مجھے وہ باتیں سکھا دو جو تم کو بجانب اللہ تعلیم ہوئی ہیں قال انک لست تعلم معی صبراً حضرت خضر نے جواب دیا کہ تم میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھتے یعنی تمہارے وجود میں وہ طاقت ہی نہیں کہ تم صبر کر سکو و کیف تصبر علی ما لا یحیط بہ خبر آیت میں کہ میں اس بات پر صبر کر سکتے ہوں جس پر تمہارا علم احاطہ نہیں رکھتا قال سبحانی انشاء اللہ صابر اور کسی لا عصبی لک اھل۔ کہا انشاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی

امر میں تمہاری مخالفت نہ کروں گا۔ پس حضرت موسیٰ نے کشتی پر سوراخ کرنے پر اعتراض کیا تو حضرت خضر نے جواب دیا الم اقل لک انک لست تعلم معی صبراً دیکھتے ہیں تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر کی استطاعت ہی نہیں رکھتے اور پھر جب قتل غلام پر اعتراض کیا تو پھر حضرت خضر نے یہی فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے صبری فاعل کے فعل پر اعتراض کا نام ہے اور نتیجہ ہے لاعلمی۔ انسان کو جس بات کا علم نہ ہو اس پر صبر نہیں کر سکتا۔

(حسی مثال) جراح جس وقت فصد کھوتا ہے یا کسی عضو کو کاٹتا ہے۔ اگر وہ شخص اس بات کا عالم ہے کہ اس عمل سے اس کو کس قدر فائدے حاصل ہوں گے اور کیسے کیسے مفید نتائج مرتب ہوں گے اور یہ معمولی سی تکلیف ہمیشہ کے آرام کا باعث ہوگی تو وہ اس تکلیف پر صبر کرتا ہے۔ اور خوشی سے عضو کٹوا دیتا ہے برخلاف اس کے جو انسان اس سے ناواقف ہے وہ صبر نہ کر سکے گا اور اس کو گوارا نہ کرے گا۔ لہذا بے صبری دلیل بے خبری ہے۔

صبر دراصل تمام صفات کمالیہ انسانہ کو شامل ہے ایمان، اعمال، وصیت الخ سب اس کے تحت میں ہیں اور صبر محض ابتلاات ہی کے مقام میں ظاہر نہیں ہوتا کہ جو ابتلاات میں ثابت قدم رہے وہی صابر ہے بلکہ شجاعت بھی صبر کے تحت میں داخل ہے اگرچہ بظاہر ایک دوسرے میں مخالفت معلوم ہوتی ہے مگر خدا نے فرمایا ہے وَلَبَسْنَاكُمْ حَتَّىٰ لَخَلُمَا الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ یعنی ہم تمہاری آزمائش کریں گے تاکہ معلوم ہو کہ کون جہاد کرتا ہے اور کون جہاد میں ثابت قدم و صابر رہتا ہے پس یہاں جہاد میں ثابت قدم رہنے کو صبر کہا گیا ہے۔ شجاعت کرام اخلاق سے ہے مگر قرآن میں اس کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے وجہ اس کی یہی ہے کہ شجاعت

پوچھا جائے گا وہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملیگا لوگوں کو بے حساب بخشنے والے۔
(۶۴۱) فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے غصہ کو پی لیا ایسی
حالت میں جب کہ وہ اس کے جاری رکھنے پر قبول ہو تو خدا اس کو حلال کر دیتا ہے۔

(۳۳) توکل

(سورہ طلاق) جو شخص خدا پر توکل کرے گا پس خدا اس کے لئے کافی ہے
بے شک خدا اپنے امر کا حد تک پہنچانے والا ہے اور خدا نے ہر شے کا ایک
اندازہ قرار دیا ہے۔

(سورہ مائدہ) اگر تم مومن ہو تو پس خدا ہی پر توکل کرو۔
(آل عمران) بے شک خدا متوکلین کو دوست رکھتا ہے۔

(۶۴۲) فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر تم خدا
پر پورا پورا توکل کرو گے تو وہ تم کو اس طرح رزق پہنچائے گا جیسے پرندے
کو پہنچاتا ہے کہ صبح کو خالی بطن اٹھتا ہے اور شام کو شکم سیر ہو کر اپنے آشیانہ
میں جاتا ہے۔

(۶۴۳) فرمایا حضرت نے جو بہ چاہتا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ قوی
قوی ہو جائے تو اس کو خدا پر توکل کرنا چاہیے۔

(۶۴۴) فرمایا جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے جو آدمی خدا پر
اعتماد کرتا ہے اور جو اس پر توکل کرتا ہے وہ اس کے کاموں کو پورا کر دیتا ہے۔

(۶۴۵) فرمایا جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگوں
پس سب سے زیادہ پرہیزگار بننا چاہتا ہے اس کو خدا پر توکل کرنا چاہیے۔

(۶۴۶) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام جو آدمی خدا پر توکل نہیں کرتا وہ

میں صبر ہے جس نے جہاد کیا اور اس پر صبر کیا گریز نہ کی تو وہ صابر ہے اور
جو شجاع و ثابت قدم نہ رہا بھاگ گیا۔ وہ نامرد و بے صبر ہے۔

بہر حال شجاعت عین صبر ہے شقوتوں کا برداشت کرنا صبر ہے۔ بارہا
سنگین کا متحمل ہونا صبر ہے کسی امر کے انتقام میں متحمل قدم رہنا صبر
ہے۔ جرات و حوصلہ صبر ہے۔ صبر جیل محل امتلا میں ظاہر ہوتا ہے اور
صبر جن کا تعلق وفات سے ہوتا ہے۔

(۴۲) حلم و کظم غیظ

(آل عمران) وہ غصے کے پینے والے اور آدمیوں کو بخشنے والے ہیں
اور اللہ محبین کو دوست رکھتا ہے۔

(الفرقان) اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جو زمین پر استیگی سے چلتے اور
جب ان سے جاہل مخاطب کرتے ہیں تو وہ سلام کرتے ہیں۔

(۶۴۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے معاف
کیا اور اصلاح کی پس اس کا اجر اللہ پر ہے۔

(۶۴۸) فرمایا حضرت نے جو ایسی حالت میں غصہ کو پی جائے جیسا کہ
اس کے جاری کرنے پر قاعد ہو تو خدا اس کو روز قیامت تمام لوگوں کے
حساب سے بلائیگا کہ جس خور کو چاہے اپنے لئے پسند کرے۔

(۶۴۹) فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے حلیم کے لئے اس کی خصلت
حلم کا پہلا عوض یہ ہے کہ لوگ جاہل کے مقابل اس کے مددگار ہوتے ہیں۔

(۶۵۰) فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز قیامت ایک کو
منادی ندا کریں گے جن لوگوں کا ابراہیم پر ہے وہ جنت میں داخل ہوں جائیں۔

روز کی لذتی روز چل کر لیں اور ذخیرہ کی فکر نہ کریں۔

(۷۴) اخوت

(الحجرات) مومنین آپس میں بھائی ہیں۔ پس تم اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کرو اور اللہ سے ڈرو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۷۴۷) فرمایا جناب رسولؐ نے مومن مومن کا بھائی ہے۔

(۷۴۸) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک فرشتہ ایک شخص کی طرف سے

جو ایک گھر کے دروازے پر کھڑا تھا گزرا اور اس سے کہا کہ اے عبد خدا تو اس گھر کے دروازے پر کیوں کھڑا ہے اس نے کہا اس کے اندر میرا بھائی ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے سلام کروں۔ فرشتہ نے کہا آیا تمہارے اور اس کے درمیان قربت ہے یا تم اس سے کوئی حاجت کہتے ہو اس نے کہا نہ میری اس سے کوئی قربت ہے اور نہ کوئی حاجت مہر افوت اسلامی ہے جس کا مجھے لحاظ ہے میں محض خالصاً توجہ اللہ کے سلام کو آیا ہوں۔ فرشتے

نے کہا میں تمہارے خدا کا قاصد ہوں وہ تم پر سلام بھیجتا ہے اور کہتا ہے تو نے جو یہ محض میرے خیال سے یہ ارادہ کیا ہے لہذا میں نے جنت کو تجھ پر عطا کر دیا۔

(۷۴۹) فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے جو ہماری زیارت پر قادر نہ ہو اس کو چاہیے کہ اپنے اخوان الصالحین کی زیارت کرے خدا اس کو ہماری زیارت کا ثواب عطا فرمائے گا اور جو ہم سے ملنے پر قادر نہ ہو اس کو چاہیے کہ اپنے اخوان الصالحین سے ملے خدا اس کو ہم سے ملنے کا ثواب عطا کرے گا۔

(۷۵۰) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جیسے کوئی شخص قدر خدا اور قدر انبیاء کے جاننے پر قادر نہیں اسی طرح اس بندہ مومن کی قدر

غالب نہیں ہوتا اور جو آدمی خدا سے تمسک کرتا ہے اسے کبھی شکست نہیں ہوتی۔
توضیح۔ عام طور پر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ توکل ہاتھ پر ہاتھ دھر

کہ بیٹھ جانے اور دنیوی معاملات سے بالکل قطع تعلق کرنے کا نام ہے مگر یہ سخت دھوکا اور کھلی غلطی ہے دنیا عالم اسباب ہے اور ہر سبب خدا ہی کا پیدا کیا ہوا ہے پس کوئی وجہ نہیں کہ انسان تمام اسباب کو چھوڑ کر

اپنے آپ کو بیکا کر لے اور پھر خدا اس سے راضی رہے اگرچہ خدا میں یہ بات باطن ہلاکت اور کسب معیشت کے اعلیٰ سے اعلیٰ

مقام پر لے جاتا ہے مگر وہ کبھی ایسا کرتا نہیں کیونکہ ایسی حالت میں کسب معیشت میں جو معاشرتی اور جسمانی فوائد ہیں وہ کم ہوتے

ہیں پس توکل کے صحیح معنی یہ ہیں کہ بطریق حلال اسباب و وسائل کے ذریعے اپنی معاش کو پیدا کرے اور اس کے ساتھ ہی یہ اعتقاد رکھے کہ یہ جو

کچھ اس کو پہنچا ہے خدا ہی کی طرف سے پہنچا ہے بدون اس کی مرضی کے دنیا کے کسی وسیلہ اور سبب میں یہ طاقت نہیں کہ ایک دانہ

اس کے لئے فراہم کر سکے جو لوگ محض اپنی تدبیر کے مستفید ہو کر اور اسباب و علالتی کو روزی کا سبب حقیقی جان کر خدا کی طرف سے پڑا ہو جاتے وہ جہ توکل سے باہر ہیں۔

یہ ضرور ہے کہ خداوند عالم ہماری روزی کا ضامن ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر روز ایک ستر خوان ہمارے یہاں بھیجے کا ضامن ہے بلکہ اس کی نعمت

یہ ہے کہ وہ ہماری تمام غذا میں پیدا کر دے۔ درختوں میں پھل پکا دے حیثیوں میں غلہ اگاتے اب رہا اپنی روزی کا اس کے دسترخوان قدرت سے حاصل کرنا۔۔۔

تو ہماری سعی و کوشش پر موقوف ہے ہم بطریق حلال حاصل کریں چاہے بطریق محرم چاہے یہ خیال کریں کہ خدا جانے آئندہ ملے یا نہ ملے اپنے گھر میں بیت ساذخیرہ کریں

اور دیکھ جی نوع کو ان کے حقوق سے محروم کر دیں یا خدا پر توکل کر کے

پر بھی قاور نہیں ہوا ہے برادر مومن سے مل کر مصافحہ کرتا ہے۔ خدا ان دونوں کی طرف دیکھتا ہے اور گناہ اس طرح دونوں سے بھاگتے ہیں جس طرح سخت آندھی میں درختوں سے پتے۔

(۶۸۱) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس نے اپنے برادرِ مسلم کی زیارت کی۔ خدا اس کی زیارت کرتا ہے (یعنی اس پر نظرِ حُبّت رکھتا ہے)۔

(۵۵) عدل

(سورہ النحل) خدا حکم دیتا ہے کہ عدل کا احسان کا۔ ذوی القربی کے حقوق ادا کرنے کا اور منع کرتا ہے بدکاری اور بُرائی اور بغاوت سے اور وہ تم کو نصیحت کرتا ہے شاید کہ تم اسے یاد رکھو۔

(سورہ انعام) جب لوگوں کے درمیان حکم ہو تو عدل کے ساتھ کرو۔ (۶۸۲) فرمایا جناب رسول خدا نے ایک گھڑی کا عدل بہتر ہے ساتھ برس کی عبادت سے۔

(۶۸۳) فرمایا جناب رسول خدا نے تم میں سے ہر ایک راعی (گھنٹا) سے اور تم میں سے ہر ایک مسؤل (سوال کیا ہوا ہے یعنی ہر ایک سے عدل کے متعلق سوال کیا جائے گا)۔

(۶۸۴) فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رعایا کے ساتھ نیکی کرو کیونکہ وہ تمہارے قیدی ہیں کہا گیا ہے کہ عدل گھر کے ساتھ باقی رہ سکتا ہے لیکن جو رطلِ ایمان کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتا۔

(۵۶) عمر

(سورہ الحج) اے لوگو اگر تم بوث کے متعلق شک میں ہو (تو ذرا خیال کرو) کہ ہم نے تم کو اول مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ بنایا پھر علقہ بنایا جو تمام بھی تھا اور ناقص بھی (یعنی بچہ پورا بھی پیدا ہوتا ہے اور حمل بھی ناقص ہو جاتا ہے) تاکہ ہم تم پر اپنی قدرت کو ظاہر کر دیں۔ ہم ارحام میں ایک معین مدت تک جن کو چاہتے ہیں قائم رکھتے ہیں اور پھر ہم نے تم کو طفل کی صورت میں باہر نکالا پھر تم اپنے حد بلوغ کو پہنچے پس تم سے بعض تو وفات پا گئے تاکہ سمجھنے کے بعد (سمجھیا کے) خاک بھی نہ سمجھ سکیں۔

(۶۸۵) ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بندہ حکم خدا سے چالیس برس تک تو اچھی حالت میں رہتا ہے اور اور جب چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو خداوند عالم اپنے ملائکہ کو (کہرام کا مبین) بھیجتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کو ایک پوری عمر دے دی۔

پس اب تم سختی کرو اور محفوظ رکھو اور اب اس کے ہر چھوٹے بڑے عمل کو دیکھو (۶۸۶) فرمایا جناب رسول خدا نے علی رضی اللہ عنہ یا علیؑ جب توئی بندہ چالیس برس کا ہو جاتا ہے تو خدا اس سے بلائے جنون، جذام، برص کو ہٹا دیتا ہے اور جب پچاس برس کا ہوتا ہے تو ساتوں آسمان کی مخلوق اس کو دوست رکھنے لگتی ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو خدا اس کے حنائت لکھتا ہے اور سیات محو کر دیتا ہے اور جب ستر برس کا ہوتا ہے تو خدا اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور جب آٹھ برس کا ہوتا ہے تو خدا دوزخ قیامت میں اس کو اہلبیت کا شفیع بنادیتا ہے اور جب

تو نے برس کا ہوتا ہے تو خدا اس کا نام اہل السمار کے سامنے امیر اللہ فی اللہ لکھتا ہے اے علیؑ تم حق کے ساتھ ہو اور حق تمہارے ساتھ ہے۔

(۶۸۷) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جب تم ساٹھ برس کے ہو جاؤ تو اپنے نفس کو مردوں میں شمار کرو۔

(۶۸۸) فرمایا جناب رسول خدا نے اے چالیس برس والو تمہاری کھیتی پھیتی کٹنے کے پہنچ گئی اے پچاس والو سوچو کہ تم نے پہلے کیا بھیجا اور آخر میں کیا رہ گیا۔ اے ساٹھ برس والو! حساب کے لئے حاضر ہو اب تمہارا کوئی غدر نہ سنا جائے گا۔ اے ستر برس والو! امرنے کے لئے اپنے نفوس کو آمادہ کرو۔

(۶۸۹) فرمایا حضرت عبد اللہ نے کہ خداوند عالم ستر برس والوں سے حیا کرتا کہ ان کو غدا ب دے۔

(۶۹۰) فرمایا جناب ابو عبد اللہ نے ایک بوڑھا اور قیامت لایا جائیگا اور اس کا نامہ اعمال گناہوں سے پر ہوگا پس وہ اسے دیکھ کر کہے گا پروردگار مجھے دوزخ میں ڈال دے۔ خدا کہے گا اے شیخ مجھے حیا آتی ہے کہ تجھے عذاب دوں کیوں کہ تو دنیا میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ اے فرشتو اس میرے بندے کو جنت میں لیجاؤ۔

(۷۷) عصا

(سورۃ طہ) اے موسیٰؑ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے کہایہ میری لاکھی ہے کہ میں اس پر تکیہ کرتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میری حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

(۶۹۱) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا جو شخص سفر کو نکلے اور اس کے پاس لکڑی کا عصا ہو اور ان آیات کو پڑھے۔

القصص ولما توجہ السخ

تو وہ شخص ہر دند چمراؤ کچھ وغیرہ سے اپنے گھر واپس آنے تک محفوظ و مصون رہے گا۔ اور اس کے ساتھ ۷۷ فرشتے اس کے لئے استغفار کرنے والے ہوں گے تا آنکہ وہ گھر واپس آکر اس عصا کو اپنے ہاتھ سے رکھ دے۔ فقرا یہ شخص سے دور رہے گا۔ شیطان اس کے قریب نہ آسکے گا۔

(۶۹۲) فرمایا حضرت نے کہ حضرت آدمؑ ایک بار سخت مرض میں مبتلا ہوئے اور اس سے ان کا دل بہت گھبرایا۔ جبریل امین سے اس کی شکایت کی انہوں نے کہا اے آدمؑ ایک لکڑی بادام کی لٹاس کو سینے سے لگاؤ حضرت آدمؑ نے ایسا ہی کیا اللہ نے ان کی وحشت کو دور کر دیا۔ پھر حضرت نے فرمایا جو شخص زمین کو طے کرتا ہے اس کو یہ عصا ضرور اپنے پاس رکھنا چاہیے۔

(۶۹۳) فرمایا جناب رسول خدا نے جو آدمی سفر یا حضر میں از روئے قیاض عصا لے کر جائے گا خدا ہر قدم پر ہزار حسنت اس کے ام لکھے گا اور ہزار گناہ کو کرسے گا اور ہزار درجہ بلند کرے گا۔

(۷۸) ناخن ترشوانا

(سورہ المص) اے نبی اکرمؐ اپنے کو زینت دو جو کہ وقت یعنی ہر نماز کے وقت) منگیوں میں درد ہوگا اور جو روزِ پنجشنبہ ترشوائے گا اس سے برکت دور ہو جائیگی اور جو روزِ دوشنبہ ترشوائے گا وہ حافظ و کتاب و قاری ہوگا اور جو روزِ سہشنبہ قلم کرائے گا اس کے ہلاک ہونے کا خوف ہوگا اور جو روزِ چہارشنبہ قلم کرائے گا وہ بدخلی ہوگا اور جو روزِ پنجشنبہ قلم کرائے گا اس کو درد سے نجات ملے اور شفا حاصل ہوگی اور جو روزِ جمعہ قلم کرائے گا اس کے مال اور عمر میں زیادتی ہوگی۔ (۶۹۴) فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کوئی یومِ سہنبہ اے

ناخن ترشوائے اس کو چاہئے کہ داہنے ہاتھ سے شروع کرے اور اول انگشت
سببہ (انگوٹھ کے پاس کی انگلی کا ناخن ترشوائے۔ پھر انگشت حنظل (چنگلیا) کا
پھر ابهام (انگوٹھ کا) پھر انگشت وسطی (بیچ کی انگلی) پھر انگشت بیصریج
کی انگلی سے ملی ہوئی) کا اور بایں ہاتھ میں اول بیصر کا ناحق ترشوائے پھر
ابہام کا پھر حنظل کا پھر سببہ کا۔

(۶۹۵) فرمایا امام جعفر صادقؑ نے روز جمعہ ناخن ترشوائے سے خدام۔
جنون برص اور کوہ حشمی سے محفوظ رکھتا ہے اس دن ناخن بنوائے کی ضرورت
نہ ہو تو ان کو کم از کم زور زور سے گھس ہی دینا چاہئے اور ایک روایت
میں ہے کہ چھری یا قینچی کو چلا دینا چاہئے۔

(۶۹۶) فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ جمعہ کو ناخن بنوانا مومچیں
کرنا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک امان ہے۔

(۶۹۷) فرمایا جناب رسول خداؐ نے جو روز جمعہ اپنے ناخن بنوائے اور
مومچیں درست کر لے اور اپنا سریانی سے دھوئے تو ہزار فرشتے
اس کے لئے استغفار کریں گے اور خدا سے اس کی مغفرت کے شفیع ہونگے۔

(۶۹۸) حضرت ابو عبد اللہؑ نے اپنے آباؤ طاہرین سے روایت
کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے جو روز جمعہ ناخن بنوائے گا خدا
اس کی انگلیوں کو درود علیحدہ کہے گا اور ان میں دو کو داخل کریگا۔

(۶۹۹) فرمایا جناب رسول خداؐ نے جو روز پنجشنبہ ناخن بنوائے گا
اور مومچیں ٹھیک کریگا وہ داڑھوں کے اور آنکھ کے ور سے محفوظ رہے گا۔

(۷۰۰) فرمایا حضرت ابو عبد اللہؑ نے جو آدمی روز پنجشنبہ ناخن بنوائے
گا اور ایک ناخن بنوائے کیلئے چھوڑ دے گا خدا اس فقر کو دور کر کے گا۔

(۷۰۱) بروایت حضرت ابو عبد اللہؑ فرمایا جناب رسول خداؐ نے
ناخن بنوانا بڑی بیماری کو روکتا ہے اور رزق میں زیادتی کا سبب بنتا ہے۔
(۷۰۲) فرمایا حضرت ابو عبد اللہؑ نے جو شخص ہر جمعہ کو ناخن بنوائے
اور مومچیں کٹوائے اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ تو
ہر تراش کے عوض ایک ایسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا جو اولاد اسمعیلؑ سے ہو۔
(۷۰۳) فرمایا حضرت ابو عبد اللہؑ نے جو شخص نیا کپڑا قطع کرے اور سورۃ
اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ ۳۴ مرتبہ پڑھے اور تَنْتَنَالِ الْمَلٰئِکَۃُ پڑھتے تو تھوڑا سا پانی
لے کر کپڑے پر چھڑک دے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور خدا سے دعا کرے
اور اپنی دعائیں کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مِنَ الرِّیَاسِ مَا جَلَّ
بَدَنِیْ بِالنَّاسِ وَاَوْدِیْ بِہِ فَرْضِیْ وَاَسْتَرْبِہِ عَوَسَ قِیْلَ لَہُمْ
اَجَلُنَا ثَّیَابَ یَمِنْ وَبَرَکَۃُ اَسْمَہِ نِہَا لِسَ ضَا تِلْکَ وَعَمَّ فِہَا
مَسَاجِدَ لِّکَ مَوْضِعٌ فِہِ مَخْلَصَا اللّٰہِ اور جب تک وہ لباس کہہ
ہوگا رزق میں وسعت رہے گی۔

(۷۰۹) زینت

(۷۰۹) فرمایا جناب رسول خداؐ نے عفاف (پاکدامنی روح کی زینت ہے۔
تواضع زینت حسب ہے۔ فصاحت زینت کلام۔ عدل زینت ایمان ہے۔
سکینہ زینت عبادت ہے۔ حفظ زینت روایت ہے اور حفظ احکام
زینت علم ہے اور حسن ادب ہے۔ زینت عقل اور کشادہ روی زینت
حلم ہے اور ایثار زینت زہد ہے اور بذل موجود زینت قناعت ہے اور
ترک احسان زینت نیکی ہے اور خضوع زینت نماز ہے اور غیر ضروری چیزوں کا ترک
زینت دماغ ہے۔

۸۰ فرض خدا انسان پر

۷۵۔ فرمایا جناب رسول خدا نے ایمان شرک سے طہر کرتا ہے۔ نماز کبر سے پاک کرتی ہے۔ زکوٰۃ سبب رزق ہے۔ روزہ ایک نیک خلق کے اخلاص کے لئے حج سے تقویت دین ہے۔ جہاد سے عزت اسلام ہے امر بالمعروف میں عوام کے لئے مصلحت ہے۔ نہی عن المنکر سے احمقوں کا زجر ہوتا ہے۔ صلہ رحم نمودار کو بڑھانے والا ہے۔ قصاص سے جانوں کی حفاظت ہے اور حدود کے قائم کرنے میں محام کی بزرگی ہے شراب ترک کرنے میں حفاظت عقل ہے۔ سرقہ کا ترک کرنا سبب ہے خفت سے دوری کا حفاظت نسب ہے ترک موافق میں اور کثرت نسل بھی ہے۔ گواہ دینا انکار کرنے والوں پر قوت حاصل کرتا ہے کذب کو ترک کرنا سچائی کی بزرگی ہے۔ سلام کرنا خوف سے امان دلانے والا ہے امامت میں نظام امت ہے۔ طاعت میں تعظیم امامت ہے۔

۷۶۔ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اخلاق مومنین سے ہے۔ دین کو قوت دینا نرمی سے کلام کرنا۔ علم میں عقل سے کام لینا اور حلم میں حلم دکھانا۔ عبادت کا قصد کرنا۔ لایح سے پرہیز کرنا۔ نیکی میں انتقامت اختیار کرنا۔ دشمن پر ظلم نہ کرنا۔ محبت کرنے والے سے بُرائی نہ کرنا۔ جو اپنے لائق ہو اس کی خواہش نہ کرنا۔ جو اپنے حقوق ہیں ان سے انکار نہ کرنا۔ چغیل خوری سے بچنا۔ منہ پر کسی کا عیب ظاہر نہ کرنا۔ نماز میں خشوع کرنا۔ عیش میں شاکر ہونا۔ بلا میں صابر رہنا۔ اس شے پر قانع ہونا جو

غیظ کی طرح نہیں لاتی۔ اگر کوئی آدمی ان کو ترک نہ کرے گا تو خدا اس سے بدلہ لینے والا ہے۔

۸۱ طلب حاجات

۷۷۔ فرمایا امیر المومنین نے میں نے قدر و منزلت کو طلب کیا مگر علم کے سوا کسی دوسری چیز میں نہ پایا علم حاصل کرو وہ تمہاری قدر دونوں جہان میں بڑھادے گا۔ میں نے کرامت کو ڈھونڈا مگر سوائے تقویٰ اور کسی دوسری چیز میں نہ پایا۔ پس تم پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ بزرگ ہو جاؤ۔ میں نے فراغیابی کو ڈھونڈا پس اسے سوائے قناعت اور کسی چیز میں نہ پایا۔ پس تم استغنا حاصل کرو۔ میں نے راحت کو ڈھونڈا مگر بجز لوگوں سے میل جول ترک کرنے کے اور کہیں نہ پایا۔ پس عیش دین قائم رکھتا ہے تو دنیا کو چھوڑو۔ لوگوں سے مخالفت ترک کرو۔ دونوں دونوں جہان میں آرام سے رہو گے اور عذاب سے امان پاؤ گے۔ خدائی احاطہ کرو سالم رہو گے میں نے خضوع کو ڈھونڈا مگر قبول حق کے سوا کسی چیز میں نہ پایا پس تم بھی حق کو قبول کرو۔ یہ تم سے بکبر دور کر دیگا۔ میں نے عیش کو ڈھونڈا مگر ترک خواہش کے سوا اور کسی چیز میں نہ پایا۔ پس خواہش کو چھوڑو تاکہ تمہارا عیش خوشگوار ہو۔ میں نے مدح کو ڈھونڈا مگر سوائے سخاوت اور کسی چیز میں نہ پایا۔ پس تم سخی ہو تمہاری تعریف ہوگی۔ میں نے دنیا و آخرت کی نعمت کو ڈھونڈا مگر سوائے ان خصلتوں کے جن کا ذکر کیا اور کہیں نہ پایا۔

کے بعد صلی پر اتنی دیر وظائف پڑھنا کہ دوسری نماز کا وقت آجائے اور بعد نماز صبح تعقیب پڑھنا اور بعد عصر تعقیب پڑھنا صلہ رحم کرنا۔ راگ سے دور رہنا۔ امانت کا ادا کرنا۔ خدا سے استغفا کرنا۔ برادر مومن کی مواسات و ہمدردی کرنا۔ صبح طلب رزق میں اٹھنا۔ سچ بات کہنا۔ حرص کو چھوڑ دینا۔ بیت الحلا میں کلام نہ کرنا۔ منعم کا شکر ادا کرنا۔ جھوٹی قسم سے پرہیز کرنا۔ کھانے سے پہلے وضو کرنا۔ خوں سے گھرے ہوئے طعام کو کھانا۔ خدا کی تسبیح ہر دن میں ۳۰ مرتبہ کرنا۔ ان باتوں کے عمل میں لانے والے کے رزق میں خدا زیادتی عطا فرماتا ہے اور ستر قسم کی بلائیں سے بچاتا ہے۔

(۸۳) ابتداء خلقت دنیا

(سورہ بقرہ) خدا نے تمہارے لئے ان تمام چیزوں کو پیدا کیا جو زمین پر ہیں پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہو اور سات آسمان بنادینے اور ہر شے کا جاننے والا ہے۔

(۹۰) فرمایا جناب رسولؐ نے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے درخواست کی کہ وہ ان کو ابتداء عالم کا حال بتائے پس خداوند عالم نے وحی کی اسے موسیٰؑ تم نے میرے علم کے متعلق سوال کیا۔ غرض کی خداوندائیں ہمیں امر کے جاننے کو بہت دوست رکھتا ہوں۔ فرمایا اے موسیٰؑ میں نے دنیا کو دس لاکھ برس میں دس مرتبہ پیدا کیا اور پچاس ہزار برس میں وہ ہر بار خراب ہو گئی پھر میں نے از سر نو اس کو بنایا اور ان میں ایک مخلوق کو مثل بقرہ وغیرہ پیدا کیا جو میرا رزق کھاتے اور میرے

(۸۲) وہ خصلتیں جو فقر کو پیدا کرتی ہیں

(۸۰) فرمایا جناب رسولؐ خدا نے بیس خصلتیں جو فقر کو پیدا کرتی ہیں۔ ۱۔ جنابت میں بستر سے اٹھ کر پیشاب نہ کرنا۔ ۲۔ جنابت کی حالت میں کھانا نہ کھاتے وقت ہاتھ نہ دھونا۔ ۳۔ پس اور پسینہ کا جلانا۔ ۴۔ گھر کی چوکھٹ پر بیٹھنا۔ ۵۔ رات کو کپڑے سے جھاڑو دینا۔ ۶۔ روٹی کے ٹکڑے کی اہانت کرنا۔ ۷۔ مقام استنجاء (پاخانہ) میں اعضا کا دھونا۔ ۸۔ دامن یا آستین سے دھوئے ہوئے اعضا کو خشک کرنا۔ ۹۔ پالے اور برتن بغیر دھوئے ہوئے رکھنا۔ ۱۰۔ پانی کے برتن بغیر نہ ڈھکے رکھنا۔ ۱۱۔ مٹی کے جالے کو گھر سے دور نہ کرنا۔ ۱۲۔ نماز کو ذلیل سمجھنا۔ ۱۳۔ مسجد سے نکلنے میں جلدی کرنا۔ ۱۴۔ علی الصباح بازار کو جانا اور عشا کے بعد لوٹنا۔ ۱۵۔ فقر سے احسان چاہنا۔ ۱۶۔ فقر پر احسان جتانے والا۔ ۱۷۔ اولاد پر لعن کرنا۔ ۱۸۔ جھوٹ بولنا۔ ۱۹۔ بدن پر کپڑے کو سینا۔ ۲۰۔ منہ سے چراغ کو گل کرنا۔ اور ایک حدیث میں ہے حمام میں پیشاب کرنا ڈکاروں کے ساتھ کھانا۔ درخت کنیر کی شاخ سے خلال کرنا مغرب اور عشاء کے درمیان سونا قبل طلوع شمس خواب کرنا۔ رد کرنا ایسے مسائل کا جو رات میں آئے اور ذکر خدا کرے۔ غنا و راگ کا کثرت سے سننا۔ جھوٹ کا عادی ہو جانا۔ معیشت میں تقدیر کا خیال چھوڑ دینا۔ کھڑے ہو کر کنگھی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ قطع رحم کرنا۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا اب میں تم کو وہ خصلتیں بتاؤں جن سے رزق میں زیادتی ہوتی ہے۔ ۱۔ دو نمازوں کا ایک ساتھ ادا کرنا یعنی ایک نماز

غیر کی عبادت کرتے تھے پھر میں نے اُن کو ایک گھڑی میں مار دیا اور سب دنیا تباہ و برباد ہو گئی اور پچاس ہزار برس بعد وہی پھر میں نے اس میں دنیا پیدا کیا جو پچاس ہزار برس اس حالت میں رہا کہ کوئی اس سے پانی نہ پیتا تھا پھر میں نے چوپائے کو پیدا کیا اور اس کو اس دریا پر سلسط کیا۔ پس اس نے پانی پینا شروع کیا۔ پھر میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی جو زبوں سے چھوٹی تھی اور پشہ سے بڑی۔ پس میں نے اس مخلوق کو چوپائے پر سلسط کیا جس نے اس کو کاٹا اور قتل کر دیا پھر دنیا پچاس ہزار برس تک برباد پڑی رہی۔ اس کے بعد پھر میں نے از سر نو بسایا جو پھر پچاس برس تک رہی۔ اب میں نے تمام دنیا میں بانسوں کا جنگل پیدا کیا اور پھر میں نے اس پر سلسط کیا انھوں نے ان سب کو کھا لیا اور اس کی آبادی خاک میں مل گئی اور دنیا پھر پچاس ہزار برس آباد رہی۔ اس مرتبہ میں نے ۳۰ ہزار آدمی پیدا کئے اور ایک آدمی کو دوسرے سے ہزار برس کا فاصلہ تھا پس ان سب کو میں نے اپنی قضا قدر سے فنا کر دیا پھر میں نے اس دنیا میں لاکھ ہزار سفید چاندی کے پیدا کئے اور ہر شہر میں ایک ایک لاکھ گھر سونے کے بنائے اور ان کو ایسے زرائع کے دالوں سے بھر دیا جو شہر سے زیادہ لذت و برص سے زیادہ مفید تھے پھر میں نے ایک اندھے بزدل کو پیدا کیا اور اس کی سال بھر کی غذا ایک دانہ رانی تھی۔ اس نے کھا تا مرنے کیا۔ یہاں تک کہ وہ سب کھا گیا اور دنیا خراب ہو گئی اور پچاس ہزار برس تک خراب پڑی رہی پھر میں نے اس کو آباد کیا اور ہزار برس تک آباد رہی اس مرتبہ میں نے اسی قدرت سے روز جمعہ وقت ظہر آدم کو پیدا کیا اور میں نے سوائے اس کے کسی کو پیدا نہیں کیا اور میں نے اس کے صلب اپنے بنی محمد کو خارج

(۸۳) خوشنودی خدا کیلئے کسی محبت و غضب کھنا

(سورہ بقرہ) جو لوگ ایمان والے ہیں وہ خدا سے بڑی سخت محبت رکھتے ہیں (سورہ مائدہ) اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ جو تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ اپنی میں سمجھا جائیگا۔ خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا (سورہ مجادلہ) تم اس قوم کو جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لائے ہیں ہرگز ان لوگوں کا دوست نہ پاؤ گے جو خدا اور رسول کے مخالف ہیں اگرچہ ان کے باپ و اپنا آپس میں رشتہ دار اور بھائی بھائی ہوں۔

(۱۰) فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عرش کے گرد کچھ نور کے میسر ہوں گے جن کے اوپر ایسی قوم ہوگی جن کے لباس اور چہرے نورانی ہوں گے اگرچہ وہ انبیاء میں سے ہوں گے مگر وہ انبیاء اور شہیدان پر غیظ کرتے ہوں گے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بتائیے وہ کون ہوں گے فرمایا اللہ کی مرضی کے لئے باہم محبت کرنے والے۔ رضائے الہی کے لئے ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے ہوں گے ایک بار خدا نے حضرت موسیٰ سے چھاپا اے موسیٰ! تم نے بھی کوئی کام میرے لئے بھی کیا ہے۔ عرض کی خدا یا میں نے تیرے لئے کیا کیا ہے۔ روز رکھا صدقہ دیا۔ تیرا ذکر کیا۔ ندا آئی اے موسیٰ! تمہارا ناز و دلیل عبدیت تھی۔ روزے گناہوں کی سپر تھے۔ صدقہ و ظلم رحمت تھا۔ ذکر نور تھا۔ پس تم نے ان میں سے میرے کیا کیا؟ موسیٰؑ نے عرض کی خداوند اب تو ہی بتا دے کہ وہ کونسا عمل ہے جو خاص طور پر تیرے لئے ہے فرمایا اے موسیٰؑ کبھی تم نے کسی دوست کو فقط میری وجہ سے دوست رکھا ہے یا کسی دشمن کو میری وجہ سے دشمن رکھا ہے پس موسیٰؑ نے اس

وقت جانا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ وقیع عمل اس کی خوشنودی کے خیال سے کسی کے ساتھ محبت اور بغض کرنا ہے۔

(۱۱)، فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر دو بندے خوشنودی خدا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہوں ایک ان کا مشرق میں ہو دوسرا مغرب میں تو روز قیامت خدا ان کو جمع کر دے گا۔

(۱۲)، فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل ایمان راہ خدا میں محبت و بغض کرنا ہے۔

(۱۳)، فرمایا حضرت نے محبت کی علامت ذکر خدا کا دوست رکھنا ہے اور بغض خدا کی علامت ذکر خدا سے بغض رکھنا ہے۔

(۱۴)، انس سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے فی سبیل اللہ محبت کرنا اور بغض رکھنا فریضہ ہے۔

توضیح۔ مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ انسان اپنے ذاتی وسائل کی بنا پر کسی سے محبت یا بغض نہ رکھے بلکہ اس بارہ میں خوشنودی الہی کا خیال رکھتے ہوئے عمل کرے یعنی اس کی محبت یا بغض خالصاً لوجہ اللہ ہونا چاہیے پس جو لوگ اعمال صالحہ بجالاتے ہوں احکام خدا اور رسول پر عمل کرنے والے ہوں۔ دیندار اور نیکوکار ہوں ان سے محبت رکھے اور جو لوگ مرضی الہی کے خلاف کام کرنے والے اور دین سے منہ پھرنے والے ہوں ان سے بغض رکھے چاہے ان کیسے ہی قریب تعلقات ہوں۔

(۸۴) حال مومن

خداوند عالم فرماتا ہے البتہ مبتلا کریں گے ہم تم کو کچھ خوف میں

بھوک میں مالوں جانوں اور اولاد کی کمی میں۔

(۸۵)، فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(۸۶)، فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے خدا نے اپنے دوست کو مصائب کا آماجگاہ بنایا ہے۔

(۸۷)، فرمایا حضرت نے مومن تین حالتوں سے خالی نہیں رہتا بلکہ اکثر یہ تینوں اس پر جمع ہوتی ہیں یا تو اس کے ارکان منزل میں سے کوئی اذیت دے گا یا اس کو طلب حوائج میں کوئی دوسرا ستائے گا یا شیطان اس کو اذیت دے گا۔ اگرچہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر کیوں نہ ہو۔

(۸۸)، فرمایا حضرت نے اگرچہ کوئی مومن سمندر کے اندر کیوں نہ ہو۔ تب بھی خدا شیطان کو اس کے ستانے کی قدرت دے گا۔

(۸۹)، فرمایا جناب رسول خدا نے اگر مومن سوراخ موش میں بھی گھس جائیگا تو خدا اس کے اذیت دینے والے کو وہاں اس پر قدرت دیگا۔

(۹۰)، فرمایا حضرت جو کوئی مومن دنیا میں اس کا اذیت دینے والا اس کے پڑوس میں ہے۔

(۹۱)، فرمایا حضرت نے جب کبھی کوئی مومن یا نبی ہوا ہے یا اب ہے یا ہوگا اس کا ستانے والا اس کا راستہ دار یا پڑوسی رہا ہے۔

(۹۲)، فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن چار خصلتوں سے جدا نہیں ہوتا اول پڑوسی اس کو ستاتا ہے دوسرے شیطان اس کو بہکاتا ہے تیسرے منافق اس کے قدم بقدم چلتا ہے چوتھے مومن اس سے حسد کرتا ہے۔

(۹۳)، فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے مومن خاص طور پر اپنے

اہلیت کے لئے مصیبت اٹھاتا ہے پس اگر اس کے اہلیت نہ ہوں تو پھر سب سے زیادہ قریب والا ہمسایہ اور اس کے بعد اور دور والا۔

(۸۵) آئندہ زمانہ کی پیشین گوئیاں

(۲۴۶)، فرمایا رسول اللہ نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں لوگوں کے چہرے تو آدمیوں کے ہوں گے مگر دل شیطان کے سے وہ کانٹنے والی کھیتوں اور زنبوروں کی طرح لوگوں کا خون بہائیں گے وہ برائیاں کریں گے اور ان سے باز نہ آئیں گے اگر تم ان کا اتباع کرو تو تم کو شک میں ڈال دیں گے اور اگر ان سے بات کرو گے تو تم کو جھٹلائیں گے اگر ان سے چھپو گے تو تمہاری غیبت کریں گے سنت نبوی ان کے لئے بدعت ہو گی اور بدعت سنت قرآن پائے گی حلیم ان میں غاور ہو گا اور غادراں کے درمیان حلیم ہو گا یمن ان میں مستضعف ہو گا اور فاسق ان میں صاحب بزرگی ہو گا۔ ان کے لڑکے شوخ ہوں گے اور ان کی عورتیں چالاک۔ ان کے بڑے نہ امر بالمعروف کریں گے نہ نہی عن المنکر۔ ان سے التجا کرنا رسوائی ہو گی اور ان سے عذر کرنا ذلت ہو گی اور ان سے کسی ایسی چیز کا مانگنا جو ان کے قبضے میں ہو فقر ہو گا ایسے زمانے میں خدا ان کو یا رعل سے محروم کر دیگا اور ان میں سے بدتر لوگوں کو ان پر مسلط فرمایا جائے گا ان کو سخت عذاب میں مبتلا کریں گے۔ ان کے لڑکے اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیں گے۔ ان میں سے نیک بے فح عذاب کے لئے دعا کریں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہو گی۔

(۲۴۵)، فرمایا رسول اللہ نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگوں

کے بطون (سپیٹ) ان کے خدا ہوں گے عورتیں ان کی قبلہ ہوں گی۔ دین ان کا دینا قرار پائیں گے۔ اور متاع دنیا ان کا شرف ہو گا۔ ایمان کا صرف نام رہ جائیگا اور اسلام کی صرف صورت۔ قرآن پڑھیں گے مگر سمجھیں گے نہیں۔ مسجدیں ان کی آباد ہوں گی مگر قلوب ہدایت سے غالی ہوں گے۔ ان کے علماء دنیا کے بدترین لوگوں میں سے ہوں گے۔ اس وقت میں خدا ان کو چار مصیبتوں میں مبتلا کرے گا۔ جو سلطان قحط زماں۔ ظلم احباب اور جو حکام۔ سحابة نے یمن کو تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ بتوں کے پوجنے والے ہوں گے فرمایا ہاں درہم ان کے لئے مثل ایک بت کے ہو گا۔ (۲۴۶)، فرمایا آنحضرت نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ میری امت کے لوگ سجدوں میں صلیب بنا کر سجھیں گے اور اذکار دنیا اور محبت دنیا کریں گے تم ان سے نجاست نہ کرنا اس لئے کہ ان کی حاجت خدا کی طرف نہ ہو گی۔ (۲۴۷)، فرمایا آنحضرت نے ایک زمانہ میری امت پر ایسا آئینہ والا ہے کہ لوگ علماء سے اس طرح بھاگیں گے جس طرح بکری بھیڑ سے بھاگتی ہے۔ خدا ان کو تین بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اول ان کے مال سے برکت اٹھالے گا۔ دوسرے ان پر سلطان ظالم کو مسلط کرے گا۔ تیسرے ان کو دنیا سے بلا ایمان لٹائیگا۔ (۲۴۸)، فرمایا آنحضرت نے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں اپنے دین پر صبر کرنے والے لوگ ایسے مضطرب ہوں گے جیسے چنگیزی ہاتھ میں کھنے والے۔ (۲۴۹)، فرمایا حضرت نے کہ ایک زمانہ میری امت میں ایسا آنے والا ہے۔ کہ میری امت سے امرا ظالم ہوں گے اور رعایا مطامع اور عام لوگ مکار۔ ان کے تجار سوکھانے والے ہوں گے اور ان کی عورتیں دنیا کی زینت سے تعلق رکھیں گی اور ان کے لڑکے ترذیب کی طرف متماثل ہوں گے اس وقت میری امت کی

چاہے تو اس میں داخل نہ ہو پھر جو گناہ چاہے کر۔

(۳۳)، فرمایا جناب رسول خیلنے بڑی غفلتیں تین ہیں۔ غفلت نہ کر خدا سے غفلت صبح کی نماز سے طلوع شمس تک غفلت دینی معاملات میں وقت ترک کرنا۔ (۳۴)، فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ میں تعجب کرتا ہوں اس مخلوق سے کہ جس فقر سے وہ بھاگتا ہے وہ اس کی طرف جلدی آرہا ہے اور اس کے تمول کو مٹانے والا ہے جس کو اس نے طلب کیا ہے پس وہ دنیا میں توفیق کی طرح زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں اغنیاء کا سامنا دیتا ہے اور مجھے تعجب ہے اس منکر سے جو کہ ایک نطفہ تھا اور بکلی کو ایک مردہ ہو گا اور مجھے تعجب ہے اس سے جو خدا میں شک کرتا ہے اور مخلوق خدا کو دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو موت کو بھولا ہوا ہے حالانکہ لوگوں کو مرنے دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہوں اس سے جو آخرت کا انکار کرتا ہے حالانکہ دنیا کو دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہوں اس سے جو دار فناء آباد کرنے والا ہے اور دار بقا کو ترک کرنے والا ہے اور تعجب کرتا ہوں اس سے جو درد کے خوف سے کھانے کے قریب نہیں جاتا اور دوزخ کے خوف سے گناہوں سے نہیں بچتا۔

(۳۵)، فرمایا امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ کسی شہر کی دیوار کے نیچے سے ایک تنخی پانی آگئی ہے پر لکھ تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مجھے تعجب ہے اس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو دوزخ کا یقین رکھتے ہوئے بھی ہنستا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر کہ قصاص و قدر پر یقین رکھتے ہوئے بھی محزون ہوتا ہے اور تعجب ہے اس پر جو دنیا کو آزمانے اور اس کے انقلاب کے دیکھنے کے بعد بھی اس پر اطمینان کرتا ہے۔

بیکساں دبا زاری ہوگی۔ ان کی موتیں صراط مستقیم نہ ہوں گی اور وہ اپنی قبروں میں خیر سے مایوس ہوں گے اور ان کی اعانت کی جائے گی پس ایسے زمانے میں لوگوں کا بھاگ جانا بہ نسبت قیام زیادہ بہتر ہوگا۔ (۳۰)، فرمایا حضرت نے ایک زمانہ میری امت پر ایسا آنیوالا ہے کہ علماء کی شناخت نہ ہوگی مگر عمدہ لباس سے اور قرآن کو لوگ نہ پہنچائیں گے مگر اچھی آواز سے اور خدا کی عبادت نہ کریں گے مگر ماہ رمضان میں ایسے لوگوں پر خدا ایسے بادشاہ کو مسلط کرے گا جس کے پاس نہ علم ہو گا نہ علم نہ رحم۔

(۸۶) مواظط

خداوند عالم فرماتا ہے ذکر خدا مومنوں کو نفع دینے والا ہے۔ (۳۱)، فرمایا حضرت نے تم کو نصیحت کے لئے ذکر موت کافی ہے اور فکر کے لئے ذکر آخرت۔ عبادت کے لئے دُرُوع استغفار کے لئے ترکِ ذنوب دُعا کے لئے نصیحت۔ پس جس میں خصلتیں ہوں گی تو ان میں سے ایک بھی سب سے پہلے زمرہ انبیاء کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کو کافی ہے۔ (۳۲)، حضرت علیؑ ابن الحسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا کہ میں گنہگار ہوں اور اب نصیحت پر صبر نہیں کر سکتا پس اب مجھے وعظ فرمائیے۔

فرمایا پانچ چیزوں کو کر پھر جو گناہ چاہے کئے جا۔ اول رزق خدا کو مت کھا پھر جو گناہ چاہے کر۔ دوسرے ایسی جگہ تلاش کر جہاں خدا تجھ کو نہ دیکھ سکے پھر جو گناہ چاہے کر تیسرے جب تک موت تیری قبضہ روح کو آئے تو اپنے سے فہم کر پھر جو گناہ چاہے کر۔ چوتھے جب رزق دالنا

اور تعجب ہے اس پر جو حساب کا یقین رکھتے ہوئے بھی گناہ کرتا ہے۔
(۷۳۶) فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی
جن میں امت کے اعمال نہ پیش کئے جاتے ہوں۔

(۸۷) دُعا

(سورہ بقرہ) جب میرا بندہ مجھ سے کوئی شے طلب کرتا ہے بس میں اس
کے قریب ہوتا ہوں اور دُعا کرنے والے کی دُعا کو جب وہ مجھے پکار قبول کرتا ہوں
(سورہ مؤمن) تم مجھے پکارو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا جو لوگ میری
عبادت سے تکبر کریں گے میں ان کو عنقریب جہنم میں ذلت کے ساتھ ڈال دوں گا۔
(۷۳۷) فرمایا رسول اللہ نے دُعا مومن کا ہر اختیار ہے خدا ان لوگوں کو
دوست رکھتا ہے جو دعائیں الحاح سے کرنے والے ہیں۔

(۷۳۸) فرمایا حضرت نے دُعا سے زیادہ کوئی شے خدا کے نزدیک بزرگ نہیں۔
(۷۳۹) فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے خدا کے نزدیک دنیا کی سب چیزوں
میں دُعا زیادہ محبوب ہے اور بہترین عبادتوں میں عفاف (پاکدامنی ہے)
پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی مَا يَعْصِيكَمُ رَبِّيَ لَوْ اَدْعَاكُمْ كَمَا يَعْصِيكُمْ
دُعَانِي كَرْتُمْ لَوْ مِيرَ مَجْبُودَ كُوَا سِ كِي كَچھ پروا نہیں۔ پھر حضرت نے یہ دُعا پڑھی
اللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرًا اَعْمَارًا وَخَيْرًا اَعْمَالَ النَّاسِ وَخَيْرًا اَيَّامًا يَوْمَ تَلْقَاكَ
حضرت بعد از رضی ظہر سنی ڈاڑھی ہاتھ میں لے کر اور اپنا بائیں ہاتھ اٹھا کر یہ
دُعا پڑھتے تھے يَا رَبِّ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ قَدِيجَ
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْتَقِ رَقَبَتِي مِنَ النَّاسِ۔

جناب رسول خدا یہ فرمایا کرتے تھے اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ

دُسُوْعِ الْقَدْرِ وَسُوْعِ النَّظْرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْاَدْلَادِ اور
پھر یہ بھی حضرت کی دعا تھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غِنَا بَطْنِیْ
وَفَقْرٍ عَمِیْیِیْ دَهْوِیْ یُزِیْنِیْ وَعَمَلٍ یُّجْوِیْنِیْ وَرَجَاةٍ یُّزِیْنِیْ۔

اور یہ بھی فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مَسْغُوْمِیْنَ یَا مَرْکِ اَسْمٰیْنَ
بِوَعْدِكَ لِیْسَیْنِ مِنْ خَلْقِكَ اَلْمِیْنِ بِكَ مَتَوَحِّشِیْنَ مِنْ غِیْرِكَ
رَاضِیْنَ بِقَضَائِكَ صَابِرِیْنَ عَلٰی بِلَاوِكَ شَاكِرِیْنَ عَلٰی
لَحْمَاتِكَ مُتَكَفِّیْنَ بِذِكْرِكَ فَرِحِیْنَ بِكَتْمِكَ مُنَاجِیْنَ
اِیَّاكَ اَنَا لِلَّیْلِ وَاطْلَافِ النَّهَارِ مُسْتَعِیْدِیْنَ لِلْمَوْتِ مُشْتَاقِیْنَ
اِلَى الْقَائِدِ مُتَخَضِعِیْنَ لِلْكَرَامِیَارِ اَعْمِیْنَ لِلاٰخِرَةِ وَابْتِنَا عَلٰی
رُسُلِكَ دَلِیْلِیْنَ نَاوِمِ الْقِیَامَةِ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

حضرت ابو ذریہ دعا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْاِیْمَانَ بِكَ وَ
الْمُتَّصِدِیْقَ لِنَبِیِّكَ وَالْعَاقِبَةَ مِنْ جَمِیْعِ الْبِلَایَا وَالشُّكْرَ وَالْحَافِیَةَ
وَالنِّعْمَ عَنْ اَشْرِ اَسْمَاءِ النَّاسِ۔

فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے نزول بلا سے پہلے دعا کرو۔

(۸۸) اوقات دُعا

(۷۴۱) فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ پانچ وقتوں میں
باب ہائے آسمان وا ہوتے ہیں۔ بارش کے وقت، اذان کے وقت، زحیف کے
وقت قرامت قرآن کے وقت زوال کے وقت، طلوع شمس کے وقت۔

(۷۴۲) فرمایا حضرت نے تین وقتوں میں انسان کو اپنی حاجت خدا
سے بیان کرنی چاہیے۔ روز جمعہ۔ وقت زوال۔ ہواؤں کے چلتے

وقت آسمان کے دروازے راہو جاتے ہیں اور رحمت خدا نازل ہوتی ہے یارات کی آخری ساعت میں طلوع صبح کے قریب دعا کرنی چاہیے۔

(۴۳) فرمایا حضرت رسول خدا نے اے میرے خدا رحمت نازل کر میری امت پر صبح کے وقت اور حضرت جب بیت الشرف سے برآمد ہوتے تھے تو یہ آیت اِن فی خلق السموات والارض السخ آیت الکبریٰ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُا اور سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ ان سورتوں کے پڑھنے سے دنیا و آخرت کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

(۴۴) اور صحیفہ الرضا میں حضرت علی علیہ السلام یہ خبر ہے کہ جب تم کو کوئی حاجت پیش آئے تو چاہیے کہ اس کی فکر میں روزِ پنجشنبہ وقت صبح نکلو اور گھر سے نکلتے وقت ان سورتوں کو پڑھو جو اوپر مذکور ہیں۔

(۸۸) تاخیر حاجت دعا

(۴۵) فرمایا جناب رسول خدا نے جو کوئی بندہ مسلمان خدا سے دعا کرتا ہے خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے پس یا تو وہ خواہش دنیا ہی میں پوری کرتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ کرتا ہے یا اس کے گناہوں کا کفار بنادیتا ہے۔

(۴۶) امیر المؤمنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ بسا اوقات بندوں کی دعاؤں کے قبول ہونے میں اس وجہ سے بھی تاخیر ہوتی ہے کہ دعا کرنے والوں کو زیادہ بڑا اجر ملے اور خدا اس کی امید سے زیادہ بخش کرے۔

(۴۷) ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا

جو بندہ مومن خدا سے دعا کرتا ہے بشرطیکہ اس کا لعلق قطع رحم یا کسی گناہ سے نہ ہو تو تین صورتیں واقع ہوتی ہیں یا اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے یا آخرت کیلئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے کسی بُرائی کو دور کر دیا جاتا ہے جو اس کی دعا کے برابر ہو۔

(۴۸) حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جب کوئی خدا سے دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے اس کی رفع حاجت میں تاخیر کرو تا کہ اس کو دعا کرنے کا شوق اور زیادہ ہو۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خداوند عالم فرمائے گا کہ اے میرے بندے تو نے مجھ سے ایسی ایسی دعا کی تھی پس میں نے تیرا ثواب زیادہ کرنے کے لئے اس کے قبول کرنے میں تاخیر کی کیونکہ میں تیری آواز کو سننا محبوب رکھتا ہوں اور جب کوئی ایسا بندہ دعا کرتا ہے جس سے خدا کو محبت نہیں ہوتی کہتا ہے اے جبرئیل اس کی دعا کو جلدی پورا کر دے کیونکہ میں اس کی آواز کو سننا نہیں چاہتا۔

توضیح۔ (مترجم) عدم استجاب دعا کے چند سبب ہیں اول سبب دعا سے عدم واقفیت۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ کہ دو آیتیں قرآن میں ایسی ہیں کہ ان کا اثر حجہ پر ظاہر نہیں ہوتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں کہا اول اِدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ فرمایا کیا تیرا یہ خیال ہے کہ خدا خلاف وعدہ کرتا ہے۔

عوض کیا نہیں فرمایا پس چاہئے کہ جو خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے اور طریق دعا کو ملحوظ رکھ کر دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس نے پوچھا طریق دعا کیا ہے فرمایا وقت دعا خدا کی حمد کو پھر اس کی نعمتوں کو یاد کر پھر اس کا شکر ادا کر بعد اس کے محمد و آل محمد

جو اپنی عورت پر ظلم کرے اور وہ اس کے لئے بددعا کرے تیسرے بغیر کسی کو شیش کے خدا سے طلب رزق کرے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک بات دعا کرتے وقت مقتضائے حکمت کے خلاف ہوتی ہے اور بعد دعا کے مصلحت ہو جاتی ہے کیونکہ خداوند عالم کی مصلحتیں باعتبار اوقات و زمانہ کی تبدیلیوں اور تفاوت حالات اشخاص کے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض آیات بعض کی ناسخ ہیں اور بعض شریعتیں بعض کی۔

دفع اشکال۔ کیا وجہ ہے کہ انسوں طلسمات و نقوش وغیرہ بد نسبت اور عیب ما ثورہ کے زیادہ اثر کرنے والے ہیں جتنا چاہیے کہ دنیا عالم اسباب ہے یعنی خداوند عالم نے اپنی حکمت و مصلحت کے اقتضا سے بعض چیزوں کو بعض کا سبب قرار دیا ہے پس جب کوئی سبب و مخلص کے ساتھ پایا جاتا ہے تو اس کا اثر صادر ہوتا ہے خواہ وہ شروع ہو یا نا شروع مثلاً مقاربتہ مرد کی عورت کے ساتھ بعد مائع باعث تولد طفل ہے خواہ یہ مقاربت بہر وجہ نا شروع ہی طرح سرقہ اخذ مال کا سبب ہے اور شیش قطع کا پس خداوند عالم نے حالات بندگان پر نظر کر کے حکم دیا کہ ایک خاص وجہ پر اس جہان فانی میں تصرف کریں اور حد شرع سے تجاوز نہ کریں خواہ وہ موافق دلی تمنا کے اس کا فائدہ حاصل ہو یا نہ ہو۔ یہ ممکن ہے کہ افسوس کسی امر کے حصول کا سبب ہو جائے جیسا کہ ربایا اثر سبب حصول مال کا اور زنا حصول طفل کا ہو سکتا ہے مگر چونکہ خلاف شرع حکم ہے لہذا کوئی عقل مند نفع دنیوی کی وجہ سے خسار ان ابدی اور عقاب سرمدی کو اختیار نہیں کر سکتا۔ بغرض تو ضیع ہم کہتے ہیں کہ دنیا بمنزلہ ایک باغ ہے جو فواک و اشجار وغیرہ سے پر ہے اور اس باغ کے

پر درود بھیج پھر اپنے گناہوں کو یاد کر کے طلب مغفرت کر اس کے بعد اپنا مقصد بیان کر۔

پھر فرمایا دوسری آیت کو کسی ہے عرض کی رہا متفق من شیء فہو بخلفہ دو کچھ تم خرچ کرتے ہو اس کا بدلہ پاتے ہو میں نے خرچ کر کے کبھی بدلہ نہیں پایا۔ حضرت نے فرمایا پس جاننا چاہیے کہ جو کوئی آدمی وجہ حلالی مال بہم پہنچاتا ہے اور اس کو راہ خدا میں صرف کرتا ہے۔ البتہ حق تعالیٰ اس کا عوض دے دیتا ہے۔

دوسرا سبب عدم استجاب دعا کا یہ ہے کہ جو مطلب کوئی بندہ خدا سے چاہتا ہے وہ علم الہی میں اس بندے کے لئے فساد کا سبب ہوتا ہے چونکہ بندہ عدم علم کی وجہ سے انجام امور کو بخیر و خوبی نہیں سمجھتا اس لئے خدا سے دعا کرتا ہے پس حکیم مطلق اپنے علم و حکمت کے اقتضائے اس کی حاجت کو پورا نہیں کرتا جیسا کہ مضمون آیت سے ظاہر ہوتا ہے عسی ان نکوھوا شیئا وھو خیر لکم واللہ یعلم و انتم لا تعلمون۔ بندہ کا حال اس بارے میں مثل اس بیمار کے ہے جو عقل و علم سے بہرہ نہ رکھتا ہو اور ایک حاذق حکیم کی طرف رجوع کر کے اس سے لذت و غنائی کھانے کی التجا کرے اور حکیم اس کی حالت پر نظر کر کے اجازت نہ دے۔ تیسرا سبب تاخیر استجاب دعا کا زیادتی صلاح و پرہیزگاری ہے یعنی جب خدا اپنے کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کی مناجات کو مستجاب کرے جیسا کہ حدیث سابقہ میں گزرا۔

منقول ہے کہ تین شخصوں کی دعا قبول نہیں ہوتی اول وہ کہ خدا نے اسے روزی عطا فرمائی ہو اور وہ اسے غیر راہ میں صرف کرے دوسرے

مالک نے اپنے غلاموں سے کہہ دیا ہے کہ جب تم کو اس باغ کے میوؤں کی ضرورت ہو تو مجھ سے عرض کرو۔ اگر مصلحت جانوں گا تو تمہاری ضرورت پوری کر دوں گا۔ اگر کوئی مفسدہ ہوگا تو پورا نہ کروں گا لیکن عیوض میں اس کے دو چندانعام دوں گا لیکن اگر بدوں میری اجازت کے شتق ہو گئے تو بالفعل کچھ مدت کے لئے تم سے اس بارے میں مواخذہ نہ کروں گا البتہ اس مدت کے گزر جانے کے بعد طرح طرح کے غذاؤں میں مبتلا کروں گا پس سوائے ان لوگوں پر جو اپنے آقا کے حکم کے خلاف کریں اور اس باغ سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور کوئی خلاف نہ کرے گا۔

(۸۹) انگشتی عقیق

(۵۰)، ابن عباس سے مروی ہے کہ جبریل امین رسول اللہ پر نازل ہوئے اور کہا اے محمد خداوند عالم نے بعد سلام فرمایا ہے کہ اپنے داہنے ہاتھ میں عقیق کے نگین کی انگشتی پہنو اور اپنے ابن عم سے کہو کہ وہ بھی ایسی ہی انگشتی پہنیں عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ عقیق کیا ہے فرمایا وہ مین کا ایک پیڑ ہے جس کے وحدانیت خدا اور میری نبوت اور تمہاری اولاد کی امامت اور تمہارے شیعوں کے جنتی اور دشمنوں کے دوزخی ہونے کا اقرار کیا ہے۔

(۵۱)، فرمایا رسول اللہ نے عقیق کی انگٹھی پہنوجب تک وہ ہاتھ میں رہے گی فقر کو دور کرے گی اور داہنا ہاتھ زمین کے لئے زیادہ نفع دے گا۔ (۵۲)، فرمایا رسول اللہ نے عقیق کی انگٹھی پہنوجب تک وہ ہاتھ

میں رہے گی کثرت غم سے نجات ملے گی۔

(۵۳)، فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص مال و اولاد اور رزق میں زیادتی چاہتا ہے اس کو انگٹھی پہنی چاہیے جس پر ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کندہ ہو۔

(۵۴)، امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات کو حضرت عیسیٰ ابن مریم کو خواب میں دیکھا اور کہا اے روح اللہ میں کشتی پر نقش کرانا چاہتا ہوں پس کیا نقش کندہ کروں۔ کہا لا الہ الا اللہ اللہ الحق البین کہ یہ غم دور کرتا ہے اور مروی ہے کہ عقیق کی انگٹھی پہن کر دو رکعت نماز پڑھنا افضل ہے ہزار ایسی رکعتوں سے جو بغیر اس کی انگٹھی پہنے ادا کی ہوں۔

(۵۵)، حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جو آدمی عقیق کی انگٹھی پہنے گا وہ محتاج نہ ہوگا۔

(۵۶)، بیان کیا عبد الرحمن نے ایک روز حاکم شہر آل ابو طالب کی طرف بمقصد سزا دینے کے روانہ ہوا اتفاقاً وہ حضرت عبد اللہ کی طرف سے گزرا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے پیچھے عقیق کی انگٹھی پہن کر جاؤں گے ایسا ہی کیا پس اس سے کوئی امر مکروہ سرزد نہ ہوا۔

(۵۷)، حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ ایک شخص مجبور (حبس) کوڑے لگائے گئے تھے حضرت کی طرف سے گزرا۔ آپ نے فرمایا اس کے پاس عقیق کی انگٹھی ہوتی تو یہ سزا نہ پاتا۔

(۵۸)، فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے عقیق حزر ہے سفر میں (۵۹)، فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے عقیق کی انگٹھی پہن

زیادہ پسندیدہ ہے تیسرے فیروزہ کی وہ باعث تفریح مومنین و مومنات ہے اور بصیر کو قوی کرنے والا اور سینہ کو کھولنے والا اور دل میں زیادہ قوت دینے والا ہے چوتھے جہاد میں اہل شرک کے شر کو دور کرنے والی ہے اور سرکش جنوں کو دغ کرنے والی ہے پانچویں سفید زکورہ (ایک قسم کا پتھر ہے جو جنگاری کی طرح چمکنے والا ہے) کسی نے پوچھا یا مولا اس کا کیا مرتبہ ہے فرمایا جو اس کو پہن کر اس کی طرف دیکھے گا خداوند عالم ہر نظر میں بنین و صالحین کی زیارت کا اجر عطا فرمائے گا اگر ہمارے شیعوں پر خدا کی رحمت نہ ہوتی تو اس کا نگینہ کسی قیمت پر ڈھونڈے نہ ملتا مگر خدا نے اس کو اتنا سستا کر دیا کہ غنی اور فقیر سب پہنیں۔

(۶۶) فرمایا حضرت عبداللہ نے جس کے ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہوگی وہ محتاج نہ ہوگا۔

(۶۷) علی ابن ہریرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ ابن جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی جس کے فیروزہ کی نگین پر اللہ الملک نقش تھا۔ میں اس کی طرف غور سے دیکھنے لگا فرمایا کیا تم ایسے پتھر کو دیکھتے ہو جو جبریلؑ نے رسول اللہ کو ہدیہ دیا تھا اور رسول اللہؐ نے علیؑ کو بخش دیا تھا شاید تم اس کا نام جانتے ہوں گے میں نے عرض کیا فیروزہ ہے۔ فرمایا ہاں یہ اس کا نام فارسی زبان میں ہے مگر عربی میں اس کو ظفر کہتے ہیں۔

(۶۸) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جزع یا بنی کی انگوٹھی پہنو وہ سرکش شیطانوں کے کلجے کا ٹٹے والی ہے۔

(۶۹) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا قوت کی انگوٹھی

تمہارے لئے باعث برکت ہوگی اور تم بلا سے امن میں رہو گے۔ فرمایا حضرت نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے شکایت کی کہ لوگوں نے اُسے راستے میں وٹ لیا فرمایا اگر تم عقیق کی انگوٹھی پہنے ہو تو وہ ہر بُرائی سے تم کو بچاتی۔

(۷۰) فرمایا حضرت ابو جعفرؑ نے عقیق کی انگوٹھی پہنوجب تک وہ تمہارے ہاتھ میں رہے گی نیکیاں تمہاری طرف آنے کا انتظار کریں گی اور خدا کی طرف سے حفاظت ہوگی۔

(۷۱) حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنی انگشتی کا نگین عقیق کا رکھتا ہو اور اس پر محمد بنی و علیؑ ولی کندہ کرائے وہ بُری موت سے محفوظ رہے گا اور فطری موت مے گا۔

(۷۲) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی ہاتھ خدا کی طرف اس ہاتھ سے زیادہ محبوب نہیں اٹھایا گیا جس میں عقیق کی انگشتی ہو۔

(۷۳) فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے جس نے عقیق پہن کر میر قرعہ مارا اس کو اچھا حصہ ملا۔

(۷۴) فرمایا جناب امام حسن علیہ السلام نے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے طور سینا پر خدا سے کلام کیا اور نور رب زین پر پڑا تو خدا نے اس سے عقیق کو خلق فرمایا اور یہ قسم کھائی کہ جس کے ہاتھ میں عقیق ہوگا اس کو عذاب نار نہ دوں گا اگر وہ علیؑ کو دوست رکھتا ہوگا۔

(۷۵) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو چاہیے کہ پانچ قسم کی انگشتیاں پہنے اول یا قوت کی وہ اخروا اتم یعنی سب انگشتیوں سے بہتر ہے۔ دوسرے عقیق کی کہ وہ خدا اور ہمارے نزدیک

پہنو کہ وہ فقر کو دور کرتی ہے۔

(۷۰) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کس قدر اچھا ہے نگینہ بلو کا۔
(۷۱) فرمایا حضرت نے جس نے اپنی انگوٹھی کے نگینہ پر ماشا اللہ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَاسْتَغْفِرِ اللہَ کَندہ کر یا وہ فقر سے امان
میں رہا۔

(۹۰) ضیافت کی فضیلت

(۷۲) فرمایا جناب رسول خدا نے جب تک میری امت امانت کو
دوست رکھے گی جسیرام سے بچے گی اور ہمانداری کرے گی۔ نمازوں کو
قائم کرے گی خیر اس میں رہے گی اور حیب ان امور کو ترک کرے گی تو قحط
کی بلا سے مبتلا ہوگی۔

(۷۳) فرمایا رسول اللہ نے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لایا اس کو
ہمان کا کرام کرنا چاہیے۔

ضیافت تین دن اور تین رات ہوتی ہے۔ اگر اس سے زیادہ ہو
تو صدقہ ہے مگر ایک دن اور ایک رات سے زیادہ نہ ہو۔ جب کوئی
کسی مسلم کا ہمان ہو تو اس کو کوئی ایسی حرکت نہ کرنی چاہئے جس سے
اس کا میزبان بد دل و بے آرام ہو اور دق ہو کر اسے نکال دے۔

(۷۴) فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو آدمی ہمان کے قدم
کی چاپ کو سن کر خوش ہو گا خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ اگرچہ
ما بین زمین و آسمان ان سے پر ہوں۔

(۷۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمان کا ہمانا

(۷۶) فرمایا رسول خدا نے جب خدا کسی قوم کو نبی بھیجے گا ارادہ
کرتا ہے تو ان کی طرف ایک ہدیہ بھیجتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ
وہ ہدیہ کیا ہے فرمایا ہمان اپنا رزق لے کر اس کے یہاں نازل ہوتا ہے
اور حیب جاتا ہے تو اپنے میزبان کے تمام گھر والوں کے گناہ دور
کر دیتا ہے۔

(۷۷) فرمایا رسول اللہ نے ایک رات ہمان کرنا ہر مسلم پر واجب
ہے صبح کو چاہیے اسے رکھے یا رخصت کر دے جس گھر میں ہمان داخل
نہیں ہوتا اس میں ملائکہ بھی داخل نہیں ہوتے۔

(۷۸) ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا کہ کیا ماں میں زکوٰۃ کے
سوا اور بھی کچھ حق ہے۔ فرمایا ہاں۔ مسلمان کو چاہیے کہ جب کوئی بھوکا
سوال کرے تو اسے کھانا کھلائے جب پرہیزگار مانگے تو اسے لباس
پہنائے اس نے کہا یہ ڈر رہتا ہے کہ وہ شاید جھوٹ بولتا ہو۔ فرمایا
یہ بھی تو خوف خدا ہونا چاہیے کہ وہ سچ بولتا ہو۔

(۹۱) بغیر حاجت سوال کرنا

(۷۹) فرمایا رسول اللہ نے جس کے پاس تین دن کا کھانا ہو
اور وہ لوگوں سے سوال کرے تو خدا روز قیامت اسے اس طرح محسوس
کریگا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا۔

(۸۰) فرمایا رسول اللہ نے جو اپنے پر سوال کا دروازہ کھولے گا
خدا اس پر سرد دروازے نصر و کھول دے گا۔

(۸۱) فرمایا رسول اللہ نے بے ضرورت سوال کرنا سخت فقیر

اور پریشان کن قرض میں مبتلا کرنا ہے۔
(۸۲) فرمایا حضرت نے جو شخص سوال سے رکاوہ گناہوں بچا۔
(۸۳) فرمایا حضرت نے جس نے یا وجود متمول سوال کیا وہ
دوسریا در دلبطن مبتلا ہو گا۔

(۹۲) حق سائل

(سورۃ سئل سائل) وہ لوگ ہیں جن کے اموال میں سائل
محروم کا حق ہے۔
(۸۴) فرمایا رسول اللہ نے کہ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے
پر آئے۔

(۸۵) منقل آل رسول میں ہے کہ ایک اعراجی امام حسین علیہ السلام
کے پاس آیا اور کہا ابن رسول اللہ میں ایک دیت کامل کا ضامن
ہوں اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہیں رہنا لہذا میں نے اپنے ولی
میں یہ خیال کیا ہے کہ اکرم الناس سے سوال کروں گا پس میں نے اہل بیت
سے زیادہ اکرم کسی کو نہیں پایا۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے
اعرابی میں تجھ سے تین سوال کرتا ہوں اگر تو نے ان میں سے ایک کا جواب
دیا تو تہائی مال دوں گا اور اگر دو کا جواب دیا تو دو تہائی اور اگر سب کا
جواب دیا تو کل مال عطا کروں گا۔ اعرابی نے کہا یا ابن رسول اللہ
آپ جیسا شخص مجھ سے سوال کرے۔ آپ اہلبیت علم و شرف سے ہیں۔
امام علیہ السلام نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ نیکی بقدر
معرفت ہوتی ہے اعرابی نے کہا اچھا پھر آپ کا جو دل چاہے دریافت

فرمائیے اگر ہوسکا تو جواب دوں گا ورنہ آپ سے دریافت کروں گا۔ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ امام علیہ السلام نے فرمایا بتاؤ کونسا عمل سب سے
افضل ہے۔ عرض کیا ایمان۔ پوچھا ہمسک سے نجات دینے والی کیا چیز
سے عرض کیا خدا پر بھروسہ کرنا۔ پوچھا مرد کی زینت کیا ہے اعرابی نے
عرض کیا علم اور اس کے ساتھ حلم۔ فرمایا اگر یہ نہ ہو تو عرض کیا مال مع
مروت ہونا چاہیے۔ فرمایا اگر یہ بھی نہ ہو عرض کیا فقر مع صبر ہونا چاہیے
فرمایا اگر یہ بھی نہ ہو۔ عرض کیا پس صاعقہ آسمان سے نازل ہونا چاہیے
تاکہ اسے جلادے کیونکہ وہ اسی کا سزا دار ہے۔ یہ سن کر حضرت ہنس پڑے
اور ایک ہزار دینار کا صرہ اس کو عطا فرمایا اور اس کے علاوہ ایک
انگشتی دی جس کے نیگینہ کی قیمت دس سو درہم تھی اور فرمایا اے اعرابی
یہ دینار تو اپنے قرض خواہوں کو دینا اور اس انگشتی کو اپنے نفقہ میں خرچ
کرنا۔ اعرابی نے اس کو لے کر کہا اللہ یَعْلَمَ حَيْثُ يَجْعَلُ رِيسًا لَّنَا
(۸۶) ایک شخص حضرت امیر المومنین کے پاس آیا اور کہا میں آپ
سے چار مسئلے دریافت کرتا ہوں۔ فرمایا دریافت کر دو چار کیا چاہیں ہیں۔
اس نے کہا صعب کیا ہے اور ا صعب کیا ہے؟ قریب کیا ہے اور اقرب
کیا ہے؟ عجب کیا ہے اور اعجب کیا ہے؟ اور دا جب کیا ہے؟ اور
اوجب کیا ہے؟ فرمایا حضرت نے صعب فوت ثواب ہے قریب ہر آنے
والی شے ہے اور اقرب موت ہے عجب دنیا ہے اور اعجب اس سے ہماری
غفلت ہے۔ واجب توبہ ہے اور ترک ذنوب واجب ہے۔

(۸۷) ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ
میں سات سو فرسخ سے چل کر آیا ہوں تاکہ سات کلمات کے متعلق آپ سے۔

سوال کروں۔ فرمایا جو دل چاہے دریافت کرو۔ اس نے کہا کون شے آسمان سے بڑی ہے کون شے زمین سے وسیع ہے۔ کون شے یتیم سے زیادہ کمزور ہے۔ کون شے آگ سے زیادہ جلانے والی ہے۔ کون شے زمہریر سے زیادہ سرد ہے۔ کون شے بحر سے زیادہ غنی ہے۔ کون شے پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ حضرت نے فرمایا کسی شخص پر بہتان لگانا آسمان سے بھی زیادہ بڑا ہے اور حق زمین سے زیادہ وسیع ہے اور خلیجوں کی جھلی یتیم سے زیادہ کمزور ہے اور حرص آگ سے زیادہ جلانے والی ہے اور خیل کے سامنے حاجت لے جانا زمہریر سے زیادہ سرد ہے اور بدن قانع بحر سے زیادہ غنی ہے اور قلب کا فرشتہ زیادہ سخت ہے۔

(۸۸)، ایک اعرابی نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا یا علیؑ تین بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ علت نفس، علت فقر، علت جبل۔ فرمایا علت نفس کو طبیب پریش کر اور علت جبل کو عالم نے سامنے اور علت فقر کا علاج مرد کریم سے کر۔ اعرابی نے کہا اے امیر المومنین آپ کریم بھی ہیں اور عالم بھی ہیں اور طبیب بھی۔

حضرت نے حکم دیا کہ بیت المال سے اسے تین ہزار درہم دیدیے جائیں اور فرمایا کہ ایک ہزار علت نفس میں خرچ کر اور ایک ہزار علت جبل اور ایک ہزار علت فقر پر۔

(۹۳) زو سائل

(سوماء والضحیٰ) بیکن سائل کو بھڑکومت۔

(۸۹)، فرمایا رسولؐ نے سائل کو بغیر دیے لوٹاؤ مت اگرچہ بچری کا جلا ہوا ایک کھر کیوں نہ ہو۔

(۹۰)، فرمایا حضرت نے سائل کو نہ نہ کرو اور کچھ ضرور دو اگرچہ نصف چھوڑا رہی کیوں نہ ہو۔

(۹۲) حق ہمسایہ

(۹۱)، فرمایا رسول اللہؐ نے ہمسایہ کے تین حق ہیں حق جوار۔ حق قرابت۔ حق اسلام۔ ایک روایت ہے کہ چالیس ہاتھ تک ہمسایہ میں شمار ہے۔

(۹۵) کسب حلال

فرمایا خداوند عالم نے پاک مال کھاؤ اور اعمال صالح بجالاؤ۔ (۹۲)، فرمایا رسول اللہؐ نے طلب حلال فرض ہے ہر مسلم اور مسلمان پر۔ (۹۳)، فرمایا حضرت نے جو طلب حلال کر کے سویا اس کے گناہ سونے سے پہلے بخش دیئے گئے۔

(۹۴)، فرمایا حضرت نے عبادت کے جزو ہیں ان میں اول طلب حلال ہے۔

(۹۵)، فرمایا حضرت نے عبادت کے جزو ہیں ان میں سے اول طلب حلال کے متعلق ہیں۔

(۹۶)، ابن عباس سے مروی ہے کہ جب رسول اللہؐ کسی شخص کو دیکھ کر متعجب ہوتے تو فرماتے کہ یہ کیا پیشہ کرتا ہے اگر لوگ کہتے کہ کچھ بھی نہیں کرتا تو فرماتے اس کی وقعت میری نظر سے گر گئی لوگ پوچھتے کیوں؟ فرماتے اس لئے کہ جب کوئی مومن کسی پیشہ کو اختیار نہیں کرتا تو اس کی گزرتی پر پوجانی ہے۔

(۹۷) فرمایا حضرت نے جس نے اپنے زور بازو سے کہا کہ کھایا وہ پل صراط پر سے برق خاٹف کی طرح گزر جائے گا۔

(۹۸) فرمایا حضرت نے جس نے اپنے زور بازو سے روزی حلال کما لی اس کے لئے جنت کے دروازے کھل گئے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۹۹) فرمایا حضرت نے جو اپنے بازو سے کہا کہ کھاتا ہے خدا اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور کبھی اس کو عذاب نہ دیگا۔

(۱۰۰) فرمایا حضرت نے اپنے بازو سے کہا کہ کھایا وہ روز قیامت انبیاء میں شمار ہوگا اور انبیاء کا ثواب پائے گا۔

(۱۰۱) فرمایا حضرت نے جس نے دنیا کو حلال طریقے سے کمایا اور کسی سے سوال نہ کیا اور اپنے ہمسایہ پر اظہار شفقت کیا تو روز قیامت خدا اس کا چہرہ مثل چودھویں رات کے چاند کے روشن کر دے گا۔

(۹۶) دیہات

(سورۃ الحج) بہت سے گاؤں والے ہم نے ہلاک کر دیئے کیونکہ وہ ظالم تھے اب گاؤں خالی پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے کنویں بیکار ہیں اور مضبوط قصر گرے ہوئے ہیں۔

(۱۰۲) فرمایا رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے یا علی گاؤں میں مت رہو کیونکہ وہاں کے بوڑھے جاہل ہوتے ہیں اور جوان شریر اور عورتیں بے حیا۔ عالم ان کے درمیان ایسا ہوتا ہے جیسے کتوں کے درمیان مردار۔

(۱۰۳) فرمایا حضرت نے جو دین خدا میں تورع اختیار نہیں کرتا خدا اس کو تین حالتوں میں مبتلا کرتا ہے یا تو اس کو جوان مارتا ہے یا بادشاہ

کی خدمت میں رکھتا ہے یا دیہات میں ساکن کرتا ہے۔

(۱۰۴) فرمایا حضرت نے دو باتیں شہروں میں ہیں۔۔۔۔۔ اور دو باتیں دیہات میں ہر شہر میں علم اور ظلم اور دیہات میں جہل اور

عداوت ہے لیکن کبھی ظلم دیہات میں چلا جاتا ہے اور عداوت شہر میں آجاتی ہے پس شہر میں علم و عداوت جمع ہو جاتی ہے اور دیہات میں جہل و ظلم۔

(۱۰۵) فرمایا حضرت نے چھ آدمی چھ باتوں کی وجہ سے بے حساب جہنم میں داخل ہوں گے۔ امر اور ظلم کی وجہ سے۔ عورت حبیب کی بنا پر۔ کسان کبر سے۔ تاجر خیانت سے۔ دیہاتی جہالت سے۔ علماء حد سے۔

(۹۷) اکرام و اولاد نبی صلعم

(۱۰۶) فرمایا رسول اللہ نے جس نے میری ذریت کی اعانت اپنے ہاتھ پاؤں زبان اور مال سے کی وہ میری شفاعت کا حقدار ہوگا۔

(۱۰۷) فرمایا حضرت نے چار آدمی میری شفاعت روز قیامت حاصل کریں گے اگرچہ دنیا بھیکے گناہ ان کے سر پر ہوں اول میری

ذریت کا اکرام کرنے والا۔ دوسرے ان کی حاجتوں کو پورا کرنے والا۔ تیسرے وقت اضطراب ان کے لئے کوشش کرنے والا۔ چوتھے قلب اور

زبان سے ان سے محبت کرنے والا۔

(۱۰۸) فرمایا حضرت نے میری اولاد کا اکرام کرو اور میرا جابک اچھا جانو۔

(۱۰۹) فرمایا حضرت نے میری اولاد صالح کا تعلق خدا سے ہے

اور اولاد طالح (غیر صالح) کا مجھ سے۔

(۱۱۰) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اولاد علیؑ سے بہت

یا رسول اللہؐ یہ تو فرمائیے ایسا کب ہوگا۔ فرمایا اے سلطان جب تمہارے علماء
مکرم ہو جائیں گے اور قرار دنیا سے اٹھ جائیں گے۔ تم زکوٰۃ دینا بند کر دو گے۔
منکرات کو ظاہر کر دو گے۔ تمہاری آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گی اور دنیا
کو اپنے سروں کے اوپر اٹھاؤ گے اور علم کو اپنے قدموں سے پامال کر دو گے۔
بھوٹ تمہاری بات ہوگی۔ غیبت تمہاری تفریح ہوگی۔ تمہارے بڑے
چھوٹوں پر رحم نہ کریں گے۔ تمہارے چھوٹے بڑوں کی عزت نہ کریں گے۔
ایسے وقت میں تم پر لعنت نازل ہوگی اور خوف تمہارے درمیان پھیل
جائیگا۔ دین تمہارے درمیان محض باتیں ہی باتیں ہوگا جب یہ خصلتیں تم میں پیدا
ہو جائیں تو عذاب الہی کی توقع کرو۔ یا تو سرخ آندھی آئے گی یا لوگ مسخ
ہو جائیں یا آسمان سے پتھر برسیں گے اور اس کی تصدیق کلام خدا سے
ہوتی ہے قل ھو القادر علی ان یتبعن علیکم عذابا من
تحت اس جلیکم۔

یہ سن کر صحابہ کی ایک جماعت کھڑی ہوئی عرض کیا یا رسول اللہؐ
تو فرمائیے ایسا کب ہوگا فرمایا جب لوگ نمازیں تاخیر کریں گے خواہشوں
کا اتباع کریں گے۔ قہوہ سپیں گے۔ ماں باپ کو گالیاں دیں گے جرم
کو غنیمت سمجھیں گے زکوٰۃ کو تاوان جانیں گے۔ مرد اپنی عورتوں کی اطاعت
کریں گے۔ اپنے ہمراہیوں پر ظلم کریں گے۔ بزرگوں سے رحم جاتا رہے گا۔
چھوٹوں کی حیا کم ہو جائیگی اور لوگ بڑے بڑے مضبوط اور پائیدار مکان
بنوائیں گے اپنے غلاموں اور کینزوں پر ظلم کریں گے۔ خواہش نفسانی
کی بنا پر گواہ لائیں گے ظالم کے ساتھ فیصلہ کریں گے۔ وفا کم ہو جائیگی
زنا زیادہ ہوگا۔ لڑکے اپنے والدین کو گالیاں دیں گے۔ بھائی بھائی

زیادہ خلط ملط نہ کرو ورنہ ان کی مخالفت سب کی دشمنی کا سبب ہوگی بلکہ
ان کے ساتھ دلی محبت کرو تاکہ بعد میں تمہاری محبت قائم رہے۔
توضیح۔ مطلب حدیث آخر کا یہ ہے کہ اگر ان سے زیادہ خلط
ملط رکھو گے تو ان کی عزت و عظمت تمہارے دلوں سے زائل ہو جائے
گی بلکہ کیا بعید ہے کہ رات دن کی دشمنی بغض و نزاع کی طرف منجر ہو جائے

(۹۸) فتنہ عظیمہ کی پیشگوئی

(۸۱۱) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع میں
رسول اللہ کے ساتھ تھا جب حضرت مناسک حج سے فارغ ہوئے
اور خانہ کعبہ کے بیرونی دروازے پر آئے تو آپ نے اس کی زنجیر کو
پکڑ کر باواز بلند تداویٰ ایھا الناس یہ سننے ہی تمام اہل مسجد
اور اہل شوق جمع ہو گئے۔ حضرت نے فرمایا میری بات سنو کہ آج میں
تم سے وہ بات کرنے والا ہوں جو میرے بعد ہونے والی ہے جو لوگ اس
وقت موجود ہیں ان کو چاہئے کہ غائبین تک اس کو پہنچا دیں۔ پھر حضرت
اس قدر رونے لگے کہ آپ کے رونے سے تمام مجمع رو پڑا۔ جب گریہ کم ہوا تو آپ نے
فرمایا ایھا الناس خدا تم پر رحم کرے۔ آج تمہاری مثال اس پتے کی کسی
ہے جس کا کانٹا نہ ہو اور یہ حالت ۴۰ برس رہے گی۔ اس کے بعد کانٹے بغیر
پتوں کے ہوں گے یہاں تک کہ اس وقت کے بادشاہ ظالم ہوں گے اور غنی
بخیل عالم مال کی طرف راغب ہوں گے اور فقیر چھوٹے ہوں گے، بوڑھے
بدکار اور بچے کم حیا والے اور عورتیں خوبصورت و مغرور اس کے بعد
حضرت پھر رونے لپس سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا

حسد کریگا شمر کا، باہم خیانت کریں گے۔ مرد عورتوں کے لباس کو اپنی زینت قرار دیں گے عورتوں سے حیا کی نقاب اٹھ جائے گی۔ کبریاستہ آہستہ ان کے دلوں میں اس طرح سرایت کر جائے گا جیسے زہر بدن میں اس وقت احسان کم ہو جائے گا جراثیم ظاہر ہوں گے۔

بزرگیاں ذلیل سمجھی جائیں گی۔ لوگ مال کے ساتھ مدح کے طلبگار ہوں گے دنیا کے لہو و لعب میں پڑ کر آخرت سے بے پروا ہو جائیں گے۔ پرہیزگاری کم ہو جائیگی طمع زیادہ ہو جائیگی۔ ہرج مرج کی کثرت ہوگی۔ مومن ذلیل۔ منافق عزیز۔ مسجدیں اذان سے معمور ہوں گی۔ منکر دل ایمان سے خالی ہوں گے۔ قرآن کو سبک سمجھا جائیگا۔ پس اس وقت تم ان کے چہرے آدمیوں کے دیکھو گے اور قلوب شیاطین کے۔ ان کے کلام شہد سے زیادہ شیریں اور دل خنطل سے زیادہ کڑوے۔ وہ حقیقت بھیڑیے ہوں گے انسانی لباس میں چھپے ہوئے ہر روز خداوند عالم کہے گا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ پھر فرمایا کیا قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اگر تم مینا، نہ ہوتے جو میری عبادت خلوص سے کرتے ہیں تو میں ایک طرفۃ العین کے لئے کسی کو معصیت کی ہمت نہ دیتا اور اگر میرے پرہیزگار بندوں کی پرہیزگاری نہ ہوتی تو آسمان سے ایک قطرہ نہ برستانہ درخت سے ایک پتہ اگتا۔

تعجب ہے اس قوم کے اوپر جن کا معبود ان کے اموال ہیں۔ ان کی آرزوئیں طولانی ہیں اور عمریں کم ہیں وہ اپنے مولا کی مجاورت تو کھتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ اس آرزو کو وہ نہیں پہنچ سکے مگر عمل کے ساتھ عمل تمام نہیں ہو سکتا مگر عقل کے ساتھ۔

(۱۲)، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ستائیسہ ہیں ظلم اور قتل ہوگا اور ستائیسہ ہیں دنیا ظلم و جور سے بھر جائیگی اس کے بعد علماء کی موت واقع ہوگی اور ایک کے بعد دوسرا باقی نہ رہے گا اور ستائیسہ ہیں دریا کے فزات کا پانی کم ہو جائیگا تا انیکہ لوگ ان کے کناروں پر کھیتیاں کریں گے ستائیسہ مہماندوں کی برابر آسمان سے پتھر برسیں گے جن سے بھائو و دندے مرجائیں ستائیسہ میں درندے ان پر مسلط ہوں گے ستائیسہ میں سورج گرہن ہوگا آدھے جن اور آدمی جائیں گے ستائیسہ میں مومن سے مومن پیدا نہ ہوگا۔ ستائیسہ میں عورتیں مثل چو پاؤں کے ہو جائیں گی۔

ستائیسہ میں دابۃ الارض جناب امیر علیہ السلام کے ناموں میں سے ایک نام ہے) ظاہر ہوگا اور اس کے ساتھ عصائے آدم اور خاتم سلیمان ہوگی ستائیسہ میں سورج سیاہ اور تاریک نکلے گا اور ایک خبر یہ ہے کہ ستائیسہ میں ایک عورت نکلے گی جس کو سحیدہ کہتے ہیں اس کی ڈاڑھی اور مونچھیں مثل مردوں کے ہوں گی وہ مقام صحید (مصر کا ایک شہر ہے) سے دو لاکھ گھوڑے لے کر عراق کی طرف آئے گی (یہ قصہ طولانی ہے)

اور ستائیسہ میں روم سے ایک شخص ظاہر ہوگا جس کو مرید کہیں گے اور ستائیسہ میں انتظار یہ ظاہر ہوگا وہ ایک جھنڈا ہوگا بہت سے جھنڈوں کے ساتھ ہر صلیب کے نیچے ایک ہزار فرنگی اور نصرانی سوار ہوں گے (یہ قصہ بھی طولانی ہے) اور اسی زمانے میں ایک آدمی مکہ سے نکلے گا جس کا نام سفیان بن حرب ہوگا۔ اور ایک دوسری خبر یہ ہے کہ اس کے خروج کے وقت ظہور قائم آل محمد ہوگا۔ اور اس وقت آٹھ مہینے سے نہ دن کم ہوگا نہ زیادہ اور بروایت کئی بن جنیس حضرت عبداللہ سے مروی ہے

کرسفیان کا معاملہ ایک ضروری امر ہے اور اس کا خروج رجب میں ہوگا۔
توضیح: منہ کے تحت میں ظہور قائم آل محمد کا ذکر غالباً کاتب
کا سہو ہے درمیان کی کچھ عبادت چھوٹ گئی ہے کیونکہ کسی اور حدیث سے اس
کی تائید نہیں ہوتی۔ مذکورہ حدیث لائق اعتماد نہیں۔

(۹۹) سوال بحق محمد و آل محمد

(۸۱۳) ابو جعفر سے مروی ہے کہ ایک بندہ شریف دوزخ
میں رہا اور ایک خلیفہ ستر سال کا زمانہ ہے پس اس نے خدا سے بحق محمد و
آل محمد علیہم السلام رحمت کا سوال کیا۔ خدا نے جبریلؑ کو وحی کی کہ میرے بندہ
کے پاس جا اور اس کو دوزخ سے نکال دے۔ جبریلؑ نے عرض کی خدا و غلامین
آگ میں کیونکر جاؤں۔ فرمایا کہ میں نے آگ کو حکم دے دیا کہ وہ تیرے لئے سرد
ہو جائے عرض کی پروردگار وہ تیرا بندہ کہاں ہے۔ فرمایا کہ میں نے (ایک آدمی
سے اور بردائے ایک عظیم الشان چٹان ہے ساتویں زمین کے نیچے پس جبریلؑ
یہ سن کر وہاں گئے اور اس بندہ کو نکالا۔ خدا نے اس سے فرمایا میرے بندے
کتنے دن نار میں رہا اس نے عرض کیا کہ میں شمار نہیں کر سکا۔ خدا نے فرمایا تم
سے مجھے اپنی عزت کی اگر تو اس واسطے سے سوال نہ کرتا تو میں تجھے ایک طولانی
زمانے تک نار ہی میں رکھتا مگر میں نے اپنے نفس پر واجب کر لیا ہے کہ
کہ جو بندہ مجھ سے بحق محمد و آل محمد علیہم السلام سوال کرے گیائیں اس
کو بخش دوں گا۔

(۱۰۰) دشمنان آل محمد علیہم السلام

(۸۱۴) امام محمد باقر علیہ السلام نے تفسیر و یوم القیامۃ تری الذین

کذبوا علی اللہ و جوہم مسودہ میں فرمایا کہ جو باوجود امام نہ ہونے کے آپ
کو اگلا گمان کرے اس کو قتل کر دینا چاہیے۔ اگرچہ وہ علوی ہو۔ اگرچہ وہ علوی و ظاہری دونوں ہو۔
(۸۱۵) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس نے باوجود عدم اہلیت کے امامت کا
دعویٰ کیا وہ کافر ہے۔

(۸۱۶) اسحق نے ابی الحسن سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا کہ میں آپ پر
فدا ہوں آپ ان دونوں کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں۔ فرمایا ابے اسحق
اول بہنزلہ گو سال ہے اور ثانی بہنزلہ سامری۔ میں نے عرض کیا ذرا اور وضاحت
فرمائیے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کی طرف خدا نظر نہیں کرتا اور ان کے لئے
سخت عذاب ہے۔ میں نے عرض کی وہ کون ہیں فرمایا جس نے ادعائے امامت
کیا حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے امام نہیں ہے۔ دوسرے جس نے امام من اللہ
سے سرکشی کی تیسرے جس نے یہ گمان کیا کہ ان دونوں (ظلال کے اسلام کے
لئے کوئی راہ ہے میں نے کہا ان کے بارے میں اور وضاحت کیجئے۔ فرمایا اے اسحاق
دوزخ میں ایک وادی ہے جس کو سفر کہتے ہیں اس نے جب سے پیدا ہوا ہے سانس
نہیں لیا اگر اس کو بعد چہم سوزن سانس لینے کی اجازت ہو جائے تو دنیا جل کر
رہ جائے۔ تمام اہل نار اس وادی کی حرارت بدبو نجاست اور اس چیز سے
جو اس کے لئے حیات کی گئی ہے بھی پناہ مانگتے ہیں اور اس پہاڑ میں ایک کھوہ ہے
جس کا بدبو و نجاست وغیرہ سے اس پہاڑ والے پناہ مانگتے ہیں اور اس کنویں
میں ایک سانپ ہے جس کی حرارت و نجاست اور دانتوں کے زہر سے
بھی اس کنویں والے پناہ مانگتے ہیں اور آذر دھبے کے پیٹ میں سیات
صندوق ہیں جن کے اندر سیات آدمی پہلی اسوں کے ہیں اور دوسرے امت
کے ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ فرمایا امم سابقہ کے پانچ ایک

قابیل قاتل ابیل دوسرا نمرو و تیسرا فرعون چوتھا یہودیوں کا پیشرو یا نچواں تو لیس
دیں نصارے لابیانی اور اس امت کے دونوں عربانی یعنی علم غاصبین حق
محمد و آل محمد علیہم السلام۔

(۱۰۱) قتل

(سورۃ نساء) جس نے کسی مومن کو عمداً قتل کیا اس کی جزا جہنم ہے
جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر خدا کا غضب اور لعنت ہوگی اور سخت عذاب
اس کے لئے تھمایا ہوگا۔

(سورۃ نبی اسرائیل) اسی واسطے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرض
قرار دیا کہ جو آدمی کسی شخص کو بغیر دوسرے کے قتل کئے یا زمین میں فساد کئے
قتل کرے گا گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔
(۸۱۷) فرمایا جناب رسول خدا نے مومن کا قتل خدا نزدیک تمام دنیا
کے زوال سے زیادہ بڑا ہے۔

(۸۱۸) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے وہ مومن اپنے دین
میں وسعت دیکھے گا جو کسی کے قتل کا مرتکب نہ ہوگا۔
(۸۱۹) فرمایا حضرت نے مومن کے قاتل کو کبھی ہرگز توبہ کی توفیق
نہ دی جائے گی اور خداوند عالم نے فرمایا ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ الْآبَالِحَتْ۔

(۸۲۰) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین کو کبھی ایسا
زلزلہ نہیں آتا جیسا کسی بے گناہ کے خون بہاتے وقت۔

(۸۲۱) فرمایا حضرت نے اگر تمام آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق

کسی مومن کے قتل میں شریک ہو جائے تو خدا ان سب کو اوندھے منہ دوزخ
میں ڈال دے گا۔

(۱۰۲) سود

(سورۃ بقرہ) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے
جیسے جنوں سے شیطان کسی کے پاؤں کو لڑکھڑا دیتا ہے اور خدا فرماتا ہے
ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ریا سے باقی رہا ہے اس کو چھوڑو اگر
مومن ہو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے اس المال کا فی ہے نہ تم کسی پر ظلم
کرو نہ تم پر دوسرے ظلم کریں اور یہ بھی ذمہ یا خدانے بیع کو حلال کیا اور
ریا یعنی سود کو حرام کیا ہے۔

(۸۲۲) فرمایا رسول اللہ نے دس اشٹھنوں پر خدا کی لعنت ہے اول
سود کھانے والا دوسرے اس کا حافظ تیسرے اس کا کاتب چوتھے اس
کا شاہد پانچویں اس کا حلال کرنے والا چھٹے جس کے لئے حلال کیا گیا۔
ساتھویں نیکو دہانے والا نویں زکوٰۃ نہ دینے والا۔ دسویں مال حرام کھانی والا۔
(۸۲۳) فرمایا رسول اللہ نے سود کے ستر جزو ہیں جن میں کا سب سے
جھوٹا وہی گناہ رکھتا ہے جو بیت اللہ میں اپنی ماں کیساتھ معاج کرے ہیں۔
(۸۲۴) فرمایا حضرت نے جس نے سود کھایا خدا اس کا پیٹ آتش
جہنم سے بھر دے گا۔ اگر اس کے سود کے ذریعہ کچھ مال حاصل کرے گا
تو جو عمل بھی اس سے کیا جائیگا خدا اس کو قبول نہ کریگا اور جب تک سود
کا ایک ایک قیراط (ایک چھوٹا سکہ) بھی باقی رہے گا خدا اور اس کے
ملائکہ کی لعنت اس پر رہے گی۔
(۸۲۵) فرمایا رسول اللہ نے بدترین سکا سب کسب ریا ہے۔

۱۰۳) زنا

(سورۃ النور) زانی اور زانیہ میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان لائے ہو تو دین خدا کے بارے میں کسی سے غمی اور مہربانی نہ کرو اور مومنین کے ایک گروہ کو ان دونوں کو سزا دیتے وقت گواہ بناؤ۔

(سورۃ سبحان الذی) زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بدکار ہے اور برا راستہ ہے۔

(۸۲۶) فرمایا رسول اللہ نے نظر ایک زہر آلود تیر ہے شیطان کے تیروں میں سے پس جس نے خوفِ خدا سے اس کو ترک کیا خدا اس کو ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں پائے گا۔

(۸۲۷) فرمایا حضرت نے ہمیں فریاد کی زمین نے اپنے رب سے کبھی ایسی جیسی فریاد کی ہے اس وقت جب کہ اس پر کوئی زنا کر کے غسل کرتا ہے۔

(۸۲۸) فرمایا حضرت نے جس کسی نے مسلمان یا یہودی یا نصرانی یا مجوسی آزاد عورت یا کنیز سے زنا کیا اور بے توبہ کئے مر گیا اور اپنی اس بدکاری پر مصصر ہوا تو خلاص کی قبریں تین سو دروازے و درختی سانپوں بچھوڑوں اور اثر دہوں کے کھولے گا اور وہ روز قیامت تک جلتا رہے گا۔

جب اپنی قبر سے نکلے گا تو لوگ اس کی بدبو سے پناہ مانگیں گے پس وہ وہ اپنی بدکاری اور ان اعمال سے جو دنیا میں کئے ہوں گے سچا پانا جائے گا تا اس کہ اس کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے۔

(۸۲۹) فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول خدا نے

پچاؤ اپنے کو زنا سے کہ اس میں پچھ خرابیاں ہیں تین دینوی اور تین اخروی۔ دینوی یہ ہیں کہ زنا کار کے چہرے کی خوبی جاتی رہتی ہے اور اس کے رزق میں کمی ہو جاتی ہے اور موت جلد آتی ہے اور اخروی تین یہ ہیں کہ اس سے سخت حساب لیا جاتا ہے۔ اس پر خدا کا غصہ ہوتا ہے اور دوزخ ہمیشہ کے لئے مسکن قرار پاتا ہے۔

(۸۳۰) فرمایا رسول اللہ نے آدمی کے ہر عضو کو زنا کی لذت آتی ہے۔ آنکھ کا زنا نظر ہے۔ زبان کا زنا کلام ہے۔ کانوں کا زنا سُننا ہے۔ ہاتھوں کا زنا گرفت ہے اور پیروں کا زنا چلنا ہے اور فرج ان سب کی تصریف کرتی ہے اور بخزیب۔

۱۰۴) لواط

(سورۃ النمل) لوط نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بدکاری کے لئے آئے ہو حالاً تم دیکھ رہے ہو یا تم اس لئے آئے ہو کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے حاجت روائی کرو۔ تم ایک جاہل قوم ہو۔

(سورۃ الشعراء) لوط نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بدکاری کے لئے آئے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کی یا اس لئے آئے ہو کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے ہوس رانی کرو۔ تم سراف کرنے والے ہو۔

(۸۳۱) فرمایا رسول اللہ نے جو عورت یا لڑکے کی یا مرد کی دبیریں لوط کرے گا خدا اس کو روز قیامت اس طرح محسوس کرے گا کہ اس کے بدن سے مردہ کی سی بدبو آتی ہوگی اور لوگوں کو اس سے سخت اذیت ہوگی تا انیکہ اسی حالت میں وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

(۲۳۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ والدہ وسلم نے جہنم سے لواط کرے گا اور بار بار کرے گا لوگ اس کے لئے دُعا بے بد کریں گے۔
فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جس نے لواط کا ارادہ کیا اور لواط کے مقامات کو انجام دیا وہ لالٹ ہے اور جس نے وہ فعل شنیع کیا وہ کافر ہے۔

(۱۰۵) غیبت

(سورۃ الحجرات) اے ایمان والو بیت گمان کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہو جاتے ہیں احوالِ مسلمین کا تجسس نہ کرو اور بعض بعض کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھالے تم اس سے ضرور کراہت کرو گے۔ اللہ سے ڈرو خدا بڑا تو بقبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ ق) جو بات بولی جاتی ہے اس پر ایک سخت محافظ (کرام کا تین) ہوتا ہے۔ (سورۃ النساء) خدا کسی کی بُری بات کو پسند نہیں کرتا مگر اس شخص کی زبان سے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ خدا بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔
(سورۃ النور) جو لوگ اہل ایمان کی برائیوں کو ظاہر کرنا پسند کرتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں سخت عذاب ہے۔

(سورۃ القلم) مت اطاعت کرو کسی جھوٹے قسم کھانے والے ذلیل غیبت کرنے والے خلیج خور کی جو خیر سے روکنے والا ہو۔ ظالم کثیر الاثم اور ظالم ہو اسب پر طرہ یہ کہ زہیم بھی ہوا (یعنی ایسا آدمی جو ایسی قوم کی ایک فرد آپ کو ظاہر کرے جس سے اس کا تعلق نہیں) - (ذہنا زادہ)

(۸۳۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ والدہ وسلم نے جس شخص کے سامنے

کسی برادرِ مسلم کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی غیبت کو روکے تو خدا اس کی مدد کرے گا۔ دنیا و آخرت میں اور جو برادرِ مسلم کو ذلیل کرے گا خدا اس کو ذلیل کرے گا دنیا و آخرت میں۔

(۸۳۶) فرمایا حضرت نے جو نبی سلم یا مسلمہ کی غیبت کرے گا خدا چالیس دن تک نہ اس کی نماز قبول کرے گا نہ روزہ تا وقتیکہ وہ شخص اس کو بخش نہ دے جس کا اس نے گناہ کیا ہے۔

(۸۳۷) فرمایا حضرت نے جس شخص نے کسی مسلمان کی غیبت ماہِ رمضان میں کی خدا اس کو روزہ کا اجر نہ دے گا۔

(۸۳۸) فرمایا حضرت نے جس نے کسی عیون کی غیبت ان امور میں کی جو اس سے صادر ہوئے ہیں تو خدا کبھی دونوں کو جنت میں جمع نہ کرے گا۔ اگر ایسے امور میں کی ہے جو اس سے صادر نہ ہوئے ہوں تو ان دونوں سے حفظ مراتب کو قطع کر دے گا اور غیبت کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں چھوڑ دیا جائے گا۔

(۸۳۹) سعید بن جبیر نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے روز قیامت ایسا شخص خدا کے سامنے لایا جائیگا جس کے ہاتھ میں ایک ایسا عمامہ ہوگا جس میں کوئی یمنی نہ ہوگی وہ کہے گا خداوند یہ میری کتاب نہیں ہے کیونکہ اس میں تو اپنی اطاعت کا کچھ بھی نشان نہیں پاتا پس اس سے کہا جائیگا کہ تیرا مجبور نہ کسی کو گمراہ کرتا ہے اور نہ کوئی بات بھوتتا ہے تیرے اعمال صالح لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے سلب کر لئے گئے۔

ایک اور شخص روز قیامت لایا جائیگا جب اس کی کتب اس کے

ہاتھیں دی جائیگی تو اس میں طاعات کثیرہ دیکھے گا پس کہے گا خدایہ میری کتاب نہیں کیونکہ میں ایسے نیک اعمال کئے نہیں خدا فرمائے گا فلاں شخص نے تیری غیبت کی تھی پس تم نے اس کے حسات تیری طرف کو منتقل کر دیے۔ (۸۴۰) فرمایا حضرتؑ نے جھوٹا ہے وہ جو اپنے کو حلالی زاد کہتا ہے۔ حالانکہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔ لوگو غیبت سے بچو کیونکہ غیبت کو دوزخ کے کتوں کا کھا جا ہے۔

(۸۴۱) فرمایا حضرتؑ نے جو مجلس غیبت سے آباد ہوئی وہ دنیا میں ضرور برباد ہوئی۔ لوگو اپنے کانوں کو غیبت کے سسٹے سے بچاؤ کیونکہ کہنے والا اور سننے والا دونوں اس گناہ میں شریک ہوتے ہیں۔

(۸۴۲) فرمایا حضرتؑ نے لوگو غیبت سے بچو کیونکہ غیبت زنا سے بھی زیادہ ہے کیونکہ زانی کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور صاحب غیبت کا گناہ بخشا نہیں جاتا تا وقتیکہ وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی گئی۔

(۸۴۳) فرمایا عذاب قبر کا باعث چغلی خوری، غیبت اور جھوٹ ہے۔

(۱۰۶) ایذائے مومن

(سمویرۃ احزاب) جو لوگ بے تصور مومنین و مومنات کو ستاتے ہیں وہ بہت بڑا بہتان اپنے سر دھرتے ہیں اور بڑا اٹھلا ہوا گناہ کرتے ہیں۔

(۸۴۴) فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے کسی مومن کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور وہ ملعون ہے۔ اوریت انجیل زبور اور فرقان میں ایک خبر ہے کہ اس پر

خدا اور ملائکہ کی لعنت ہے۔

(۸۴۵) فرمایا حضرتؑ نے جو کسی مومن کی طرف ڈرانے کی نظر سے دیکھتا ہے خدا اس کو اس دن سے ڈراتا ہے کہ بجز اس کے ظلِ رحمت کے اور کہیں سایہ نہ ہوگا اور محشور کریگا اس کو چھوٹی چھوٹی کی صورت میں (۸۴۶) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ بیان کیا رسول اللہؐ نے جو کسی مومن کی نسبت ایسی دھیمی یا سنی بات کہے جو اس کو عیب لگاتی ہو اور اس کی سروت اتباع محاسن عادات واجتناب ذمائم صفات کو مٹانے والی ہو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جن کی بابت خدا فرماتا ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان والوں کی برائیوں کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے عذاب (۸۴۷) فرمایا حضرتؑ نے جو اپنے برادر مومن کی بابت کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے اس کو عیب لگتا ہو یا سروت زائل ہوتی ہو تو خدا اس کو دوزخ کے درکِ سفلی میں پیٹ کے اندر ڈال دے گا۔

(۸۴۸) فرمایا حضرتؑ نے جو کسی مومن کو محزون کرنے کے بعد اگر پھر ساری دنیا بھی عطا کر دے تو اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا اور اس شخص کا اسے کوئی اجر نہ ملے گا۔

(۱۰۷) کذب و صدق

(براءت) اے ایمان والو خدا سے ڈینا اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ۔ (۸۴۹) فرمایا رسول اللہؐ نے جھوٹ سے بچو کہ وہ فجور کی طرف لٹکا ہے اور فجور نار کی طرف۔

(۸۵۰) فرمایا رسول اللہؐ نے جب بدوں عذر کوئی مومن جھوٹ بولا

ہے تو اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت کرتے ہیں اور اس کے دل سے ایک ایسی بدبو اٹھتی ہے جو عرش تک پہنچتی ہے اس کی وجہ سے 'ملان پوش' اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس کے ذمہ ایسے ستر گناہ تھے ہیں جن میں کا اولیٰ مثل اس شخص کے گناہ ہوتا ہے جو اپنی ماں سے زنا کرتا ہے۔

(۸۵۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کذب ہر حالت میں منہم ہے مگر دو وقتوں میں ایک ظالم کے شر دفع کرنے کے موقع پر دوسرے لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے کے وقت۔

(۸۵۲) موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے پوچھا پروردگار تیرا کونسا بند از روئے غل سب سے اچھا ہے فرمایا جس کی زبان جھوٹ نہ بولتی ہو اور قلب فخور پسند نہ کرتا ہو اور فرج زنا کرنے والی نہ ہو۔

(۸۵۳) رسول اللہ سے پوچھا گیا مومن بزدل ہوتا ہے فرمایا ہاں۔ مومن بخیل بھی ہوتا ہے فرمایا ہاں۔ پوچھا مومن بھی جھوٹا ہے فرمایا نہیں۔ (۸۵۴) فرمایا امام حسن عسکری علیہ السلام نے میں نے تمام خبیات کو ایسے گھر میں قرار دیا ہے جس کی گنجی کذب ہے۔

(۱۰۸) بہتان

(سوق النساء) جو کوئی خطا کرتا ہے یا گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور پھر آپ کو بری جانتا ہے تو اس نے بڑی بہتان اپنے ذمہ لی اور کھلا ہوا گناہ بھرا۔ (۸۵۵) فرمایا رسول اللہ نے جو کسی مومن یا مومنہ پر بہتان لگائے یا اس کی نسبت وہ بات کہے جو اس میں نہیں ہے خدا اس کو آگ کے پیشے پر جگہ دیگا۔

(۱۰۹) شراب

(سوق مائدہ) اے ایمان والو شراب اور میسر و انصاف و جوئے کی مختلف صوتیں پلیگی ہے پس تم اس سے پرہیز کرو شاید کہ فلاح پالو۔ ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ بے شک شیطان کا ارادہ یہ ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے سے بغض و عداوت کو قائم کر دے اور ذکر خدا اور نماز سے تم کو باز رکھے پس کیا تم اس بات پر بس کر دینے والے ہو۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے اے رسول کہدو میں نے ظاہری و باطنی فواحش کو گناہ اور ناحق بغاوت کو حرام کر دیا ہے اور اس بات کو کہ اللہ کا شریک قرار دو جب اس کا علم تم کو نہیں اور یہ کہ تم اللہ کے متعلق وہ بات کہو جس کو تم نہیں جانتے۔ (۸۵۶) فرمایا رسول اللہ نے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے مبعوث بخیر کیا کہ جو آدمی سکر کا ایک گھونٹ پئے گا خدا اس کی نماز ایک سو بیس دن اور رات قبول نہ کرے گا اور سزاوار ہے خدا کو یہ بات کہ اس کو خیال سے میراب کرے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا چیز ہے فرمایا دوزخیوں کی پیپ اور زخموں کا پانی۔ (۸۵۷) فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنایا کہ شراب خمر روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ کالا ہوگا اور آنکھیں کھنچی ہوئی نچے کوٹکے ہوں گے اور دونوں پیروں پر رال چسکتی ہوگی ہر شخص اس کو دیکھ کر نفرت کرے گا۔

(۸۵۸) فرمایا حضرت نے شراب خور پیاسا مرے گا اور قریب تر پتا رہے گا اور روز قیامت پیاسا ہی اٹھایا جائیگا اور ہزار برس تک اعطا شاہ کے نعرے مارے گا اور اس کو ایسی گرم پیپ پینے کو دی جائے گی جس سے

چہرے بھین جائیں گے اس کا چہرہ سوختہ ہو جائیگا اور دانت گر جائیں گے اور آنکھیں نکل کر باہر جا پڑیں گی اور اس کو مجبوراً اسی کو پینا پڑیگا۔

(۸۵۹) فرمایا حضرت نے قسم اس ذات کی جس نے مجھ کو مبعوث بحق کیا کہ جس کے قلب میں قرآن کی کوئی آیت ہو اور وہ شراب پیے تو ہر حرف روز قیامت خدا کے سامنے اس کا دشمن بنے گا اور جس شخص کا دشمن پورا قرآن ہوگا اور اس کا خدا دشمن ہوگا وہ دوزخی ہے۔

(۸۶۰) فرمایا رسول اللہ نے جہنم میں ایک وادی ہے جس میں ہل دوزخ ہر روز ستر ہزار مرتبہ فریاد کریں گے۔ اسی وادی میں ایک آگ کا گھر ہے اور اس گھر میں ایک آگ کا غار ہے اور اس غار میں ایک آگ کا صندوق ہے اس صندوق میں ایک ہزار سر کا سانپ ہے اس کے ہر سر میں ایک ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں دس ہزار دانت ہیں اور ہر دانت ایک ہزار گز لمبا ہے وادی نے پوچھا یا رسول اللہ یہ عذاب کس کے لئے ہے فرمایا قرآن خوان شراب خوروں نے۔

(۸۶۱) فرمایا حضرت نے شراب خوار شل عابد بت پرست کے ہے۔

(۸۶۲) جو آدمی نشہ کی حالت میں سوئے گا وہ شیطان کی عروس بن کر سوئے گا۔

(۸۶۳) جس کے دل میں قرآن کی کوئی آیت یا کوئی حرف قرآن کا ہوگا اور وہ شراب پیے گا تو روز قیامت قرآن اس کا دشمن ہوگا۔

(۸۶۴) فرمایا حضرت رسول خدا نے تمام برائیاں ایک گھر میں ہیں اور اس کی کنجی شراب خوری ہے۔

(۸۶۵) فرمایا حضرت نے شراب تمام خبیثت کی ماں ہے۔

(۸۶۶) جو آدمی نشہ میں سوئے گا وہ مرتے وقت بھی ملک الموت کا معائنہ حالت نشہ میں کریگا اور قبر میں بھی سکر ہی میں داخل ہوگا اور

خدا کے سامنے بھی سکران ہی جائے گا۔ خدا اس سے پوچھے گا کہ تیرا کیا حال ہے وہ کہے گا میں حالت سکر میں ہوں خدا فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو اس کا حکم دیا تھا اسے فرشتوں سے سکران کی طرف لجاؤ۔ پس وہ ایک پہاڑ کی طرف لے جایا جائے گا جو جہنم کے درمیان ہوگا اس میں ایک حیتہ پیپ اور خون کا جاری ہوگا۔ پس اس کا کھانا اور پینا اسی سے ہوگا۔

(۸۶۷) خداوند عالم فرماتا ہے کہ نماز کے قریب مت جاؤ ورنہ ایک تم نشہ میں ہو۔

(۸۶۸) فرمایا رسول اللہ نے میرے رب نے اپنے عزت و جلال کی قسم کھائی ہے کہ جو آدمی ایک گھونٹ بھی شراب کا پیے گا میں اس کو پیپ سے اسی کے بقدر سیراب کر دوں گا خواہ وہ مخفوف ہو یا مخذب اور جو آدمی میرے خوف سے اس کو ترک کریگا میں اس کو حیاض قدس سے سیراب کر دوں گا۔

(۸۶۹) فرمایا حضرت نے شراب خواروں کے ساتھ محالست نہ کرو اگر وہ بیمار ہوں تو عبادت نہ کرو۔ اگر وہ مرجائیں تو جنازہ کی مشایعت نہ کرو اور ان کے جن زوں پر نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ دوزخ والے ہیں۔

(۸۷۰) جو شراب خوار کو ایک لقمہ کھانے کا یا ایک گھونٹ پانی کا دینا چلے اس کی قبر میں ایسے سانپ اور کچھ مسلط کرے گا جن کے دانتوں کا طول انیسو دس ہاتھ کا ہوگا اور خدا اس کو جہنم کی پیپ پلائے گا جو شراب خوار کی حاجت کو پورا کرے گا ایسا ہے کہ ہزار مومنوں کو قتل کیا یا ہزار تہ کعبہ کو ڈھایا اور جو شخص شراب خوار پر پہلے سلام کرے گا اس پر ستر ہزار فرشتے نغمت کریں گے۔ خدا لعنت کرتا ہے شراب خوار پر اور شراب بنانے والے پر اس کے پلانے والے پر اور اس کے اٹھانے والے پر۔

(۸۷۱) فرمایا حضرت نے شراب خوار کو اللہ پانچ باتوں پر مبتلا کرتا ہے

اور مشک کی خدانے جنت سے کہا کلام کر اس نے کہا لا الہ الا اللہ الحق یقیناً
جو مجھ میں داخل ہوا وہ سعید ہے۔ خدانے فرمایا نہ داخل ہوگا اس میں دائمی شر
خوار نہ چل خوار نہ دیوث (جو اپنی عورت سے ننا کرتا ہے) نہ شرعی د کو تو
نہ محنت نہ بناش (د قبر کھود کر مردہ کا کھن نکالنے والا) نہ عشاء (وہ ظالم
حاکم جو دسواں حصہ رعایا کے مال سے لیتا ہے نہ قاطع الرحم۔ نہ قدری جو
خیر و شر سب کا خالق خدا کو بتاتا ہے۔

(۸۷۷) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر شراب خوار مر جائے
تو اس کی شہادت نہ دو۔ اور اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ اگر وہ گواہی دے
تو اس کو قبول نہ کرو۔ اگر شادی چاہے تو اس کی تزویج نہ کرو جو اپنی لڑکی
شراب خوار کو دیگا۔ تو گویا لڑکی زنا کے لئے دی۔

(۸۷۸) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے شراب خواری کی خلاف ورزی قیامت
کے دن سانپوں اور زہریلے کچھوؤں کا زہر پلائے گا جس سے اس کے چہرے
کا گوشت اس کے برتن میں جل کر گر پڑے گا اور جب پیئے گا تو تمام بدن
کی جلد خارش زدہ ہو جائیگی اور تمام لوگ اس کی بدبو سے گھبرا جائیں گے
پھر حکم ہوگا کہ اس کو دوزخ میں لے جاؤ اور اس کے ساتھی۔ اس کے
بنانے والے۔ نچوڑنے والے۔ پلانے والے۔ خریدنے والے۔ اٹھانے والے۔
اس کی قیمت کھانے والے سب کا ایک حال ہے خدا ان میں سے کسی کی
نہ نماز قبول کرے نہ روزہ نہ حج قبول کرے نہ عمرہ نہ تاویق نہ وہ توبہ
نہ کریں اور خدا کے لئے سزاوار ہے کہ ہر ایک گھونٹ کے بدلے جو اس نے
دنیا میں پیا ہے اس کو جہنم کی پیپ پلائے اور جو آدمی اپنے غیر کو خواہ
وہ یہودی ہو یا نصرانی عورت ہو یا بچہ یا کوئی بھی جو شراب پلائے گا

اول فسادات قلب دوسرے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور تمام ملائکہ کی
اس سے بیزاری تیسرے تمام انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کی اس سے بیزاری
اور چوتھے خود خدا کی اس سے بیزاری پانچویں دوزخ میں اس کا ٹھکانا ہوگا۔
جیسا کہ فرماتا ہے جن لوگوں نے فسق کیا ہے ان کی جگہ دوزخ میں ہے۔
جب وہ اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو پھر اسی کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے
اور ان سے کہا جائیگا کہ اب اس دوزخ کا عذاب چھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔
(۸۷۹) فرمایا حضرت نے روز قیامت دوزخ سے ایک قسم کا کچھو نکلے
گا جس کا سر ساتویں آسمان پر ہوگا اور دم تحت السری میں اور منہ مشرق
سے مغرب نک ہوگا۔ جبرئیلؑ پوچھیں گے غفر کیا جاتا ہے؟ وہ کہے گا پانچ
شخصوں کو تارک الصلوٰۃ۔ مانع زکوٰۃ۔ شراب خوار اور وہ لوگ جو
سجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کرتے تھے۔

(۸۸۰) فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے شراب گناہوں کی جامع ہے اور جناب
کی ہاں ہے۔

(۸۸۱) فرمایا حضرت نے اے علیؑ جو خوف خدا شراب کو ترک کرے
خدا اس کو حقیق مہر لگی ہوئی شراب) سیراب کرے گا۔

(۸۸۲) فرمایا حضرت نے یا علیؑ چالیس روز تک شراب خوار کی
نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر وہ چالیس روز کے درمیان میں مرے گا تو
کا فرمے گا۔

(۸۸۳) فرمایا حضرت نے یا علیؑ جنت کو دو اینٹوں سے پیدا کیا ہے
ان میں سے ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی اور اس کی دیواریں
یا قوت کی ہیں اور چھت زبرجد کی سنگرینے موتیوں کے ہیں اور سٹی زعفران

اس کا گناہ بھی پینے والے کا سا ہوگا اور جو دوسرے کے لیے بیچے یا خریدے گا یا اس کو تیار کرے گا خدا اس کی نماز روزہ حج، عمرہ کوئی عمل قبول نہ کرے گا تا وقتیکہ وہ توبہ نہ کرے پس اگر توبہ سے قبل ہی مر جائے گا تو خدا کو سزاوار ہے کہ اس کے ہر گھونٹ کے بدلے جہنم کی پیپ پلائے۔ (۸۷۹) فرمایا حضرت نے خدا نے شراب کو بالذات حرام کیا ہے اور ہر مسکب چیز کو بھی حرام کر دیا۔

(۸۸۰) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص ذرا سی بھی شراب پئے تم اس سے پرہیز کرو کیونکہ شراب خوار خدا کے غضب میں صبح و شام رہتا ہے جو شخص نشہ کی حالت میں سوتا ہے وہ صبح تک شیطان کی بی بی بنا رہتا ہے۔ پس اس کو چاہیے کہ صبح کو اٹھ کر اسی طرح غسل کرے جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ کوئی آدمی دنیا میں شراب خوار سے زیادہ خدا کا دشمن نہیں۔

(۸۸۱) فرمایا حضرت نے جس نے شام کو شراب پی وہ صبح کو مشرک بن گیا اور جس نے صبح کو شراب پی وہ شام کو مشرک بن گیا اور جس کی صورتی مقدس بھی حرام ہے اس کے کثیر کا ذکر ہی کیا۔

(۸۸۲) فرمایا حضرت نے جو شراب خوار پر سلام کرے گا یا اس سے معائنہ یا مصافحہ کرے گا تو خدا اس کے چالیس سال کے عمل خط کرے گا۔ (۸۸۳) فرمایا حضرت نے جس نے شراب خوار کو ایک لقمہ کھلایا خدا اس کے جسم پر سانپ اور بچھو کو مسلط کرے گا اور جس نے اس کی حاجت کو پورا کیا اس نے گویا اسلام کا ہدم کیا اور جس نے اس کو قرض دیا گویا قتل مومن میں اعانت کی اور جس نے اس کی مجالست کی اس کو خدا روز

قیامت اندھا محسوس کرے گا اور اس کے لیے کوئی حجت نہ ہوگی۔ شراب خوار کی تزویج نہ کرو بیمار ہو تو عیادت نہ کرو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو نبی برحق بنایا کہ شراب خوار تو ریت و انجیل اور قرآن سب میں ملعون ہے۔ (۸۸۴) فرمایا حضرت نے اے ابن سعود قسم ہے خدا کی ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ لوگ خمر کو حلال کریں گے اور اس کا نام نبیز رکھیں گے۔ خدا ملا کہ اور تمام لوگوں کی ان پر لعنت ہو۔ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔

اے ابن سعود اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے والا پیش خدا سو دخور سے کم گنہگار ہے اور سو دخوری کا گناہ شراب پینے سے کم ہے کیونکہ شراب خوار سی تمام برائیوں کی کبھی ہے یہ لوگ ابراہیم پر ظلم کرتے ہیں اور فساق و فجائے کی تصدیق کرتے ہیں حق ان کے نزدیک باطل ہے اور باطل ان کے نزدیک حق ہے یہ سب باتیں وہ دنیا کے لیے کرتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ اس معاملہ میں حق پر نہیں مگر شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں زیور دے دی ہے اور ان کو راہ خدا سے ہٹا دیا پس وہ ہدایت پانے والے نہیں وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس پر اطمینان حاصل کر لیا ہے اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ ہماری آیات سے غافل ہیں ان کی جگہ ان کے اعمال کی بنا پر جہنم ہے۔

(۸۸۵) فرمایا حضرت نے یہود و نصاریٰ کو سلام کرو مگر شراب خوار کو سلام نہ کرو اور اگر وہ تم کو سلام کرے تو اس کو جواب سلام نہ دو۔

(۸۸۶) فرمایا حضرت نے یہود و نصاریٰ کی مجاہدہ میں شراب خوار کی مجاہدت سے بہتر ہے۔ شراب خوار سے دوستی نہ کرو کیونکہ اسکی دوستی مذلت ہے۔ (۸۸۷) فرمایا حضرت نے ایمان اور شراب ایک قلب میں جمع نہیں ہوتے

(۸۸۸) فرمایا حضرت نے شراب خوار کتاب خدا کی تکذیب کرنے والا ہے اگر وہ کتاب اللہ کا مصدق ہوتا تو اس کے حرام کو حرام سمجھتا۔
(۸۸۹) فرمایا حضرت رسول خدا نے شراب خوار کو تین سو ساٹھ طریقے سے عذاب دیا جائے گا۔

(۸۹۰) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے تین فتنے ہیں محبت نسواں کو وہ سیف شیطان ہے۔ دوسرے محبت خمر کہ وہ نیزہ شیطان ہے تیسری محبت دینار و درہم کہ وہ تیر شیطان ہے پس جو عورتوں کو دوست رکھے گا وہ عیش دنیا سے نفع نہ اٹھائے گا اور جو شراب خوری کو دوست رکھے وہ جنت سے محروم ہوگا اور جو دینار و درہم کو دوست رکھے گا وہ دنیا کا بندہ ہے۔

(۱۱۰) شطرنج

(۸۹۱) عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ کچھ ایسے لوگوں کی طرف سے گزرے جو شطرنج کھیل رہے تھے آپ نے فرمایا ماہذہ التماثل التي انتم لها كما كفون (یہ کیا مورتیاں ہیں جن کے گرد تم بیٹھے ہوئے ہو۔)

فرمایا رسول اللہ نے نرد کا کھیلنے والا گنگار ہے پھر فرمایا جو شخص شطرنج کھیلے گا وہ ملعون ہے اس کا دیکھنے والا مثل خنزیر کے گوشت کھانے والے کے ہے۔ اور ایک دوسرے خبریں ہے کہ اس کا دیکھنے والا مثل اپنی ماں کی شرم گاہ کو دیکھنے کے ہے۔
(۸۹۲) فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے نرد اور شطرنج دونوں جو ہیں۔
(۸۹۳) فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جب سر امام حسین علیہ السلام شام میں یزید کے پاس پہنچا تو اس بد بخت نے دسترخوان آراستہ کیا اور اپنے ساتھیوں

کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھا۔ کھانا کھاتا اور شراب پیتا جاتا تھا جب فارغ ہوا تو حکم دیا کہ جس طرح طشت میں اس کے تحت کے نیچے رکھا جائے پھر اس ملعون نے تحت پر شطرنج بچھایا اور کھیلنا شروع کیا اسی حالت میں حسین اور ان کے پدر بزرگوار اور جہنم مدار کا تذکرہ کرتا جاتا تھا اور ان کے ذکر کا استہزاء کرتا تھا۔ اس لعین نے تین بار شراب کو پیا اور جو کچھ بچا وہ اس طشت کے قتبہ میں حسینؑ تھا زمین پر ڈال دی پس جو ہمارے شیعوں میں سے ہیں ان کو شراب پینے اور شطرنج کھیلنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ جو شخص فقلعہ (جو کی شراب) یا شطرنج کی طرف نظر کرے گا اس کو زمین علیہ السلام کو خیال میں لاکر یزید اور آل یزید پر لعنت کر دینی چاہیے خدا اس کے گناہ معاف کرے گا۔
(۸۹۴) فرمایا رسول اللہ نے جو نرد کھیلے گا گویا اس نے اپنے ہاتھ خون گشت خنزیر میں رنگ لئے۔

(۱۱۱) غنا

فرمایا خداوند عالم نے جن لوگوں نے حدیث لہو (اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد غنا ہے) کو خریدنا کہ راہ خدا سے بغیر علم کے گمراہ کر دیں اور آیات قرآنی کا استہزاء کریں تو ان کے لئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

(۸۹۵) فرمایا رسول اللہ نے خدا صاحب طنبور کو روزِ حشر سیاہ رخ محذور کر یگا اور اس کے ہاتھ میں آگ کا طنبور ہوگا اور اس کے سر پر شتر ہزار فرشتے ہوں گے جن کے ہاتھوں میں لوہے کے عمود ہوں گے۔
(صاحب غنادگانے والا) اپنی قبر سے اندھا، گونگا اور بہر محذور

ہوگا اور اسی طرح صاحب زنا صاحب مزار (بانسری بجانے والا)،
اور صاحب گوف (ڈھول بجانے والا) محشور ہوگا۔

(۸۹۶) فرمایا حضرت نے گانا غلام زنا ہے۔

(۸۹۷) فرمایا حضرت نے جس نے اپنی آواز غنا میں بلند کی خدا اس کے
دونوں بازوؤں پر دو شیطان مسلط کرے گا جو اس کے سینہ پر اس وقت
تک چوٹیں مارتے رہیں گے جب تک کہ وہ گاتے رہیں گے۔

(۱۱۲) ظلم

سورۃ ابراہیم، جو کچھ ظالم کر رہے ہیں خدا کو اس سے غافل نہ
(سورۃ الشعراء) عنقریب ظلم کرنے والے جان لیں گے کہ وہ کیسی بری
جگہ لوٹ رہے ہیں۔

(۸۹۸) فرمایا رسول اللہ نے ایک گھڑی کا عدل بہتر ہے ساٹھ برس
کی عبادت سے جس کی راتوں میں قیام رہا ہو اور دنوں میں روزہ رکھا تو
ایک گھڑی کا ظلم پیش خدا ساٹھ برس کے گناہوں سے زیادہ سخت ہے۔

(۸۹۹) فرمایا حضرت نے جو اس حال میں صبح کرے کہ وہ کسی پر ظلم کرنے
کا ارادہ نہ رکھتا ہو خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

(۹۰۰) فرمایا حضرت نے سب سے زیادہ ذلیل خدا کے نزدیک وہ مسلمانوں
کا حاکم ہے جو انصاف نہیں کرتا۔

(۹۰۱) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ظلم تین قسم کے ہیں ایک ظلم
وہ ہے جو خدا بخش دیتا ہے اور ایک ظلم وہ ہے جس کو خدا نہیں بخشت اور
ایک وہ ظلم ہے جس کو خدا نہیں چھوڑتا۔ پس وہ ظلم جس کو خدا نہیں

بخشتا وہ شرک باللہ ہے اور وہ ظلم جس کو خدا بخش دیتا ہے وہ ہے جو کسی شخص
نے اپنے نفس پر اس کی مقابلہ میں کیا ہے جو اس کے اور خدا کے درمیان ہے
اور وہ ظلم جس کو خدا نہیں چھوڑتا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے۔

(۹۰۲) فرمایا حضرت مظلوم کو دین ظالم سے کہیں زیادہ ملنا ہے جو ظالم
کو دین مظلوم سے ملتا ہے۔

(۹۰۳) فرمایا حضرت نے اپنے کو ظلم سے بچاؤ کیونکہ روز قیامت کی
تاریکیوں میں سے ہے ایک شاعر نے کہا ہے۔ عربی ترجمہ

کیا نہیں جانتے کہ ظلم عالم ہے اور ظلم کی سزا پیش خدا جہنم ہے
مظلوم کا گھر جنت میں ہے اور ظالم کا گھر دوزخ میں ہے

(۹۰۴) فرمایا حضرت نے چار شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی اور عرش تک
بے روک ٹوک پہنچتی ہے اول باپ کی بیٹے کے حق میں دوسرے مظلوم کی
ظالم کے لیے جیتیرے عمرہ کو بجالانے والے کی عمرہ سے فارغ ہونے تک
صائم کی افطار تک۔

(۹۰۵) فرمایا حضرت نے جو ظالم کی اعانت کے لیے چلے گا اور وہ جانتا
ہوگا کہ وہ ظالم ہے تو ایسا شخص اسلام سے خارج ہے۔

(۹۰۶) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ظالم حاکم اس کا معین۔ اس
پر راضی ہونے والا تینوں ظلم میں شریک ہیں۔

(۹۰۷) فرمایا حضرت رسول خدا نے ظلم ندامت ہے۔

(۹۰۸) فرمایا حضرت نے بدترین آدمی تین ہیں ان میں ایک وہ ہے جو
اپنے بھائی کی چغلی بادشاہ سے کھاتا ہے پس خود بھی ہلاک ہوتا ہے اور
اپنے بھائی کو بھی ہلاک کرتا ہے۔

(۹۰۹) فرمایا حضرت نے جو ظالم کے ساتھ چلا اُس نے ظلم کیا۔

(۹۱۰) فرمایا حضرت نے روز قیامت خدا نڈایگا کیا ہیں ظالم اور مددگار ان ظالمین کے اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کے اسباب فراہم کئے کہ ان کا حشر بھی ان کے ساتھ ہی ہوگا۔

(۹۱۱) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے اللہ ظالم کی سرکوبی ظالم کو کرتا ہے۔

(۹۱۲) ابن عباس سے مروی ہے کہ خدا نے داؤدؑ کو وحی کی کھالین سے کہہ دو مجھے یاد نہ کریں کیونکہ جو مجھے یاد کرتا ہے میرے لئے سزاوارحہ کرتی بھی اسے یاد کروں اور میرا ذکر ان کے لئے یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔

(۱۱۳) رشوت

(سورۃ المائدہ) تم ان میں سے بہت سوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور ظلم کی طرف جلدی کرنے والے ہوں گے اور ان چیزوں کو کھاتے ہوں گے جن کا کھانا حلال نہیں ہے۔ البتہ برا ہے وہ عمل جس کو وہ کرتے تھے۔

(۹۱۳) فرمایا رسول اللہؐ نے یا علیؑ سخت کرنے والے جس کا کسب جائز نہیں (مردہ کی قیمت، شراب کی قیمت لینے والے، مہرنہ دینے کا حکم کہنے والے رشوت لینے والے اور کاہن کی سزا ایک ہے۔

(۹۱۴) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے قول باری اکاؤن للسلح کے متعلق فرمایا وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائی کی جانتی کرنے کے بعد اس کے ہدیہ کو قبول کر لیتے ہیں۔

(۹۱۵) فرمایا حضرت نے رشوت لینے والا اور ان دونوں میں سے کسی کو رشوت کرنے والا سب ملعون ہیں۔

(۹۱۶) فرمایا حضرت نے خدا لعنت کرے راشی، مرشی اور ان کے درمیان دوڑ دھوپ کرنے والے پر۔

(۹۱۷) فرمایا حضرت نے رشوت کی دوڑ دھوپ سے بچو کیونکہ وہ محض کفر ہے صاحب رشوت جنت کی بوتل نہ سونگھے گا اور مالداروں کے سامنے انکاری کہنے سے بھی بچو ورنہ جنت سے نصیبہ نہ ملے گا۔

(۹۱۸) فرمایا رسول اللہؐ نے بدترین میری امت میں وہ لوگ ہیں جن کے شر سے ڈر کر لوگ ان کا اکرام کرتے ہیں جس کا اکرام لوگ اس کے شر کے خوف سے کریں گے وہ مجھے نہیں ہے۔

(۱۱۴) مظلمہ کا اس کے صنا کی طرف دکرنا

خونٹ: مظلمہ وہ چیز ہے جس کو ظالم بدون حق کے لے۔

(سورۃ النساء) خدا تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کی طرف پہنچا دو اور لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے کرو خدا تم کو اس کی بات اچھی نصیحت کرتا ہے اور وہ سمیع و بصیر ہے۔

اور فرماتا ہے پس اگر تم میں سے کوئی کسی کے پاس امانت رکھے تو چاہیے کہ اس کی امانت اس کے پاس پہنچا دے۔

(سورۃ الاحفال) اے ایمان والو! اللہ اور رسولؐ سے خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں بھی جان بوجھ کر خیانت نہ کرو واللہ اور رسولؐ کے فرائض ترک کرنا اور بندوں کی امانت واپس نہ کرنا مراد ہے۔

(۹۱۹) فرمایا رسول اللہؐ نے وہ ایک درہم جو کوئی بندہ اپنے دشمنوں کی طرف رد کرتا ہے ایکنہ ابرس کی عبادت، ہزار غلام آزاد کرنے ہزار

رج اور عمرہ بجالانے سے بہتر ہے۔

(۹۲۰) فرمایا حضرتؑ نے جو شخص ایک درہم کو اپنے دشمن کی طرف رد کرتا ہے خدا اس کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ہر دانت (درہم کا چھٹا حصہ) کے بدلے میں ایک نبی کا ثواب اور ہر درہم کے بدلے میں ایک شہر سرخ موتی کا عطا کرتا ہے۔

(۹۲۱) فرمایا حضرتؑ نے جو شخص ادنیٰ سی شے اپنے دشمن کی طرف رد کرتا ہے خدا اس کے اور آتش جہنم کے درمیان بقدر فاصلہ آسمان و زمین پر وہ ڈال دیتا ہے اور اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔

(۹۲۲) فرمایا حضرتؑ نے جو شخص اپنے دشمن کو اپنے نفس سے راضی کرتا ہے وہ بے حساب جنت میں داخل ہوتا ہے اور بہشت میں فقیہ حضرت سمیع علیہ السلام قرار پاتا ہے۔

(۹۲۳) فرمایا حضرتؑ نے جنت میں کچھ نور کے درخت ہیں اور ہر شہر کے دروازے سونے کے ہیں اور درو پائتوت سے مرصع ہیں اور ہر شہر کے بیچ میں مشک و زعفران کے قے ہیں۔ جو ان شہروں کی طرف دیکھے گا یہ آرزو کرے گا کہ یہ اس کے لئے ہوتے لوگوں نے پوچھا یا نبی اللہ یہ شہر کن لوگوں کے لئے ہوں گے فرمایا ان مومنوں کے لئے جو نہ امت کے ساتھ توبہ کرنے والے اور اپنے دشمن کو اپنے سے راضی کرنے والے ہیں جو کوئی بندہ ایک درہم کو اپنے دشمن کی طرف رد کرے گا خدا اس کو ستر

شہیدوں کی کرامت عطا فرمائے گا (ذرا وہ لوگ اس حدیث کو غور سے پڑھیں جو غیروں کا کیا ذکر اپنے برادر ایمانی کے مال میں خیانت کرتے ہیں کیونکہ ایک درہم جو انسان اپنے دشمن کی طرف دکرے بہتر ہے دن بھر روزہ رکھے اور

رات بھر عبادت کرنے سے جو اس کو رد کرتا ہے ایک فرشتہ تخت عرش اسے ندا دیتا ہے کہ اے بندہ خدا اب اپنا عمل از سر نو شروع کر کہ خدا نے تیرے

پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیا۔

(۹۲۴) فرمایا حضرتؑ نے جو آدمی بدوں توبہ مر جائے گا جہنم اس کے چہرے پر تین سانس لے گا پہلے سانس میں کوئی آنسو ایسا نہ رہے گا جو اس کی آنکھ سے نکلا ہو دوسرے میں کوئی خون کا قطرہ ایسا نہ ہو گا جو اس کے بدن سے نہ بہا ہو۔ تیسرے میں ساری چربی اس کے منہ سے نکل پڑے گی۔ پس خدا رحم کرے اس پر جو توبہ کر نوالا اور اپنے دشمن کا راضی کرنے والا ہے جو آدمی ایسا کرے گا میں اسے جنت دلانے کے لئے تیار ہوں۔

(۹۲۵) فرمایا حضرتؑ نے ایک ایسے دانت کو (ایک چھوٹا سکہ) رد کرنا جو حرام طریقہ سے حاصل کیا گیا ہو خدا کے نزدیک ہزار حج مبرور کی برابر ہے۔

(۱۱۵) چشم زخم

(۹۲۶) فرمایا رسول اللہؐ نے بد نظر انسان کو قبر میں پہنچا دیتی ہے اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔

(۹۲۷) اسامہ بنت عمیس نے کہا یا رسول اللہؐ اولاد جعفر کو نظر لگ گئی ہے پس آپ ان کے لئے تعویذ دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر کوئی چیز قضا و قدر پر سبقت لیجائے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی۔

منقول ہے کہ نظر بد کو دور کرنے کے لئے آیت ذیل کو پڑھنا چاہیے

وَاتَّيكَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لِيُزِلَ قُلُوكَ يَا بَصَارُ هُمَا لَسَا سَمْعُ الْعَالَمِينَ

(۱۱۶) عورتوں کو ہمت زنا لگانا

(سورۃ نور) جو لوگ شوہر اور عورتوں کو زنا کی ہمت لگائیں اور

کے اندر زندگی بھر مقید رکھو یا اس وقت تک کہ خدا ان کے لئے کوئی اور راہ پیدا کر دے۔
(۹۳۲) فرمایا حضرت رسول خدا نے میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں جو اپنی عورت کو مارتا ہے حالانکہ وہ اس سے بڑھ کر سزا دے سکتا ہے۔ اپنی عورتوں کو لکڑی سے مت مارو کیونکہ اس میں قصاص ہے بلکہ اس کو بھوک اور برہنگی کی سزا دو تا کہ تم دنیا و آخرت میں راحت پاؤ۔ جو شخص اپنی عورت کو زینت پر راضی ہوتا یا اس کو گھر کے دروازے سے باہر جانے دیتا ہے وہ دیوث ہے۔ جو شخص اسے دیوث کہے گا اس پر کوئی گناہ نہیں جب کوئی عورت اپنے گھر کے دروازے سے مزین و معطر ہو کہ نکلتی ہے اور اس کا شوہر اس پر راضی ہوتا ہے تو خدا اس کے ہر قدم پر اس کے شوہر کے لئے ایک گھر بنام میں بناتا ہے پس تم اپنی عورتوں کے بازو کاٹ ڈالو یعنی ان کو آزادی نہ دو ان کو کشادہ پر نہ بناؤ کیونکہ ایسا کرنے میں تم کو ندامت ہوگی اور یہی عورت کو جہنم نصیب ہوگا اور ان کی آزادی کو روکنا باعث رضائے خدا اور سرور قلب ہے اور جنت میں بے حساب ملنے کا سبب ہے۔ تم اپنی عورتوں کے بارے میں میری اس نصیحت کو یاد رکھو تا کہ تم حساب کی سستی سے نجات پاؤ اور جو شخص میری اس وصیت کو یاد نہ رکھے گا اس کا بال پیش خدا بہت ہی برا ہوگا۔ یاد رکھو عورتیں شیطان کے حال ہیں۔

(۱۱۸) وصیت کا ضامن ہونا

(۹۳۳) فرمایا رسول اللہ نے جو امر حج میں میت کا ضامن ہو کر غفر صحیح کے اس کو بجا نہ لائے گا خدا نہ اس کی نماز قبول کرے گا نہ روزنہ اس کی کوئی دعا درجہ اجابت تک پہنچے گا۔ درہر دن اور رات میں اس کے

چار گواہ پیش نہ کریں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی شہادت ہرگز قبول نہ کرو وہ فاسق لوگ ہیں۔

(مسوئۃ النساء) جو لوگ شوہر دار مومنہ عورتوں کو زنا کی ہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔
(۹۲۸) فرمایا رسول اللہ نے جس نے اپنی عورت کو زنا کی ہمت لگائی تو وہ اپنے حسنات سے اس طرح باہر ہو جائے گا جیسے سانپ اپنی کنبلی سے اور اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے ہزار خطائیں لکھی جائیں گی۔
(۹۲۹) فرمایا حضرت نے اپنی عورتوں کو زنا کی ہمت نہ دو کیونکہ یہ طلاق سے مشابہ ہے اور اپنے کو غیبت سے بچاؤ کیونکہ وہ کفر سے مشابہ ہے اور جان لو کہ قذف (زنا کی ہمت) اور غیبت ہزار برس کے عمل خیر کو برباد کرنے والی ہیں۔

(۹۳۰) فرمایا حضرت نے جس نے اپنی عورت کو زنا کی ہمت دی اس پر لعنت نازل ہوئی اس کی توبہ اور بدلہ قبول نہ ہوگا۔
(۹۳۱) فرمایا حضرت نے اپنی عورت کو ہمت زنا نہ لگائے گا مگر ملعون یا منافق کیونکہ قذف کفر ہے اور کفر کا انجام دوزخ ہے۔ اپنی عورتوں کو زنا کی ہمت نہ لگاؤ کیونکہ قذف ندامت طویلہ اور عقوبت شدیدہ ہے۔

(۱۱۷) نسائے

(مسوئۃ النساء) تمہاری جو عورتیں بدکاری (زنا) اختیار کریں ان پر چار گواہوں کی شہادت لو پس لوگ اگر گواہی دیدیں تو ان کو گھرو

نام پر تو ایسی خطائیں لکھی جائیں گی جن میں چھوٹی سے چھوٹی مثل اس کے ہوگی کہ اپنی ماں یا بیٹی سے زنا کرے اور اگر اس وصیت کو اسی سال بچا لے گا تو خدا اس کو ہر دہم کے بدلے ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا عطا فرمائے گا۔ اگر وہ آٹھ سال کے درمیان مرجائے گا تو شہید مرے گا اور خدا اس کو آئندہ سال کے ہر دن اور رات کے بدلے میں شہید کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اس کی دنیا اور آخرت کی حاجتوں کو پورا کرے گا۔

(۹۳۲) فرمایا حضرت نے جو شخص وصیت میت کا ضامن ہو، پھر بغیر عذر اس کو پورا نہ کرے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا اور آسمان وزمین کا ہر فرشتہ اس پر لعنت کرے گا اور خدا کے غضب میں صبح وشام کرے گا اور جب وہ کہے گا "یاد ب" تو اس پر لعنت نازل ہوگی اور خدا اس کے تمام حنا کا ثواب اس میت کے نام لکھ دے گا اگر وہ اسی حال میں مر گیا تو دوزخ میں داخل ہوگا اور اگر اس وصیت کو پورا کرے گا تو ہر دن اور رات میں اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور ہر دہم کے بدلے میں خدا اس کو ایک شہر عطا فرمائے گا اور ساتھ حوریں دے گا اور صبح وشام دو دروازے اس کے لئے جنت کی طرف کھلے ہوں گے اگر وہ سال آئندہ کے درمیان مرجائے گا تو مغفور مرے گا اور اس کو روز قیامت حج اور عمرہ کا ثواب عطا کرے گا اور جنت میں حضرت یحییٰ بن کر زکریا کا رفیق ہوگا۔

(۹۳۵) فرمایا حضرت نے جو شخص میت کی وصیت کا ضامن ہو اس کو چاہیے کہ اس کے پورا کرنے میں کوتاہی نہ کرے ورنہ اس کا عذاب سخت ہے اور ندامت طولانی ہے۔ وصیت میت کو بدجنت آدمی پورا نہیں کرتا جو وصیت میت کو جلد پورا کرے گا خدا اس کے جسم پر آگ کو حرام کر دے گا اور شہداء و

صدیقین کے ساتھ اس کو جنت عطا فرمائے گا اور جب تک وہ زندہ رہے گا ہر روز ہزار نیکیاں اس کے نام لکھی جائیں گی اور ہزار درجے اس کے بلند ہوں گے اور جو شخص وصیت پوری کرنے سے روگردانی کرے یا خدا ہر ہزار گناہ اس کے نام لکھے گا اور ہر قدم پر اس کے لئے ایک گھر دوزخ میں بنائے گا اور خدا اس کی طرف زندہ ہو یا مردہ نظر نہ کرے گا اگر وہ اس حال میں مرجائے گا تو اس کی قبر پر لکھا جائے گا "رحمت خدا سے مایوس"۔

(۱۱۹) حسد

(سورة النساء) مت آرزو کر اس چیز کی جو فضیلت دی ہے اللہ نے تمہارے بعض کو بعض پر مردوں کے لئے اس چیز میں حصہ ہے جو انہوں نے حاصل کیا ہے۔ تم اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو بے شک اللہ ہر شے جانے والا ہے۔

پھر فرماتا ہے کیا وہ اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو خدا نے لوگوں کو اپنے فضل سے دی ہے۔ پس ہم نے آل ابراہیم علیہ السلام کو کتاب اور حکمت دی اور ان کو ہم نے ملک عظیم دیا۔

(۹۳۶) فرمایا جناب رسول خدا نے حسد سے بچو کیونکہ وہ حسنت کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو کھا لیتی ہے۔

(۹۳۷) فرمایا حضرت نے کچھ لوگ خدا کی نعمتوں کے دشمن ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا جو لوگ حسد کرنے والے ہیں اس چیز پر جو خدا نے اپنے فضل سے بندوں کو دی ہے۔

(۹۳۸) فرمایا حضرت نے تم کو اپنی حاجتوں کے پورا ہونے کو چھپانا

چاہیے کیونکہ ہر صاحب نعمت محسوس ہے۔

(۹۳۹) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ سب سے زیادہ تنگ کرنے والی چیز انسان کو حسد ہے۔

(۹۴۰) فرمایا رسول اللہ نے جس نے علیؑ سے حسد کیا اس نے مجھ سے حسد کیا اور جس نے مجھ سے حسد کیا وہ داخل نار ہوا۔ حاسد وہ ہے جو دوسرے کے زوال نعمت کا خواستگار ہو چاہے وہ اس کی طرف عود نہ کرے۔ پس حسد مذموم ہے اور غبطہ یعنی جو دوسروں کے لئے ہے اس کو اپنے لئے بھی چنا بدون اس خواہش کے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال ہو، محمود ہے۔

(۹۴۱) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے حاسد ایسے آدمی پر غصہ کرتا ہے جس نے اس کا کوئی تصور نہیں کیا۔

غضب

(۱۲۰)

(سورۃ طہ) خدا سے سرکشی نہ کرو ورنہ میرا غضب تمہارے اوپر ہوگا اور جس پر میرا غضب ہوا وہ ہلاک ہوا۔

(۹۴۳) فرمایا رسول اللہ نے غصہ شیطان کی چنگاری ہے۔

(۹۴۴) فرمایا حضرت نے غصہ ایمان کو اسی طرح فاسد کرتا ہے جیسے ابلیس اس کے شہد کو۔ شیطان کہتا ہے غصہ میری گند ہے اور میرا جال ہے اسی سے میں نیک لوگوں کا جنت سے شکار کرتا ہوں۔

(۹۴۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے غیبت نہ کی

اس کے لئے جنت ہے جس نے غصہ نہ کیا اس کے لئے جنت ہے جس نے حسد نہ کیا اس کے لئے جنت ہے۔ غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

(۹۴۵) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص غصہ کرے اور کبھی راضی نہ ہو وہ دوزخی ہے جس شخص کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو اس کو بیٹھ جانا چاہیے کیونکہ اس سے سوزش دور ہو جائیگی اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے بہادر یہ اس کا نام نہیں کہ کسی کو پھپھار دیا جائے بلکہ بہادر یہ ہے کہ آدمی غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم کو غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ۔

(۱۲۰) گالی دینا

(سورۃ النعام) جو خدا کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں ان کو گالی نہ دو ورنہ وہ اپنی جہالت سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ زمانہ کو گالی نہ دو۔

مطلب یہ ہے کہ زمانے کا پیدا کرنے والا اور حوادث کا نازل کرنے والا درحقیقت خدا ہی ہے پس سبب کو برا کہنا گویا سبب کو برا کہنا ہے حضرت رسولؐ نے فرمایا مسلمان کو گالی نہ دو کیونکہ وہ زمین پر خدا کا سایہ ہے اور مردوں کو گالی نہ دو کہ یہ ان کے رشتہ داروں کو اذیت دینے والا ہوگا اور مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ جو کچھ انھوں نے کیا تھا وہ اس کو پہنچ گئے جو شخص مجھ کو گالی دے اس کو قتل کر دو جس نے میرے اصحاب کو گالی دی کفر کیا دوسری خبر میں ہے کہ جو میرے اصحاب کو گالی دے اس کے کھڑے لگاؤ (۹۴۶) فرمایا حضرت نے جنت حرام ہے اس پر جس نے میرے اہلیت

پر ظلم کیا اور ان سے قتال کیا یا خالموں کی مدد کی جس نے ان کو گالی دی آخرت میں اس کے لئے کوئی نیکی نہیں۔ خدا ایسے لوگوں سے روز قیامت مکالمہ نہ کرے گا۔ اور ان کو گناہوں سے پاک نہ کرے گا اور سخت عذاب میں رکھے گا۔

(۲۴۱) فرمایا حضرت نے مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کی حرمت شل اس کے خون کی حرمت کے ہے۔ جس نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے خدا کو گالی دی۔

(۱۲۲) فرقہ مرجیہ و قدریہ

توضیح۔ مرجیہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ایمان کے ہوتے معصیت اسی طرح مضر نہیں جیسے کفر کیساتھ اطاعت مفید نہیں اور بعض کا خیال ہے کہ مرجیہ وہی فرقہ جبریہ ہے جن کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال میں مجبور ہے اور قدریہ وہ فرقہ ہے جس نے قضا و قدر الہی سے انکار کر دیا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ ہر بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔

(۹۴۸) امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا قدریہ فرقہ کی رو میں قیامت تک روزمرہ صبح و شام دوزخ کے سامنے کی جائیں گی اور جب قیامت آئے گی تو وہ دوزخیوں کے ساتھ طرح طرح کے عذاب سے معذب ہوں گے اور کہیں گے اے پروردگار تو نے ہم کو خاص طور پر مذہب کیا ہے یا عام طور پر۔ خدا فرمائیگا اب دوزخ کا مزہ چکھو ہم نے ہر شے کو بقدر استحقاق پڑا ہے۔ (۹۴۹) حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا آیات ذیل قدریہ فرقہ کے متعلق ہیں۔ ان المجرمین فی ضلال و سحر یومہ یصبحون فی النار علی وجہہم ذر و قش مش سقر

(۹۵۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے قدریہ اس امت کے مجوس ہیں وہ اللہ کے دشمن ہیں اور مکاری کے گواہ۔ روز قیامت منادی ندا کرے گا کہاں ہیں قدریہ دشمن خدا اور ابلیس کے گواہ۔ اس وقت ایک گروہ میری امت سے کھڑا ہو گا جس کے دہنوں سے کالا دھواں نکلتا ہو گا۔ (۹۵۱) فرمایا آنحضرتؐ نے میری امت کے دو گروہ ہوں کو اسلام سے کوئی حصہ نہ ملے گا ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

(۹۵۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تقدیر الہی کو جھٹلانے والے بندہ اور سور کی صورتوں میں نسخ ہو کر اپنی قبروں سے نکلے گئے۔ (۹۵۳) حضرت امیر المومنین علیؑ السلام فرمایا روز قیامت جب صحابہ بدعت کو لایا جائیگا تو قدریہ ان میں ایسے نمایاں ہوں گے جیسے سیاہی میں سفید داغ پس خدا ان سے پوچھے گا بتاؤ تم لوگوں نے کیا مراد لی تھی وہ کہیں گے ہم نے تیری ہی ذات کو مراد لیا تھا اچھا میں نے تمہاری لہجہ سن لی اور گناہوں کو معاف کیا مگر قدریہ کا گناہ نہ بخشوں گا کیونکہ انہوں نے شر کیا۔ (۹۵۴) ایک روز مجاہد غلام عبداللہ بن عباسؓ حضرت علیؑ کے پاس آکر کہنے لگا آپ قدریہ کے کلام کے بارہ میں کیا کہتے ہیں؟ لوگوں کی ایک جماعت ان کے ہم خیال ہو گئی ہے۔ فرمایا کیا ان میں سے کوئی تیرے ساتھ ہے پوچھا آپ ان کے ساتھ کیا کریں گے۔ فرمایا تو بے کراؤں گا نہ کریں گے قبل کر دوں گا جس نے تقدیر الہی میں علو کیا وہ ایمان سے خارج ہے۔

(۹۵۵) فرمایا آنحضرتؐ نے ہر امت میں جو کچھ بھی اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں فرمایا حضرت اس قدرات رات سے اور دن دن سے مشابہ نہیں جتنا مرجیہ فرقہ یہود سے اور قدریہ نصرانیت سے مشابہ ہیں۔

(۱۲۴) عیادتِ مرض

(۹۵۹) فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کسی مریض کی عیادت کر لیا تو خدا اس کے نام پر ستر ہزار نیکیاں تحریر فرمایاں گے اور ستر ہزار درجے بلند کرے گا اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کی قبر پر بھیجے گا حکم دے گا تاکہ قیامت تک اس کے لئے استغفار کریں اور جو کسی مردے کو غسل دے گا اور اس کی شرمگاہ اور جسمانی عیوب کو چھپائے گا تو خدا اس کے ہر موے بدن پر ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب دے گا اور سو درجے اس کے بلند کرے گا اور اگر کوئی شرمگاہ میت کو کھول دے گا اور اس کے عیب کو ظاہر کرے گا تو اس کے اعمال ضبط ہو جائیں گے اور خدا اس کی شرمگاہ کو دنیا و آخرت میں کھولے گا۔ (۹۶۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے کہ خدا نے آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم میں بیمار ہوں تم نے میری عیادت نہ کی عرض کی پروردگار میں تیری عیادت کیسے کروں تو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کہا اے آدم میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اگر تم اس کی عیادت کرتے تو گویا میری عیادت کرتے پھر فرمایا اے آدم میں نے تم سے پانی مانگا تم نے نہ دیا عرض کی پروردگار اس سے تیرا کیا مطلب ہے۔ فرمایا میرے فلاں بندے نے تم سے پانی مانگا اگر تم دیدیتے تو گویا مجھے سیراب کر دیتے پھر فرمایا اے آدم میں نے تم سے کھانا مانگا مگر تم نے نہ دیا۔ عرض کی خداوند اودب العالین ہے تجھے اس کی کیا حاجت فرمایا میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا اگر تم اسے کھلا دیتے تو گویا مجھے کھلاتے۔

(۹۶۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے خداوند عالم روز قیامت اپنے

(۱۲۳) تعصّب

تعصّب کہتے ہیں پدیری رشتہ داروں کی حمایت کرنا اور ظلم میں ان کی اعانت کرنا۔

(سورہ الاحصاء) ان بندوں کو بشارت دو جو بات سنتے ہیں اور جو بھی ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں یہ وہی لوگ جن کی اللہ نے ہدایت کی ہے اور وہی عقلمند ہیں۔

(۹۵۷) فرمایا حضرت رسول خدا نے جس نے تعصّب سے یا کسی مسلم پر تعصّب سے کام لیا تو اس سے ایمان کی روشنی نکل گئی۔

(۹۵۸) حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جس نے تعصّب کیا خدا اسے دوزخ میں ڈالے گا اور زمانہ جاہلیت کے عربوں کے ساتھ محشور کرے گا اور یہ بھی فرمایا روز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہ کہاں ہیں میرے دوستوں کو ایمان سے منع کرنے والے۔ یہ سن کر ایک ایسی قوم کھڑی ہوگی جن کے چہروں پر گوشت نہ ہوگا پھر وہ منادی کہے گا یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے مومنوں کو اذیت دی تھی اور ان کو ربخ پہنچایا تھا اور ان سے دشمنی کی تھی اور دین کے معاملہ میں ان پر ظلم کیا تھا۔ پھر ان کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم ہوگا اور یہ بھی فرما کہ وہ لوگ زبان سے کچھ کہا کرتے تھے اور عمل کچھ کرتے تھے انھوں نے لوگوں کے حقوق کو روکا اور اپنے شر کو دوسروں پر فتنہ کیا اور یہ بھی فرمایا کہ حضرت نوح نے اپنی کشتی میں کتے اور سور کو سوار کر لیا تھا مگر ولد الزنا کو داخل نہ کیا تھا اور ولد الزنا سے بھی سخت

ایک بندہ سے کہے گا کس چیز نے تجھ کو روکا کہ میں بیمار تھا اور تو نے میری عیادت نہ کی وہ کہے گا اے رب العباد تجھ سے رنج اور بیماری کا کیا تعلق خدا فرمایا مگر میرا فلاں بلاء مومن بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی اگر تو کرتا تو میری عیادت ہوتی میں تیری تمام حاجتوں کو پورا کرتا۔

(۱۲۵) تعزیت

(۹۶۲) فرمایا حضرت رسول خداؐ نے تعزیت کرنا جنت کا وار بنانا ہے۔
(۹۶۳) فرمایا حضرت نے جو غمیگین کو تسلی دیتا ہے وہ موقع میں ایک قابلِ فخر حلقہ پہنے ہوئے ہوگا۔

(۹۶۴) فرمایا حضرت ابو عبد اللہؓ نے جو آدمی کسی کے بیٹے کے مرنے پر تعزیت کہے تو اس سے کہنا چاہیے کہ اللہ تیرے بیٹے کے حق میں تجھ سے زیادہ بہتر ہے اور اللہ کا ثواب تیرے بیٹے سے زیادہ اچھا ہے اگر اس پر بھی اسے بقیار ہوتے دیکھے تو اس سے کہے رسول اللہؐ کا بیٹا مر گیا تھا پس صبر میں تم کو ان کی پیروی کرنی چاہیے۔

(۹۶۵) فرمایا حضرت رسولؐ نے جو کسی مصیبت زدہ کو قلم صبر دے گا تو اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا بغیر اس کے کہ مصیبت زدہ کے اجر سے کم کیا جائے۔

(۱۲۶) موت

(سورۃ آل عمران) کوئی نفس نہیں مزا مگر اذنِ خدا سے وقت حین پر پھر فرماتا ہے ہر شخص موت کا ذائقہ چھینکے والا ہے۔

(سورۃ الانعام) اس کی زندگی دنیا ختم ہو گئی اور اجل مستحقِ ساجد
(سورۃ النحل) جیسا کہ موت آئے گی تو وہ ایک گھڑی کے ہونے پر
(۹۶۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن جمع کے دن زوال آفتاب کے درمیان مرے گا خدا اس کو تنگی قبر سے پناہ دے گا۔

(۹۶۸) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو مومن پختہ کو بعد زوال مرے گا خدا اس کو ضبط قبر سے پناہ دے گا اور جو مومن شنبہ کو مرے گا اس کو دوزخ میں یہودیوں کے ساتھ جمع نہ کریگا اور جو مومن پختہ کو مرے گا خدا تقسیم کے ساتھ جمع نہ کریگا اور جو شنبہ کو مرے گا خدا اس کو بنی امیہ کے ساتھ دوزخ میں جمع نہ کریگا اور جو مومن چہار شنبہ کو مرے گا خدا اس کو روز قیامت عذابِ حشر سے محفوظ رکھے گا اور اپنی مجاورت کی سعادت بخشے گا اور اپنے فضل سے اس کو دارالمقدم میں اس کو جگہ دیکھا جہنم کوئی رنج اس کو نہ ہوگا اور یہ بھی فرمایا کہ مومن کسی گھر میں مرے کسی وقت میں مرے صدیق و شہید ہے اور میں نے اپنے حبیب حضرت رسول خداؐ سے سنا ہے کہ اگر مومن اس حالت میں مرے کہ اس کے گناہ تمام اہل ارض کے گناہوں کے برابر ہوں تب بھی موت اس کا کفارہ بن جائیگی۔

پھر حضرت نے فرمایا جس نے خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہہ دے شرک سے بری ہے اور جو دنیا میں خدا کا شریک کسی کو نہ بنائے گا وہ مرنے کے بعد جنت میں جگہ پائے گا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ اللہَ لَا یُغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یُغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ (یعنی خدا شرک کے سوا ہر گناہ کو بخش دیتا ہے اب علیؑ تمہارے شیعوں اور دوستوں میں سے جسے چاہے گا بخش دے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ یہ یہ شیعوں کے

متعلق ہے فرمایا ہاں تمہارے شیعوں اور دوستوں کے لیے خصوصیت ہے وہ اپنی قبروں سے کَالِہَا کَالِہَا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہوئے نہیں گئے ان کے پاس جنت کے سبز حلقے ہوں گے اور تاج لائے جائیں گے جو ان کو پہنائے جائیں گے پھر وہ شریف النسل گھوڑوں پر سوار ہوں گے جو ان کو اڑائے لے جائیں گے ان کو فرزند اکبر سے رسوائی نہ ہوگی ملائکہ ان سے کہیں گے یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

(۹۶۶) فرمایا حضرت رسول خدا نے افضل ذکر دنیا میں ذکر موت ہے۔ افضل عبادت ذکر موت ہے۔ افضل تفکر ذکر موت ہے جو موت کا ذکر زیادہ کرے گا وہ اپنے کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں پائے گا۔ (۹۶۷) فرمایا حضرت رسول خدا نے آگاہ ہو جو محبت آل محمد پر مرا وہ شہید مرا جو محبت آل محمد پر مرا وہ تابع مرا۔ جو محبت آل محمد پر مرا وہ کامل الایمان مرا۔ جو محبت آل محمد پر مرا فرشتوں نے اسے جنت کی بشارت دی جو محبت آل محمد پر مرا اس کی قبر میں جنت کے دروازے کھل گئے۔ جو محبت آل محمد پر مرا خدا نے اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کے قرار پانے کی جگہ قرار دیا۔ جو محبت آل محمد پر مرا وہ نکو کار و پرہیزگار مرا اور جو بغض آل محمد پر مرا قیامت کے دن اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا اِلَّا نَسْنُ مِنْ رَحْمَةِ اللہ خدا کی رحمت سے مایوس جو بغض آل محمد پر مرا وہ کافر اکہی ہوئے جنت نہ سونگھے گا۔

(۱۲۰) تشیع جنازہ

(۹۷۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے جس نے جنازے کی مشابعت کی اس کے ہر قدم پر نیکیاں ہیں ایک لاکھ درجے اس کے بلند ہونگے

اور ایک لاکھ گناہ محو ہوں گے اور اگر جنازہ پر نماز پڑھے گا تو ایک لاکھ فرشتے اس کے جنازہ پر نماز پڑھیں گے اور سب کے سب اس کے لیے استغفار کریں گے تا انکہ وہ اپنی قبر سے سجود ہو اور یہ بھی فرمایا کہ جس نے جنازہ پڑھی تو خدا اس کے اگلے پچھلے گناہ سب بخش دیگا اگر دفن کے وقت کوئی موجود رہے اور اس کو مٹی بھی دے تو اس کو ہر قدم پر اپنے گھر لوٹنے تک ایک نیکی کا اجر ملے گا۔

(۱۲۸) قبر

(سوقہ کوثر) تم کو کاثر نے ہلاک کر دیا یہاں تک کہ تم نے مقابلہ کی زیارت کی۔

(۹۷۲) فرمایا جناب رسول خدا نے جو شخص کسی سلم کی قبر کھودے گا خدا اس کے نام پر آتش دوزخ حرام کر دے گا اور اسے جنت میں ایک گھر دیگا۔ (۹۷۳) فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی قبرتہ شایعت کرتے ہیں جب وہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو منکب تکیر کر اس سے دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرا نبی کون ہے وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے محمد میرے نبی ہیں اور اسلام میرا دین ہے پس اس کی قبر کو حظرت تک وسیع کر دیتے ہیں اور جنت کا طعام اس کے لئے لاتے ہیں اور عود و خوشبو کو اس میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے قبر میں روح درجہاں ہے اور آخرت میں جنت نعیم اور جب کوئی کافر مرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے دوزخ کے اس کی شایعت قبر تک کرتے ہیں اور اپنے اٹھانے والوں سے ایسی آواز سے

کہتا ہے کہ سوائے جن وانس ہر شے اس کی آواز کو سنتی ہے وہ کہتا ہے کہ
مجھے ایک موقع اور ملتا کہ میں مومنین میں سے ہو جاتا پھر کہتا ہے کہ مجھے لوٹا
لے شاید میں کوئی عمل نیک کروں۔ دوزخ کے فرشتے اس کو جواب دیتے
ہیں ہرگز نہیں اور ایک فرشتہ نداد یگا اگر تم نے اس کو رد کیا تو یہ
وہی کرے گا جس سے اس کو روکا گیا تھا پس اسے قبر میں داخل کریں گے اور
لوگ مجبور ہو جائیں گے تو اس کے پاس منکر و نکیر فوائد صورت سے جائیں
گے اور اس کو کھڑا کر کے پوچھیں گے بتا تیرا رب کون ہے تیرا نبی کون ہے
اور تیرا دین کیا ہے وہ کہے گا میں نہیں جانتا پھر وہ فرشتے ایسا سخت لیا
گے کہ ہر شے خوفزدہ ہو جائیگی پھر وہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھولیں
گے اور دوزخیوں کے پیچے کا پان کریم لائیں گے یہی منشا ہے اس آیت
کا واما ان کان من المکرہین الضالین فنزل من الحکیم
قبر میں (تصلیۃ حجیمہ آخرت میں)۔

(۶۷۴) ایک شخص نے ابوذر سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ ہم موت کو
برا سمجھتے ہیں فرمایا اس لئے کہ ہم نے دنیا کو آباد کیا اور آخرت کو برباد
کیا لہذا تم اچھا نہیں سمجھتے ہیں کہ آبادی سے خراب کی طرف جاؤ۔ پوچھا
آپ ہمارا خدا کی طرف لڑنا کیسے سمجھتے ہیں۔ فرمایا انکو کہ اس طرح آئیں گے
جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے اور بدکار اس طرح آئیں گے
جیسے بھگا ہوا غلام اپنے آقا کی طرف۔ پوچھا خدا کے سامنے ہمارا کیا
حال ہوگا۔ فرمایا تمہارے اعمال تمہارے سامنے پیش کئے جائیں گے۔
خدا فرماتا ہے ان الابرار نفی نصیحۃ وان الفجار نفی حجیمہ
یك شخص نے پوچھا رحمت خدا کس پر ہوگی فرمایا ان ماحمۃ

سَبَّاحٌ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِینَ۔ تیرے رب کی رحمت احسان کرنے
والوں سے قریب ہے۔

(۹۷۵) امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے موت کا حال پوچھا
فرمایا مومن کے لئے بہترین خوشبو کے مانند ہے جس کو سونگھ کر وہ سو جاتا
ہے اور ہر قسم کا تعب اور الم اس سے دور ہو جاتا ہے اور کافر کے لئے
سانپوں اور کھپوؤں کا کاٹنا ہے یا اس سے بھی زیادہ سخت کسی نے کہا
لوگ کہتے ہیں آدمیوں سے حیرے جانے اور بچپنوں سے کاٹے جانے اور
آنکھ کی پتلی میں جچی چلنے سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں بعض کافروں
اور فاجروں کے لئے ایسا ہی کہی نے عرض کیا کیا وجہ ہے کہ کافروں
کو نزع کے وقت آسانی ہوتی ہے اور ہم سکرات موت کی سختیاں ان
میں نہیں دیکھتے فرمایا اگر مومن کو یہاں راحت ملی تو اس کو جلدی ثواب مل گیا اور
اگر سختی ہوئی تو اس کے گناہ دور ہوئے اور آخرت میں پاک و صاف جائیگا
اور ثواب ابدی کے استحقاق میں کوئی شے مانع نہ ہوگی اور اگر کافر پر
سہولت ہو تو سمجھ لو کہ دنیا ہی میں اس کے حسنات کا اجر پورا ہو گیا اور
اگر شدت ہو تو سمجھ لو کہ اس کے حسنات ختم ہو نیکی بعد غدا ابلی کی ابتدا ہو گئی
(۹۷۶) حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام ایسے شخص کے پاس گئے جو دم
توڑ رہا تھا لوگوں نے کہا یا بن رسول اللہ کیا اچھا ہوتا کہ آپ اس وقت ہم
موت کا کچھ حال بیان فرماتے اور مرنے والے کی اس حالت کا۔

فرمایا موت مومن کو گناہوں سے پاک کرنے والی شے ہے اور مصیبتوں
کا خاتمہ کرنے والی اس کے بعد کوئی گناہ قابل کفہ۔ وہ باقی نہیں رہتا
اور کافر کو حسنات سے صاف کر نیوالی ہے اس کے لئے یہ آخری لذت

راحت ہے اور اس کی نیکیوں کا آخری بدلہ ہے۔ تمہارا یہ دوست جو اس حالت میں ہے تو اس کے گناہ چھین رہے ہیں اور یہ گناہوں سے باطل صاف ہو گیا ہے اب اس میں ہم اہلبیت کیساتھ دارالابریں معاشرہ کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے۔

(۱۲۹) زیارت قبور

(۹۷۷) فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم قبروں کی زیارت کرو تو کہو السلام علیکم یا اهل المقابر من المومنین والمومنات انتہم لنا سلف ونحن لکم تبع ونحن علی اتاب کم وادبکم فبسم اللہ الصلوٰۃ علی محمد وآل محمد والمغفر لک لکدسم ہر تم پر اے قبروں والو اور اے مومنین و مومنات تم ہم سے پہلے ہو اور تمہارے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ ہم خدا سے سوال کرتے ہیں محمد آل محمد پر صلوات کا اور مغفرت کا اپنے اور تمہارے لئے۔

(۹۷۸) فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی قبرستان میں جائے اور سورہ قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ پڑھے اور اس کا اجر اموات کو بخشنے تو خدا موافق ہو گا اور عطا فرما گا۔

(۹۷۹) احمد بن محمد سے مروی ہے کہ میں اور ابراہیم بن ہاشم ایک قبرستان میں گئے پس وہ ایک قبر کے پاس قبہ رو ہو کر بیٹھے اور اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر سنا مرتبہ سورۃ انا نزلنا پڑھا اور کہا جو ایسا کرے گا خدا اس کو اور رضا قبر کو بخش دیگا۔

(۹۸۰) عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ جب کوئی بندہ اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر کہتا ہے خداوند اس مردہ کو بخش دے کہ یہ تیری بخشش کا محتاج ہے اور قل صوا اللہ اور سورہ فاتحہ پڑھتا ہے تو خدا اس قبر کو روشن اور کشادہ کرتا ہے اور اس دعا کرنے والے کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

(۹۸۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے اپنے مردوں کو یہ بھیجی یعنی ان کے نام پر صدقہ دو اور ان کے لئے دعا کرو پھر فرمایا مومنین کی ارواح ہر جہو کو سوار دنیا پر اپنے اپنے گھر کے محاذ پر آتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کوئی آواز میں کہتی ہے اے میرے اہل اور اے میرے رشتہ دارو ہم پر مہربانی کرو خدا تم پر رحم کرے۔ اس چیز سے جو ہمارے ہاتھوں میں تھی اب ہم مصیبت اور حساب کتاب میں پڑے ہوئے ہیں اور اس کا نفع ہمارے غیروں کو پہنچ رہا ہے اور ہر ایک ان میں سے اپنے اقربا کو پکار کر کہے گا ہمارے ساتھ ایک درہم ایک روٹی یا ایک لباس کا سلوک کرو خدا تم کو جنت کا لباس پہنائے پھر حضرت رسول خدا رو پڑے پھر فرمایا وہ تمہارے دینی بھائی ہیں جو تمہارے اور خوشیوں کے حاصل کرنے کے بعد گلی ہوئی رومی بن گئے اور اب وہ اپنے نفسوں پر افسوس کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کیا اچھا ہوتا کہ ہم اپنے تمام سرمایہ کو راہ خدا میں صرف کر دیتے اور آج تمہارے محتاج نہ بنتے۔

(۹۸۲) فرمایا حضرت رسول خدا نے جو صدقہ تم اپنی میت کے لئے دیتے ہو فرشتہ اس کو طبق نو میں لے لیتا ہے اور قبرستان میں جا کر کہتا ہے اے اہل قبور تمہارے اہل و عیال سلام ہو تمہارے اہل نے یہ تمہارے لئے بھیجا ہے پس وہ اس کو لے کر اپنی قبروں میں داخل ہو جائیں گے۔

(۹۸۳) فرمایا حضرت نے جس نے میت پر صدقہ کے ساتھ مہربانی کی اس کا اجر بیش خدا اور پہاڑ کے برابر ہے اور وہ روز قیامت عرش کے سایہ میں ہو گا اور زندہ اور مردے اس صدقہ کی وجہ سے نجات پائیں گے۔

کتابت ال ملک الموت فلاں کے پاس جاؤ اور اس کی روح میرے پاس لاؤ
اس کا اتنا ہی عمل کافی ہے۔

(۹۹۰) آنحضرتؐ نے فرمایا اڑھیں مجموعی شکل میں ہستی ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں
(۹۹۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مرنے کے بعد روحیں نہیں آئیں
بلکہ مثل گروہ شمس ہیں شعاعیں ڈالتی ہیں۔

(۹۹۲) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو لوگ سوتے ہیں ان کی روحیں سمار دنیا
کی طرف صود کرتی ہیں۔

(۹۹۳) فرمایا حضرت علی علیہ السلام جب خواب میں روح انسانی خارج ہوتی ہے تو
حیوانی باقی رہتی ہے کسی پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا اللہ یتوفی الہ نفس حیون
موتہا والحق لہ نعمت فی ممتا مہا کا کیا تمام روحیں سرکار الہی میں حاضر ہوتی
ہیں پس خدا جسے چاہتا ہے روک لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔ فرمایا جو چیز
اس کی طرف جاتی ہے وہ روح عقل ہے مگر روح حیوانی بدن میں باقی رہتی ہے وہ تو
سے پہلے خارج نہیں ہوتی۔ موت کے وقت روح عقل بھی قبض کر لی جاتی ہے اگر وقت
خواب روح حیوانی بھی خارج ہو جائے تو بدن بے حس ہو جائے اس کی مثال صحا
کیف کی ہے اگر ان میں روح حیوانی نہ ہوتی تو داہنے بائیں کروٹیں نہ لے سکتے۔

(۹۹۴) یونس بن یسایان سے مروی کہیں ایک دن حضرت ابو عبد اللہؑ کی مجلس
حاضر تھا حضرت نے مجھ سے پوچھا لوگ ارواح مومنین کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔
میں نے عرض کیا کہتے ہیں کہ تحت عرش ایک قندیل ہے سمیں ایک سبزہ پرندہ ہے
تمام روحیں اسی کے پوٹے میں ہتی ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہ باطل غلط ہے خدا کے
نزدیک بندہ مومن اس سے زیادہ صاحب عزت و اکرام ہے کہ اس کی روح طاہر کے
پوٹے میں ہے۔ یونس قبض روح کے بعد وہ ایک ایسے جی جسم میں ہے جیسا کہ وہ
دنیا میں تھا وہ کھاتے پیتے ہیں اور جب انیوالا ان کے پاس آتا ہے تو وہ اس کو

(۱۳۰) ذکر موت

(۹۸۴) فرمایا حضرت رسولؐ خدائے بہت سے غافل پسینے کیلے پکڑا تیار کرتے
ہیں اور وہ ان کا کفن بن جاتا ہے اور ہنسنے کیلئے گھبراتے ہیں اور وہ انکی قبر بن جاتا ہے
(۹۸۵) فرمایا حضرتؐ نے قرآن مجید کی پہلی منزل ہے جس نے اس سے بجات
پائی تو بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان پائیں گے اور نہ بعد اس سے کم نہ ہوگا۔

(۱۳۱) روح

(سورۃ بنی اسرائیل) ل رسول تم سے لوگ روح کی بابت سوال کرتے
ہیں کہ وہ میرے رب کا امر ہے جس کا بہت تھوڑا علم تم کو دیا گیا ہے۔
(سورۃ یوسف) جو لوگ انہد میں سے ہیں انکو مردہ نہ کہو بلکہ زندہ ہیں مگر تم شہر میں
(سورۃ آل عمران) جو لوگ اہل ایمان میں سے ہیں ان کو مردہ نہ سمجھو وہ
زندہ ہیں اور اپنے رب سے رزق پاتے ہیں اور جو کچھ خدائے ان کو اپنے فضل سے
دے رکھا ہے اس پر خوش ہیں۔

(۹۸۷) فرمایا حضرت رسولؐ خدائے اگر لوگ روح کا مکان دیکھ لیں تو اپنی
سے غافل ہو جائیں اور اپنے نفسوں پر رونے لگیں۔

فرمایا جب میت اٹھائی جاتی ہے تو روح اس پر سایہ فگن ہوتی ہے اور کہتی
ہے اے میرے عزیز و دنیا تمہارے ساتھ اس طرح نہ کھیلے جیسے میں کھیلایں نے حلال
حرام سے مال جمع کیا اور اپنے عزیزوں کے لئے چھوڑ آیا۔

(۹۸۸) تو اس کا اعمال نامہ لکھنے والے فرشتے آتے ہیں اگر نیک ہوتا ہے
تو اس کی تعریف کرتے ہیں ورنہ برا کہتے ہیں۔

(۹۸۹) فرمایا حضرت رسولؐ نے جب خدا کسی بندہ سے راضی ہوتا ہے تو

اچھی طرح پہچانتے ہیں۔

کتاب التبعیر عن الامتہ میں ہے کہ مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کسی کو اس کا نفس پاک بنوے اور اچھلے نیک۔ جب اس کی روح خارج ہوتی ہے تو وہ ملائکہ سے ملاقات کرتی ہے اس کی خواب جی الہی ہوتی ہے پھر فرمایا وحی تو منقطع ہوگئی مگر بشارتیں جاری رہی ہیں اور وہ صالحین و صالحات کی خواب ہے۔

(۹۹۸) فرمایا حضرت رسولؐ نے جس نے مجھے خواب میں دکھا اس نے مجھ سے کوفت میں دیکھا گیند شیطاں میں یا میسرہ اوصیاء کی یا ان کے شیعوں کی شکل میں نہیں آسکتا اور رویارہ سدا قد ایک جزو ہے نبوت کے ستر جزو میں سے۔ (۹۹۹) محمد انعام النوقلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہؑ سے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ کبھی تو جیسا خواب دیکھتے ہیں ویسا ہی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی تو دیکھتے ہیں ویسا نہیں ہوتا۔ فرمایا مومن جب اپنے تئیں اس کی روح سے ایک حرکت خارج ہوتی ہے اور بسا اوقات وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے پس روح وہاں جو کچھ موع تقدیر و تدبیر میں دیکھتی ہے وہ سچ ہوتا ہے اور جو تینا میں دیکھتی ہے وہ اصغارا احلام یعنی جھوٹی اور پریشان خوابیں ہیں میں نے جن کی یا رسول اللہؐ کیا مومن کی روح آسمان تک بلند ہوتی ہے فرمایا ہاں میں نے عرض کی تو فرماتی دیر تک بدین موت روح نہیں ہتی اور وہ سب کی سب خارج ہو جاتی ہے فرمایا یہ بات نہیں ہے اگر خابینہ ہو جاتی اور برک مومن میں کوئی شے باقی نہ رہتی تو وہ مرجعاً تائیں نے عرض کی کہ پھر کیونکر خابینہ ہوتی ہے فرمایا کہ تم موت کو آسمان میں نہیں دیکھتے کہ وہ اپنی جگہ ہوتا ہے اور اس کی شاہیں زمین پر ہوتی ہیں ایسی ہی روح ہے کہ اصل اسکے بدن میں سے حرکت اس کی ہمدردی۔

(۱۳۲) صفت جنت و عیم جنت

(سورۃ البقرہ) بشارت دوان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کی ہیں

کہ ان کیلئے ایسی بہشتیں ہیں جن کے نیچے ہر چارے پر لور ہر وقت انکو پھلوں سے رزق دیا جائیگا۔ وہ کہیں گے یہ تو باطل دے ہی ہیں جیسے ہم نے پہلے کھلے تھے اور ان کے پاؤں مشابہ الارواح لا جائیں گے اور جنت میں ان کیلئے پاک پاکیزہ عورتیں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورۃ آل عمران) اپنے رب کی مغفرت کی طرف جلدی کرو اور اس کی جنت کی طرف جسکی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے اور وہ متعین کیلئے تیار کئی گئی ہے۔

(۹۹۸) فرمایا رسول اللہؐ نے میں جب شب معراج آسمان پر گیا تو جبرائیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور جنت کے بساطوں میں ایک بساط پر مجھے بٹھایا پھر مجھے ایک ہی دی جب میں نے اُسے توڑا تو اس میں ایک نور نکلی جس کی مثل میں نے جنت میں بھی نہ دیکھی تھی اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہؐ میں نے کہا کون ہے اس نے کہا میں راضیہ مرضیہ ہوں مجھے خداوند عالم نے تین چیزوں سے پیدا کیا ہے میرے نیچے کا حصہ مشک ہے اور درمیانی حصہ کافور کا اعلیٰ حصہ عنبر کا مجھے خدا نے آپ کے بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابیطالب کیلئے پیدا کیا ہے حضرت فرماتے ہیں میں نے بنائے جنت کے متعلق جبرائیلؑ سے سوال کیا۔ کہا اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک گونے کی اور اس کی بن مشک کی ہے مٹی۔ زعفران کی سنگریزے موتی اور باقوت کے ہیں جو ان میں داخل ہوگا عیش میں ہے گا اور کبھی سختی نہ دیکھے گا اس کو کبھی موت نہ آئیگی اس کی جوانی کبھی دور نہ ہوگی۔ کبڑے کبھی میرانے نہ ہونگے۔ (۹۹۹) فرمایا رسول اللہؐ نے جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا عبد مومن کو طافہ نکالے گا وہ از سر تا پا لگنا ہوں میں ڈوبا کھڑا ہوگا پھر خدا اس کے گناہ بخشے گا اور اس کی اطلاع کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو بھی نہ ہوگی اسکو نہ پائند ہوگا کہ کوئی آدمی بھی لگا کھڑا ہوگا۔ (۱۰۰) زید بن علی علیہ السلام مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جنت میں ایک درخت ہے جس اعلیٰ حصہ سے پھلے خارج ہوتے ہیں اور اس سے اہل بطن گھوڑے نکلیں گے جن کے پیادے بازو ہوں گے کمروں پر زینیں کسی ہوگی دہنوں میں درو یا قوت کے لحام ہونگے اور نہ لید

حوض کوثر ہے یہ اور بندوں پر خدا انسان کر دیا اگر وہ ہم سے تعلق رکھیں گے اور ہماری محبت کو اپنے دلیں جگہ دیں گے۔

۱۰۰۱ انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جو طوبے کہتے ہیں جنت میں کوئی گھر کوئی حجرہ ایسا نہیں جس میں شاخ نہ ہو اس کی جڑ میرے گھر میں ہے دوسرے دن فرمایا اس کی جڑ علی کے گھر میں ہے۔ عمر نے کہا یا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کل آئیے کہا تھا کہ اس کی جڑ میرے گھر میں ہے حضرت نے فرمایا اسے کیا تم نہیں جانتے کہ میرا اولیٰ کا گھر ایک ہے میرا اولیٰ کا درجہ ایک ہے میرا اولیٰ کا پردہ ایک ہے عمر نے کہا اگر کوئی شخص آپ دونوں میں سے اپنی اہل سے ملنا چاہیے تو کیا ہوگا فرمایا خدا میرے اور ان کے درمیان ایک نور کا پردہ ڈالے گا اور جب ہم اپنی ضرورت سے فارغ ہونگے تو وہ پردہ اٹھ جائیگا اس وقت عمر نے حق کو سچا مانا اور اسی جہ اھیاب رسول کی سی ان سے زیادہ علیؑ کی کیا حد کیا۔

۱۳۳) صفت جنہم اور اس کا عذاب

(سورۃ البقرہ) جنہوں نے ہماری آیت کو جھٹلایا وہ صحابہ ناریں اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورۃ النساء) جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا ہے عنقریب ہم ان کا سزا دیں جلاں گے یہ نہ کہ جلاں جائیں گی تو وہ ایسی جلدیں بدل دیں تاکہ وہ عذاب کو پہنچیں (سورۃ التوبہ) جنہوں نے سچائی کو جمع کیا ہے اور وہ اہل خدائیں خیر نہیں کرتے ان کو عذاب درد ناک کی خبر دو روز قیامت آتش جنہم میں ان کے چاندی اور سونے تپکے آجی پشیمانیوں پہلوؤں اور پٹوں پر لگایا جائیگا۔ یہ ہے وہ چیز جو تم نے اپنے نفسوں کے لئے دیر نہ کی تھی اب اس خزانہ کے جمع کر نیا مزہ چکھو۔

کریں گے پیشاب جب میں و خدا ان پر سوار ہونگے تو جطرف کی نیکی خواہش ہوگی تو گھوڑے انکو لیکر ارجائینگے۔ اہل نار پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں پس ان میں کا اعلیٰ جوابے یگا خدا سے پوچھ لو۔ وہ کہیں گے پروردگار ان لوگوں کو یہ درجہ کس وجہ ملا۔ خدا فرمایا کیا یہ لوگ روزہ رکھتے تھے اور تم نکھاتے تھے یہ راہ خدائیں خیر کرتے تھے اور تم غل کرتے تھے۔ یہ فی سبیل اللہ کرتے تھے اور تم بچے تھے یہ نماز پڑھتے تھے اور تم سوتے تھے۔

۱۰۰۱ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت کسی چیز کی نہ ہوگی۔ البتہ مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی پس جس صورت کو پسند کریگا وہ اسی کی طرف جائیگا اس بازار میں حوروں کا مجمع ہوگا وہ اسی آوازیں بولیں گی کہ اس سے پہلے سننے میں نہ آئی ہوگی وہ کہیں گی ہم وہ عیش پرست رہے ہیں جن کیلئے کبھی سختی نہیں ہم وہ کھانے والیاں ہیں جو کبھی نہ ہونگی ہم وہ پہننے والیاں ہیں جو کبھی برہنہ نہ ہونگی ہم ہمیشہ جینے والیاں ہیں جو کبھی مرنے کی نہیں ہم وہ راضی ہونے والیاں ہیں جو کبھی غصہ نہیں کرتیں ہم وہ مقیم ہیں جو کبھی کوچ کرنا نہیں پس بتاؤ ان شخصوں کو جس کیلئے ہم مخصوص ہو اور وہ ہمارے لئے ہو ہم نیک اور خوبصورت ہیں اور ہمارے شوہر صاحبان کرامت اور بزرگی والے ہیں۔

۳۰۲ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بالشت جگہ بہتر ہے دنیا و مافیہا سے۔ ۱۰۰۳ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے میں رسول اللہ کیساتھ حوض کوثر پر ہوں گا جو ہمارے ساتھ رہنے کا ارادہ کئے اس کو چاہیے کہ اپنا قول ہمارا قول اور اپنا عمل ہمارا سا عمل بنائے وہاں شفاعت ہماری اور ہمارے دوستوں کی ہوگی جو شخص ہم سے یہاں ملارہے گا ہم حوض کوثر پر اس سے ملاقات کریں گے اور میں اپنے دشمنوں کو اس پر سے دفع کروں گا اور اپنے دوستوں کو سیراب کروں گا جو اس کا ایک ٹھونٹ بھی پئے گا اس کے بعد بھی پیاسا نہ ہوگا جنت میں دو بھری ہوئی خضیں ہیں اور ایک تنیم دوسری عین جس کے سکرینے درو یا قوت ہیں اور وہی

(۱۳۴) قیامت اور اس پر ایک نظر

(سورۃ المائدہ) کافر اگر تمام وہ چیز جو زمین میں ان کے پاس یا اس کی مشین اور شے روز قیامت کا عذاب ہٹانے کیلئے فدیہ دیں تو بھی ان سے قبول نہ کیا جائے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

(سورۃ الاحقاف) اگر تم ان کو دیکھو جب کہ وہ نادر کھڑے ہونگے اور تمہیں کاش کہ ہم ٹوٹا دیئے جاتے اور ہم آیات خدا کی تکذیب کرتے اور مومنین میں سے ہو جاتے مگر ان پر ظاہر ہو گیا جس چیز کو پہلے چھپاتے تھے اگر ان کو ٹوٹا دیا جائے تو پھر وہی کہہ گئے جس کی بابت انکو منع کیا گیا ہے اور وہ تو بھوٹے ہیں۔

۱۰۰۵، حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روز قیامت ہر بندہ سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائیگا کہ اس نے اپنی عمر کس چیز میں کھوئی۔ اس نے اپنا شباب کس امر میں مٹایا۔ اس نے مال کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا اور ہم اہلبیت کی محبت۔

۱۰۰۶، جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا نے اپنے پیر بند گوار سے عرض کیا کہ مجھے یہ بتائے کہ روز قیامت لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا وہ اپنے اپنے مقام میں مشغول ہونگے۔ کوئی کسی کی طرف دیکھنے والا نہ ہوگا۔ نہ باپ بیٹے کی طرف نہ بیٹا باپ کی طرف نہ ماں کی طرف۔ پوچھا ان کے جموں پر کھن بھی نہ ہونگے جبہ اپنی قبر سے باہر آئیں گے فرمایا کفن سب کے کھنہ ہونگے مگر مومنوں کی شرمگاہ کو چھپا گا اور کافروں کی شرمگاہ کھلی ہوگی۔ پوچھا بابا مومنوں کی شرمگاہ ستر پوشی کس چیز سے ہوگی فرمایا ایک ایسا نور روشن ہوگا کہ اس کی وجہ سے ان کے جسم نظر نہ آئیں گے۔

پوچھا بابا میں آپ کہاں ہوگی فرمایا میزان کے پاس در آنجا لیکہ میں کہتا ہوں کہ خداوند جس نے کالہ الا اللہ کی گواہی دی اس کے پلے بھٹکا دے

اتم مجھے دفاتر کے پاس بھوگی جب کہ صحیفے کھلیں گے میں کہتا ہوں گا یہ ورد گار میری امت تھوڑا سا حساب اور تم مجھے مقام شفاعت میں بھوگی جہنم کے پل پر ہرگز اپنے نفس کے معاملہ میں مشغول ہوگا اور میں اپنی امت کے معاملہ میں مشغول ہوں گا اول یہ کہتا ہوں گا یہ ورد گار میری امت کو بچالے۔ انبیاء علیہم السلام میرے گرد ندا دیتے ہوں گے خداوند امت مصطفیٰ کو بچالے۔ خدا اس روز سب کا حساب لے گا سوائے مشرک کے کہ اس کو بغیر حساب داخل جہنم کرے گا۔

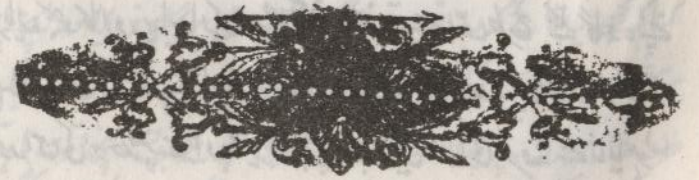
(۱۳۵) موقف

(سورۃ المحاسج) ایک سائل نے ایک ایسے عذاب کا سوال کیا جو کافروں پر نازل ہوا کرتا ہے۔ ذی الحارج خدا سے جس کی طرف ملائکہ اور روح معراج حاصل کریں گے اس روز جس کی مقدار ہزار برس کی ہوگی پس صبر کرو۔

۱۰۰۷، ابن مسعود سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے فرمایا قیامت میں پچاس موقف ہوں گے اور ہر موقف ہزار برس کا ہوگا۔ پہلا موقف قبر سے نکلنے پر ہوا پس یہاں ہزار برس تک چلائے جسم عریان ہوا اور پیاسا رکنا ہوگا جو شخص اپنی قبر سے اس طرح نکلے گا وہ اپنے رب پر اور اس کی جنت و ناز پر مسرت اور سات و قیامت پر ایمان لائے والا ہوگا اور اس کی وحدانیت اور میری نبوت جو کہ میں خدا کی طرف سے لایا ہوں اس کی تصدیق کر نیوالا ہوگا وہ عذاب سے نجات پائے گا۔

۱۰۰۸، معاذ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے میری امت دینا طرح سے روز قیامت مشور ہوگی کہ بعض ان میں سے بشکل لوزینہ ہوں گے بعض بشکل خنزیر بعض اپنے سروں پر اوندھے اور ان کے پیران کے

سروں پر ہوں گے بعض اندھے ہوں گے اور بعض گونگے ہونگے اور بعض اپنی
زبانیں چاٹتے ہوں گے جو ان کے سینوں پر لٹکی ہوں گی اور ان سے دل
بہر رہی ہوگی۔ لوگوں کو ان کے وجود سے نفرت ہوگی اور بعضوں کے ہاتھ
پاؤں کٹے ہوں گے۔ بعض آگ کے شعلے تاپتے ہوں گے بعض کے جسموں
سے مُردار کی سی بو آتی ہوگی، بعض کے لباس تار کول سے بھرے ہوں
گے۔ اور ان کی جلدوں سے چپکے ہوں گے پس جو بندروں کی صورت
میں ہوں گے وہ بدکار ہوں گے جو خنازیر کی صورت میں ہوں گے وہ ناجائز
کھانے والے ہوں گے اور اپنے احکام میں ظلم کرنے والے ہوں گے، گونگے
اور بہرے ہوں گے اور اپنے اعمال پر غرور کرنے والے ہوں گے جن کے
پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے ہمسایوں کو ستانے والے ہوں گے جو آگ تاپتے
والے ہوں گے وہ لوگوں کی بادشاہ سے چغلی کھانے والے ہوں گے جن کے
بدنوں سے مُردار کی سی بو آتی ہوگی وہ خواہشوں اور لذتوں کی پیروی
کرنے والے ہوں گے اور اپنے اموال سے حق اللہ کو روکنے والے ہوں گے
جن کے لباس قطران کے ہوں گے وہ صاحبان کفر و فجور ہوں گے۔



مختصر حالات جناب صدوق علیہ الرحمہ

کا نام محمد کنیت ابو جعفر اور لقب صدوق ہے۔ ان کے والد ماجد
کا نام علی بن الحسن بن موسیٰ بن باویہ ہے قم کے رہنے والے تھے۔ ان کا
سینہ علوم دین کا دفیئہ تھا اور حقائق و معارف کا خزینہ تھا۔ اپنے
شیعوں کے اصرار پر وہاں سکونت اختیار کر لی تھی اور مسائل دین
کی تعلیم دینے میں مشغول ہو گئے۔

شیخ طوسی نے فہرست میں لکھا ہے کہ ابو جعفر بن باویہ حلی القدر
حافظ تھے اور رجال کے حالات سے خوب واقف تھے ۲۵۵ھ میں
بنام جوانی بغداد میں آئے اور بڑے بڑے علمائے ان سے احادیث
کو سنا علمائے قم میں ان کا کوئی نظیر و مثل نہ تھا۔ تقریباً تین سو
کتابیں ان کی تصنیفات سے ہیں۔ شہر قم میں انتقال فرمایا۔ کتاب
نجاشی میں ان کی کتابوں کی فہرست درج ہے۔

جب ان کے علم و فضل کا ڈنکا اطراف عالم میں بجا تو
ملک رکن الدولہ نے پیغام بھیجا کہ میں آپ کی ملاقات کا مشتاق
ہوں۔ جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ نے بڑی تعظیم و تکریم بجالا کر
اپنے پہلو میں جگہ دی اور کمال نیاز مندی کا اظہار کیا۔

جناب صدوق علیہ الرحمہ جس زمانہ میں بغداد میں تھے۔
علمائے اہل سنت اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہو کر مختلف قسم
کے سوالات کرتے تھے اور ان کو جناب صدوق بعنوان شہرت
ان سب کا جواب دیتے تھے۔

علم حدیث میں جناب صدوق علیہ الرحمہ کو کمال حاصل تھا۔ آپ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا۔ کئی کئی سولہ الہام بیک وقت آپ سے احادیث کا درس لیتے تھے۔

کتاب جامع الاخبار جس کا ترجمہ یہ کتاب ہے اپنی جامعیت کے لحاظ سے نہایت مفید کتاب ہے علامہ نے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے عبارت محاسن اخلاق معاشرتی تعلیمات کے متعلق آپ نے تھوڑی تھوڑی حدیثیں جمع کر دیں بعض احادیث ایسی ضرور ہیں جن کا مطلب ہماری سمجھ میں نہیں آتا اور بعید از عقل معلوم ہوتی ہیں لیکن کمال ایماں کے دائرہ میں رہ کر روحانی اور ایمانی آنکھوں سے ان کو پڑھا جائے تو ان کی معنویت کچھ اور ہی نظر آتی ہے۔ اعمال حسنہ کے جو بکثرت ثواب لکھے گئے ہیں ان پر تعجب نہ ہونا چاہیے۔ اول تو اہل ایماں کے شوق کو ابھارنے کے لئے ایسا ہے دوسرے بہت سے افعال حسنہ ایسے ہیں کہ اگر وہ خلوص سے محض لُحَبِ اللہ و لوجہ اللہ عمل میں لائے جائیں تو ان پر اللہ تعالیٰ جتنا ثواب دے وہ محلِ تعجب نہیں۔ اس کی سرکاریس کس چیز کی کمی ہے۔ جب ایک بادشاہ ذرا سی بات پر خوش ہو کر بڑی بڑی جاگیریں بخش دیتا ہے تو اللہ ہے جتنا چاہے بخش دے۔

بادشاہ رکن الدولہ کو آپ سے بڑی عقیدت تھی۔ وہ اکثر آپ کو بلا کر آیات و احادیث کے متعلق معلومات حاصل کیا کرتا تھا۔ کئی بار ایسا ہوا کہ وہ آپ کے شریعت گدہ پر غصہ آیا اس کے ارکان سلطنت کو یہ بات ناگوار ہوتی تھی ایک بار کسی نے کہا حضور ﷺ یہاں اور بھی بہت سے عالم ہیں کیا وجہ ہے کہ آپ دوسروں کے یہاں نہیں جاتے رکن الدولہ نے کہا اگر ان کے پایہ کا کوئی اور بھی ہوتا تو میں ضرور اس کے پاس جاتا۔ اس نے کہا آپ نے یہ کیسے جانا کہ ان کی طرح کا کوئی اور نہیں بادشاہ نے کہا میں سب کو آزما چکا ہوں۔ اگر تم کو یقین نہیں آتا تو سب کو ایک مجلس میں جمع کرو اور مختلف قسم کے سوالات ان کے سامنے رکھو پھر دیکھو ان مسائل کے جواب کون سب سے زیادہ سلی بخش دیتا ہے۔

چنانچہ ایک روز معین کر کے ان تمام علما کو جو اس وقت دار الخلافہ میں تھے جمع کیا گیا اور چند مسائل ان کے سامنے پیش کر دیے۔ اس جلسہ میں اول سے آخر تک رکن الدولہ بھی موجود رہے۔ سب سے پہلے اس مسئلہ پر گفتگو شروع ہوئی کہ ملتِ اسلام میں تہتر فرقے کیوں ہوئے اس کی ذمہ داری کس پر ہے۔

تین روز تک اس مسئلہ پر گہرا گرم بحثیں رہیں۔ صدق علیہ الرحمہ کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ سب تفریق محض اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرت کے بعد امتِ رسولؐ نے اہلبیت سے تمسک نہ رکھا۔ اور قرآن کو اپنی اپنی عقل کے مطابق سمجھا۔ جس سے ملتِ تہتر فرقوں

میں تقسیم ہو گئی۔ اس مسئلہ پر جناب صدوق نے ایسے پر زور دلائل سے روشنی ڈالی کہ ساری مجلس ساکت ہو گئی۔ بادشاہ نے کہا اب تو آپ پر ثابت ہو گیا کہ اس شخص کا علم دین میں کیا پایہ ہے۔ میں جو کچھ تعظیم کرتا ہوں ان کے علم کی وجہ سے کرتا ہوں۔

میں نے بہت سی ایسی احادیث کا مطلب ان سے دریافت کیا جو میری نظر میں بہت مشکل تھیں میں نے اپنے درباری علماء کے سامنے بار بار ان کو پیش کیا اور ان سے سمجھنے کی کوشش کی لیکن ان میں سے کوئی مجھے نہ سمجھا سکا۔ جب پہلی بار میں جناب صدوق سے ملا تو اس خیال سے کہ ان کو جانچنا چاہیے ایک حدیث پیش کی انھوں نے ایسا ساکت جواب دیا کہ میں لب نہ ہلا سکا اس کے بعد تو بہت سی احادیث ان کے سامنے رکھیں میں نے یہ دیکھا کہ ان کو علم حدیث میں وہ کمال حاصل ہے جو دوسروں کو میسر نہیں۔

صدوق علیہ الرحمہ درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ معمولی کپڑے کا لباس پہنتے تھے اور اکثر ایام میں روزے سے رہتے تھے۔ ایک بار رکن الدولہ نے بہت سے قیمتی تحفے ان کے پاس بھیجے۔ انھوں نے اُس وقت تو اس خیال سے لے لے کر در صورت واپس کرنے کے بادشاہ کو ناگوار ہو گا لیکن دوسرے روز ان تحائف کو ساتھ لے کر بادشاہ کے پاس گئے سپاس گزاری کے بعد فرمایا ہر ایک کو تحفہ اس کے حسب حال دیا جاتا ہے میں نے کبھی ایسی چیزوں کو استعمال نہیں کیا۔ بہتر یہ ہو کہ اب میری طرف سے یہ چیزیں ایسے لوگوں کو دیں جن کا دل ان کو

لے کر خوش ہو۔ رکن الدولہ نے کہا پھر اب ایسی چیز مانگئے جو آپ کے حسب حال ہو۔ فرمایا بس میں اتنا چاہتا ہوں کہ آپ نماز کے بعد میری مغفرت کے لئے دعا کر دیا کریں۔ یہ سن کر رکن الدولہ رونے لگے اور ہاتھ باندھ کر کہنے لگے۔ میں اور آپ کے لئے دعائے مغفرت کہوں۔ میں تو خدا کا ایک گنہگار بندہ ہوں۔ میری درخواست تو آپ سے یہ ہے کہ میری مغفرت کے لئے دعا فرمائیے۔ صدوق علیہ الرحمہ بڑے سخی انسان تھے جو کچھ نہیں ہاتھ آتا محتاجوں پر تقسیم کر دیتے۔ اکثر اوقات روزہ رکھتے اور اس کی پرداہ نہ کرتے کہ گھر میں کھانے کو ہے یا نہیں ایسے ان کی ذہنی نے کہا آپ کو کبھی اس کا خیال نہیں ہوتا کہ گھر میں کھانے کو ہے یا نہیں۔ فرمایا جس خدانے رزق کا وعدہ کیا ہے وہ ایسا وعدہ پورا کرے گا۔ جو درندہوں پرندوں اور چرندوں کو ان کی روزی روز پنچاتا ہے کیا مجھے بھول جائے گا۔ یہ سن کر ان کی بی بی پر ایسا خوف خدا طاری ہوا کہ روتے روتے بیہوش ہو گئیں۔

جس زمانہ میں صدوق علیہ الرحمہ کا قیام مکہ میں تھا آپ اپنے وہاں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ جس میں علم قرآن اور علم حدیث کا روزانہ درس ہوتا تھا آپ کے درس میں سنی سوطا علم شریک ہوتے تھے جب آپ کے علم و فضل کا شہرہ شہروں شہروں پہنچا تو علمے مادر اور النہر کو جو مدینہ کے سنی تھے ان سے نواہ مخواہ باتیں پیدا ہوئیں انھوں نے ایک شخص کو بصورت و حسب علم آپ کے پاس بھیجا کہ انتہائی عقیدت کا اظہار کر کے ان کا پورا پورا اعتماد

جس کر لے اور پھر ایک دن ان کو زہر دیوے لیکن ان کا یہ مقصد پورا نہ ہوا۔ جناب صدوق کو ایک رات خواب میں اس کی نیت کا حال بیان کیا گیا۔ انہوں نے اس دشمن ایمان کو پوری طرح زد و گوب کر کے مٹے سے نکال دیا۔

صدوق علیہ الرحمہ کا بہت بڑا کتب خانہ تھا۔ تقریباً بیس ہزار کتاب اس میں تھیں امرائے زے نے اس کے لئے ایک علامت بنوا دی تھی۔ جناب صدوق شب و روز مطالعہ کتب اور تصنیفات میں مشغول رہتے تھے۔ ان کی تصنیفات ہر علمی شعبے میں پائی جاتی ہے۔ فقہ و اصول فقہ اور علم کلام میں ان کی مصنفات زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا حافظ عطا فرمایا تھا کہ جو مضمون کسی کتاب میں ایک بار پڑھ لیتے تھے وہ ہمیشہ کے لئے ان کے دماغ میں محفوظ ہو جاتا تھا۔ علما شیعہ میں جناب صدوق کو ایک خاص مرتبہ حاصل ہے۔



احادیث کے متعلق چند ضروری باتیں

۱۔ احادیث کے متعلق چند ضروری باتیں نظریں رکھنی چاہئیں
۱۔ کوئی حدیث قابل عمل نہیں اگر اس کا سلسلہ روایت کسی معصوم تک نہیں پہنچتا۔

۲۔ قرآن کے بعد ہماری تعلیم کا بڑا سرچشمہ احادیث رسول ہیں
۳۔ حدیث مضمون قرآن کے خلاف ہے وہ قابل قبول نہیں
۴۔ ہر حدیث کو یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ صحیح ہے کیونکہ بنی امتیہ کے زمانہ میں لاکھوں جھوٹی حدیثیں کتب احادیث میں درج ہو گئی ہیں۔
۵۔ شیعہ کتب احادیث میں جامع احادیث چار کتابیں ہیں جن کو کتب اربعہ کہتے ہیں۔

۱۔ الف، کافی اس کو جناب علامہ یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے جمع کیا۔

۲۔ ب، لن لا یحضرہ الفقیہ۔ اس کے جامع جناب شیخ صدوق محمد بن علی بن یاقوت علیہ الرحمہ ہیں۔

۳۔ ج، تہذیب الاحکام و استبصار ان دونوں کتابوں کے لکھنے والے۔

جناب شیخ الطایفہ محمد بن الحسن طوسی علیہ الرحمہ ہیں۔
اصول کافی (۲ جلد) اور فرائغ کافی (۲ جلد)
ان میں تقریباً سترہ ہزار احادیث ہیں۔

۴۔ د، فیحضرہ الفقیہ میں چھ ہزار چوبیس احادیث ہیں۔

ہندسیب الاحکام میں تیرہ ہزار پانچ سو نوے ہیں۔

استبصار میں پانچ ہزار آٹھ سو گیارہ ہیں۔

احادیث کی کل تعداد چوالیس ہزار دو سو چالیس ہے۔

(۶) احادیث کی تدوین کا سلسلہ حضرت امام محمد باقر اور

امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوا۔

آپ کے زمانہ میں چار سو کتب احادیث لکھی گئیں جو

اصول اربعۃ کہلاتی ہیں۔ لوگ جس وقت جو حدیث سنتے

تھے لکھ لیتے تھے۔ چونکہ ان کتابوں میں بہ ترتیب احادیث

نہ تھیں لہذا بعد کے محدثین نے عنوانات قائم کر کے ان کے

تحت احادیث کو جمع کیا۔ انہی سے کتب اربعہ لکھی گئیں۔

انہی کی مدد سے اور کتب احادیث لکھی گئیں۔

افسوس ہے کہ بنی عباس کے دور حکومت میں ہمارے مذہب

کی کتب احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ یا تو جلایا یا دیریا برد

کیا گیا۔

(۷) اس کتاب جامع الاخبار میں جناب صدوق علیہ الرحمہ نے

یہ کمال کیا ہے کہ اہل ایمان کے عقائد و اعمال کے لحاظ سے

جو احادیث نہایت ضروری تھیں ان کو ابواب میں تقسیم کر کے

اسی چھوٹی سی کتاب میں جمع کر دیا ہے سلی خفا پر ہر گھر

میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

(۸) کتب احادیث میں بعض احادیث ضعیف بھی پائی جاتی

اس کی وجہ یہ ہے کہ کتب احادیث کے ضامع ہونے کے بعد

جب علمائے شیعہ کو ان احادیث معصومین کے جمع کرنے

کا خیال پیدا ہوا تو انہوں نے بڑی زحمتوں کے بعد جہاں جو

حدیث ملی اس کو لکھ لیا۔ ان کی زحمتوں کا اسی سے اندازہ

کر و کہ صرف کلینی علیہ الرحمہ نے میں برس کامل دور

دھوپ کے بعد دیا بدیاد اور قریہ بہ قریہ پھر کر سترہ

ہزار حدیث کو جمع کیا۔ بعض جگہ سلسلہ روایت صحیح

نہ مل سکا مگر انہوں نے اس خیال سے کہ آئندہ مل جائے

اس حدیث کو درج کر دیا کہ بعد کو تحقیق و تنقید ہوتی

رہے گی اس کو ایک مثال سے سمجھو۔

اگر کسی گھر میں آگ لگ جائے تو گھر والے کو یہ فکر ہوتی

ہے کہ جو کچھ سامان نکل سکے نکال لے۔ اس وقت یہ خیال نہیں

ہوتا کہ کونسا ضروری ہے اور کونسا غیر ضروری۔ اس

امر پر بعد میں غور کیا جائے گا بہت سی احادیث ایسی

بھی درج ہو گئیں جو درایان حدیث نے بصورت ثقیہ نقل

کر دی ہیں۔

حقیقی لوگ ہر حدیث کو روایت کی کسوٹی پر کنا چاہتے

..... ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ جو معیار انہوں نے قائم کیا

میں دھوکا اڑاتے ایمان و اعتقاد صحیح بھی ہے۔ از روئے

روایت عقلی اگر وہ صحیح نہ ہو تو یہ ضروری نہیں کہ دینی

اعتبار سے بھی صحیح نہ ہو بعض احادیث ایسی ہیں کہ وہ بظاہر

متضاد معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت ایسا نہیں ہونا جسے

مختصر حالات حضرت مترجم مدظلہ

تقریباً ساٹھ سال ہوئے جب جناب سرکار الحاج مولانا سیّد فخر حسن قبلہ نے جبکہ وہ مراد آباد میں تھے کتاب مقدس جامع الاخبار کا ترجمہ کیا تھا اس وقت سے اب تک اس کتاب کے دس ایڈیشن ہوئے ہیں پاکستان آنے کے بعد جناب قبلہ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ اپنی تصنیفات کی تعداد ۱۹۹۹ء تک دو سو سترہ ہو چکی ہے جس میں کلینی علیہ الرحمہ کی اصول کافی کا ترجمہ دو جلدوں میں تھا اور فروغ کافی جلد اول کا ترجمہ دو جلدوں میں کیا۔ یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے احادیث کی ان دونوں کتابوں کو اردو کالمبایں پہنایا۔ چنانچہ احادیث کے یہ ترجمہ بے حد مقبول ہوئے جن کے متعدد ایڈیشن ہو چکے ہیں۔

احادیث کے ترجمہ کے بعد آپ قرآن کی طرف متوجہ ہوئے۔ رموز القرآن۔ اخلاق القرآن اور قصص القرآن جیسی مفید کتابیں، آپ نے لکھیں ان سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے تفسیر القرآن پانچ جلدوں میں لکھی جس کی جلد اول و دوم چھپ چکی ہے باقی جلدیں انشاء اللہ عنقریب شائع ہوں گی۔ یہ تفسیر اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے لحاظ سے بے مثل ہے۔ اب تک مذہب شیعہ کی کوئی مذہب کتاب اس حسن و جمال

یہ ترجمہ حدیثیں۔

الفقر المحرم فقیری میرا فقر ہے۔

۲۔ الفقیر سواد الوجہ فی الدارین فقیری کا دونوں چہلوں میں منہ کالا۔

۳۔ کا دا الفقیر ان یكون کفراً قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے

فقر کے تین معنی ہیں انہی کے اعتبار یہ تینوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۱۔ محتاجی صرف خدا کی طرف ہو یہ باعث فقر ہے۔

۲۔ محتاجی خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو قریب ہے کہ

دساوس شیطانی اس سے صرف بتواری کی طرف احتیاج رہ جائے

۳۔ صرف بندوں کا محتاج بنارہے خدا سے تعلق قطع کرتے۔

یہ کفر ہے۔

— — — — —

فہرست کتاب تحفۃ الابرار

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	معرفت سبحانہ تعالیٰ	۳	۱۸	ایمان	۴۷
۲	توحید باری	۱۳	۱۹	اسلام	۴۹
۳	عدل باری	۱۵	۲۰	عسلم	۵۰
۴	فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸	۲۱	قرآن	۵۳
۵	فضائل علی علیہ السلام	۱۸	۲۲	فضائل سید المرسلین وغیرہ	۵۹
۶	فضائل اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲	۲۳	قرأت قرآن	۶۹
۷	فضائل ائمہ اثناعشر	۲۹	۲۴	تہلیل و بیح و تحمید	۷۱
۸	زیارت قبر نبی	۲۹	۲۵	تسبیح	۷۷
۹	زیارت قبر علی	۲۹	۲۶	استغفار	۸۲
۱۰	زیارت قبر امام حسن	۳۰	۲۷	سواک	۸۷
۱۱	زیارت قبر امام حسین	۳۰	۲۸	درود	۸۹
۱۲	زیارت علی بن الحسین	۳۸	۲۹	دھو	۹۹
۱۳	زیارت موسیٰ بن جعفر	۳۹	۳۰	اوقات نماز	۱۰۰
۱۴	زیارت امام رضا	۴۰	۳۱	اذان	۱۰۲
۱۵	زیارت امام محمد تقی	۴۲	۳۲	فضائل مسجد	۱۰۶
۱۶	زیارت امام علی نقی و عسکری	۴۲	۳۳	فضائل نماز پنجگانہ	۱۱۱
۱۷	فضائل شیخہ امیر المؤمنین	۴۵	۳۴	تارک الصلوٰۃ	۱۱۲

کے ساتھ عالم وجود میں نہیں آئی۔ بحمد اللہ قوم میں مقبول ہوئی۔
اب سے ۶۵ سال پہلے آپ نے مجمع الآیات کتاب لکھی جس میں ہر
مضمون کے متعلق جعفر آیات قرآن میں ہیں وہ سب مع ترجمہ و
تفسیر جمع کر دی گئی ہیں۔

مناقب ابن ہر اشوب کا ترجمہ بھی مجمع الفضائل کے نام سے
سب سے پہلے آپ ہی کے قلم سے نکلا۔ مجالس کی کئی بے نظیر کتابیں
آپ کی تصنیفات سے ہیں جو واعظین و ذاکرین کو نائدہ پہنچا
رہی ہیں۔

مصباح المجالس چار جلد۔ محافل و مجالس ایک جلد۔
مجالس خواتین ایک جلد۔ ان کتابوں کے علاوہ آپ کی
تصنیفات کی ایک طویل فہرست ہے۔ ہماری دعا ہے کہ آپ
کو اللہ تعالیٰ طویل عمر عطا فرمائے تاکہ آپ کے قلم سے بہت
سی اور بہت سی مفید کتابیں نکلیں۔ اب آپ کی عمر نوے
سال میں داخل ہے۔

راقم

الحاج ڈاکٹر سید ندیم الحسن

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۴۴	رد سائل	۹۳	۲۰۹	توکل	۷۳
۲۴۵	حق ہمسایہ	۹۴	۲۱۱	اخوت	۷۴
۲۴۵	کب حلال	۹۵	۲۱۲	عدل	۷۵
۲۴۶	دیہات	۹۶	۲۱۳	عمر	۷۶
۲۴۷	اکرام اولاد	۹۷	۲۱۴	عصا	۷۷
۲۴۸	فتنہ عظیمہ کی پیشگوئی	۹۸	۲۱۵	ناخن ترشوانا	۷۸
۲۵۲	سوال بحق محمد آل محمد	۹۹	۲۱۷	زینت	۷۹
۲۵۲	دشمن محمد آل محمد	۱۰۰	۲۱۸	فرق خدا	۸۰
۲۵۴	قل	۱۰۱	۲۱۹	طلب حاجات	۸۱
۲۵۵	سود	۱۰۲	۲۲۰	بہن خصلتیں جو تقریباً سرورق ہیں	۸۲
۲۵۶	زنا	۱۰۳	۲۲۱	ابتداء خلقت دنیا	۸۳
۲۵۷	لواط	۱۰۴	۲۲۲	خوشنودی کسی سے بغض و نفرت	۸۴
۲۵۸	غیبت	۱۰۵	۲۲۳	حال مومن	۸۵
۲۶۰	ایذائے مومن	۱۰۶	۲۲۴	آئندہ زمانہ کی پیشگوئی	۸۶
۲۶۱	کذب و صدق	۱۰۷	۲۲۵	مواعظ دعا	۸۷
۲۶۲	بہتان	۱۰۸	۲۲۶	اوقات دعا	۸۸
۲۶۳	شراب	۱۰۹	۲۲۷	تاخیر دعا	۸۹
۲۷۰	شطح	۱۱۰	۲۲۸	نکستہ ہی عقیق	۹۰
۲۷۱	غنا	۱۱۱	۲۲۹	جسبافت کی فضیلت	۹۱
۲۷۲	علم	۱۱۲	۲۳۰	بقدر حاجت سوال کرنا	۹۲

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۶۵	خوف	۵۴	۱۳۰	فضائل نماز شب	۳۵
۱۷۰	حسن ظن	۵۵	۱۳۲	نماز جماعت	۳۶
۱۷۲	اخلاص	۵۶	۱۳۱	فضیلت ادائے زکوٰۃ	۳۷
۱۷۳	رجب	۵۷	۱۳۲	صوم رمضان	۳۸
۱۷۴	تزیین	۵۸	۱۳۷	جہاد	۳۹
۱۷۷	خدمت عیال	۵۹	۱۳۸	والدین سے نیکی	۴۰
۱۷۸	جماع کے مستحبات	۶۰	۱۴۰	معرفت مومن	۴۱
۱۸۰	طلب فرزند	۶۱	۱۴۳	مومن کا حق مومن سے	۴۲
۱۸۱	اولاد	۶۲	۱۴۳	مدد مومن	۴۳
۱۸۲	صلوات رحم	۶۳	۱۴۴	قلب مومن کا خوش گناہ	۴۴
۱۸۵	اخلاق	۶۴	۱۴۵	توبہ	۴۵
۱۸۶	رزق	۶۵	۱۴۷	سلام	۴۶
۱۸۷	زہد	۶۶	۱۵۰	روز جمعہ	۴۷
۱۸۹	فقراء	۶۷	۱۵۱	ایام ہفتہ	۴۸
۱۹۳	کتمان فقر	۶۸	۱۵۲	زندگانی دنیا	۴۹
۱۹۴	سخا و ایثار	۶۹	۱۵۵	پیری	۵۰
۱۹۵	بلا	۷۰	۱۵۷	نظر	۵۱
۲۰۲	صبر	۷۱	۱۵۸	زبان	۵۲
۲۰۸	علم و علم غیظ	۷۲	۱۶۰	تقیہ	۵۳

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۸۸	تقریریت	۱۲۵	۲۸۷	رشتوت	۱۱۳
۲۸۸	موت	۱۲۶	۲۸۵	منظمہ کا اس صلیک کو پڑ	۱۱۴
۲۹۰	تشیع جنازہ	۱۲۷	۲۸۷	حیثم زخم	۱۱۵
۲۹۲	قبر	۱۲۸	۲۸۷	عورتوں کو ہمت نا لگانا	۱۱۶
۲۹۴	زیارت قبور	۱۲۹	۲۸۸	فساد	۱۱۷
۲۹۶	ذکر موت	۱۳۰	۲۸۹	وصیت کا ضامن	۱۱۸
۲۹۶	روح	۱۳۱	۲۸۱	حد	۱۱۹
۲۹۸	صفت جنت	۱۳۲	۲۸۲	غضب	۱۲۰
۳۰۱	صفت جہنم	۱۳۳	۲۸۳	گالی دینا	۱۲۱
۳۰۲	قیامت پر ایک نظر	۱۳۴	۲۸۴	فردرجیہ و قدریہ	۱۲۲
۳۰۳	موقف	۱۳۵	۲۸۶	تعصب	۱۲۳
			۲۸۷	عیادت مریض	۱۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عباسؑ بک انجمنی کی اردو مطبوعات

۱۳۰/ =	قرآن مجید مترجم مولانا فران علی صاحب
۷۰/ =	(قسم دوم جلی حروف سادہ)
۲۰/ =	صرف ایک راستہ عبدالکریم مشتاق (پاکستان)
۲۵/ =	حقائق القرآن امتیاز حیدر پربت ابھی
۲۵/ =	وظائف القرآن آرٹ پیپر نگین
۲۵/ =	علوم القرآن مولانا سید محمد ہارون صاحب
۲۵/ =	قرآن اور سائنس مولانا سید کب صادق صاحب
۳۰/ =	قرآن اور جدید سائنس مورس بوکائی
۲۵/ =	امامیہ نماز با تصویر
۳۰/ =	اسلام اور جنسیات ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی
۲۰/ =	کائنات روش مرثی باقر علی خاں روش لکھنوی
۲۵/ =	اسلام اور عبادت (مجموعہ مجالس کراچی)
۲۵/ =	ظاہر جبرولی صاحب
۳۰/ =	منازل آخرہ (مرنے کے بعد کیا ہوگا؟)
۳۰/ =	شیخ عباس قمی علیہ الرحمہ
۳۵/ =	ابن ابی حنین کا انتقام لوسیدہ عابدہ زوجہ
۲۰/ =	مولانا علی کوثر نیازی (پاکستان) وسید کب صادق صاحب
۲۰/ =	خطبات حضرت زینب علامہ امین حسن نجفی
۳۰/ =	گناہان کبیرہ (مکمل سیٹ دو جلدیں میں) دستغیب شیرازی
۱۲۵/ =	قلب سلیم (اول دوم و سوم مکمل سیٹ ایک جلد میں)
۷۰/ =	خطبات نماز جمعہ مولانا سید کب صادق فرزند سید علی عباس
۳۵/ =	حیات بعد موت احیاء امتیاز حیدر پربت ابھی
۲۰/ =	مجالس اجتہادی علامہ رفیع اجتہادی (پاکستان)
۱۰۰/ =	معجزہ اور قرآن (مجموعہ مجالس) ضمیر اختر نقوی (پاکستان)
	بحار الانوار (جلد ۱۰) حالات امام حسینؑ و واقعات کربلا علیہ السلام
	تفسیر اسلام (ابتداءئے آفرینش سے ظہور امام تک کے
	مصدقہ مکمل حالات) فروغ کاظمی ناشر
۷۰/ =	فتنہ و ہابیت (دہائیت کی مفصل مکمل تاریخ)

۱۷۰/ =	قرآن مجید مترجم مولانا فران علی صاحب
	(قسم اول جلی حروف نگین)
	صحیفہ کاملہ (جلی حروف)
	مترجم مولانا محمد ہارون صاحب نگین پوری
۵۵/ =	وظائف الارباب (جلی حروف) مولانا فران علی صاحب
۲۰/ =	استعاذہ دست غیب شیرازی
۱۸/ =	توبہ " " "
۲۵/ =	ترتیب اولاد مولانا جان علی شاہ کاظمی
۵/ =	اولین موزن اسلام حضرت بلال سعید عین آبادی
۷۰/ =	جناب فقہ راحت حسین ناہری
۲۵/ =	نجاس عظیمہ مولانا سید کب عابد صاحب
۱۲۰/ =	سیرت امیر المومنین (جلد اول) صفحات ۷۲۰
۷۵/ =	سیرت امیر المومنین (جلد دوم) صفحات ۳۲۸
۲۵/ =	حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت فروغ کاظمی
۳۰/ =	اختلاف (حصہ اول) فروغ کاظمی
۷۰/ =	اختلاف (حصہ دوم) " " "
۷۰/ =	تفسیر کربلا " " "
۷۰/ =	عرفان امامت (احالات امام زمانہ) ظفر عباس کشمیری
۲۰/ =	آل محمد کا دیوانہ بھول وانا سیدہ عابدہ زوجہ
	درگاہ حضرت عباسؑ تاریخ کی روشنی میں
۲۵/ =	مرتبہ حبیب لکھنوی
۳۰/ =	البیان (تفسیر سورہ حمد) سید ابوالقاسم انصاری
	حیات القلوب (تین جلدیں) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
۵۰/ =	مکمل سیٹ
۸/ =	اوم اور علیؑ سید محمود گیلانی (سابق اہل حدیث)
۱۰/ =	ایلیا " " " " " " "
۷۰/ =	اہل ذکر ڈاکٹر محمد تیجانی سماوی
۸/ =	انتقام خونیں یا خروج مختار سید محمد علی افغانی

درج ذیل کتب مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے رعایتی ہدیہ پر دستیاب ہیں۔

دعائے کیل (جلی حروف) مترجم ۷۰/ = ہفت سورہ آرٹ پیپر نگین ۱۰/ = حدیث کسا و زیارت وارث (نگین) مترجم ۹/ =
تعمیقات نما: پاکٹ سائز ۵۰/ = تعمیقات نما: پاکٹ سائز بلا سٹک ۱۵/ = دعا و زیارت ۲۵/ = مجموعہ زیارات (جلی حروف) مترجم ۱۰/ =